

**Whatsapp : 03335586927**

"نففففففففف،،، انف،، می ی ی ی ی،،، خاموش ہو جائیں،،، اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو

"زارا مائی لو،، ڈریں مت،، میں بس ممی کو سمجھا رہا ہوں آپ پریشان مت ہو،، اندر جا کر لیٹ جائیں،، میں ان سے بات کر کے آتا ہوں اینڈ سوری ممی نے آپ پر ہاتھ اٹھایا،، زور سے لگی ہے کیا،؟؟ دکھائیں مجھے،،؟؟ اوہ ہ ہ ہ،، گل ریڈ ہو گیا ہے،، "یوسف نے تفکر سے اسے دیکھتے

"اسے اندر کہا لے جا رہے ہو تم؟؟؟ اسے اندر نہیں باہر بھیجو رائن؟؟، یہ لڑکی یہاں رہنے کے قابل نہیں ہے؟؟؟ ہے ہے ہے ہے؟؟، یووووو،، بلڈی ٹیئر سٹ،، گیٹ لاسٹ فرام مائی ہاؤس؟؟،

آئی سے آؤٹ ٹ ٹ،،، "یوسف کی ماں نے آگے بڑھ کر زارا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنا چاہا تھا مگر یوسف سرعت سے پلٹ کر پھر زارا کے سامنے آکھڑا ہوا،،،

"نوووووو،،، زارا وانٹ گو اپنی ویئر،،، انھیں دوبارہ گھر سے نکالنے کی کوشش مت کیجئے گا می می ی ی،،، "یوسف نے ماں کو شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا تھا،،، اس بار اس کی آواز دھیمی ضرور تھی مگر آنکھوں سے نکلتی آگ اور اٹل لہجے نے اس کی ماں کو زارا کے پاس پہنچنے سے باز رکھا تھا، یوسف دوبارہ ڈری ہوئی زارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے تسلی دیتا اندر لے کر گیا تھا اور اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے ڈرینگ سے ٹیکم پاؤڈر لا کر زارا کے چہرے پر لگایا تھا،،،

"زارا میری جان،،، میں می کی طرف سے آپ سے معافی مانگتا ہوں،،، انھیں ابھی پتہ نہیں ہے کہ آپ میرے لئے کیا معنی رکھتی ہیں،،،؟؟ وہ شاید میری پچھلی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کو صرف میری "دل لگی" کا سامان سمجھ رہی ہیں،،، مگر انھیں نہیں پتہ کہ آپ یوسف کا عشق ہیں،،، آپ کا یوسف کے دل میں جو مقام ہے اسے جب وہ جان جائیں گی تو آپ کو سر آنکھوں پر بیٹھائیں گی اسی لئے آپ ان سے یوں ڈریں مت،،، میں ہوں نا آپ کے ساتھ،،، یوسف کے ہوتے ہوئے آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا،،، اب آپ اطمینان سے سو جائیں،،، ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اوکے،،، "یوسف نے ڈری سہمی زارا کے دونوں ہاتھ پکڑ کر تسلی آمیز انداز میں ہلکے سے دبائے تھے اور اسے سینے تک موٹا بلینکٹ اوڑھا دیا تھا،،، زارا اس وقت یوسف کی ماں سے اتنا ڈر رہی تھی کہ اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا اور جلدی آنکھیں موند گئی تھی،،، یوسف اس کی معصومیت پر دھیرے سے مسکرایا تھا اور اس نے سائیڈ لیمپ بند کرتے ہوئے بلینکٹ کا ایک کونہ اٹھا کر چوما تھا،،، یہ اس کا فیورٹ بلینکٹ تھا، جسے آج یہ شرف حاصل ہوا تھا کہ اس کی زارا نے اس بلینکٹ کو اوڑھا

تھا، اس بلینکٹ میں زارا کی خوشبو بس گئی تھی، اور یوسف نے سوچ لیا تھا کہ کل وہ اپنا بلینکٹ زارا سے لے کر ضرور استعمال کرے گا، اس نے دھیرے سے اٹھ کر بیڈروم سے باہر جاتے ہوئے اچھی طرح دروازہ لاک کیا تھا اور اپنی ماں کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا،

"اب بات کریں می مجھ سے،، یہ کیا کر رہی تھیں آپ،،؟؟؟ آپ میری بیوی کو میرے ہی سامنے میرے گھر سے نکال رہی تھیں،؟؟؟ اور اس سے پہلے آپ نے ان پر ہاتھ بھی اٹھایا،؟؟؟ آپ نے میری زارا پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا می،، ایجوکیٹڈ ہو کر بھی مجھے آپ سے ایسی چھوٹی حرکت کی امید نہیں تھی،،، آپ کو مجھ سے شکایت تھی تو مجھ سے بات کرتیں،، مجھے مارتیں،، مگر میری زارا کو مارنے کی کیا ضرورت تھی،؟؟؟ جانتی ہیں وہ کتنا ڈر گئی ہیں آپ سے،؟؟؟ آپ میری ماں ہیں،، میرے لئے محترم ہیں اسی لئے اپنے سامنے زارا کو مار کھاتے دیکھ کر بھی میں خاموش رہا،، بٹ آئی سویر می آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ چکا ہوتا،،، آپ میری ماں ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ میری زارا کے ساتھ جو دل چاہے گا سلوک کریں گی، آگے سے دھیان رکھئے گا کہ میری بیوی پر غلطی سے بھی ہاتھ اٹھانے کی غلطی نا ہو،، زارا میری بیوی ہی نہیں میری زندگی ہیں،، آج کے بعد ان کے ساتھ آپ کا ایسا رویہ میں برداشت نہیں کرونگا،، ان سے جب بات کریں عزت سے کریں،، ان کو بے عزت کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے،،، " آج یوسف کا لہجہ بار بار اس کی ماں کو بتا رہا تھا کہ زارا واقعی کوئی "عام" لڑکی نہیں تھی، بیٹے کے تیور دیکھ کر سمجھ تو وہ بہت پہلے گئی تھیں کہ زارا اس کے لئے کتنی "اہم" ہے مگر پھر بھی انھوں نے ہار نہیں مانی تھی،،

"وہ مسلم لڑکی ہے رائن،، یہ لوگ ٹیرسٹ ہوتے ہیں،،" یوسف کی ماں نے وہی رونا دوبارہ رویا تھا،،



## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

"کیسی ال لوجیکل باتیں کرتی ہیں آپ ممی،، کس نے کہہ دیا آپ سے کہ مسلم ٹیرسٹ ہوتے ہیں،،؟؟؟ آپ جانتی ہی کیا ہیں کہ مسلمانوں کے بارے میں،،؟؟؟ آپ کیا جانتیں کہ دین اسلام امن کا پیغام دیتا ہے،، جنگ کا نہیں،، اگر مسلمان ٹیرسٹ ہوتے تو عراق کے اس عظیم حکمران کو امریکی حکومت کے ناحق پھانسی دینے کے بعد آپ کا ملک صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہوتا،، اس دنیا میں مسلمان قوم واحد ایسی قوم ہے جو سب سے زیادہ مظلوم کا شکار ہے،،، اگر مسلمان اتنے ہی بڑے ٹیرسٹ ہوتے تو ایک زمانے سے فلسطین یوں جلنا رہا ہوتا،، کچھ ایک لوگوں کی وجہ سے آپ نے پوری مسلمان قوم کو ٹیرسٹ کہہ ڈالا،،؟؟؟ مسلمان ٹیرسٹ نہیں ہوتے ممی،،، دین اسلام بہت پیارا مذہب ہے اور مجھے فخر ہے کہ اللہ نے مجھے دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دی،، میری زارا ہی مجھے "نجات" کی راہ پر لانے کا ذریعہ بنی ہیں،، زارا مسلم ہیں تو یہ بات قابل فخر ہے،، قابل گرفت نہیں،،" یوسف نے ایک بار پھر ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہی تھی،،،، "رائن،، آج تم جن کی فیور کر رہے ہو کیا تم جانتے نہیں ہو ان مسلم لوگوں نے ہی تمہارے ڈیڈ کا بھی قتل کیا تھا،، وہ زندہ ہوتے تو کبھی تمہیں اور اس لڑکی کو ایکسیپٹ نہیں کرتے،، پھر ہماری کمیونٹی کیا کہے گی،،؟؟؟ کچھ تو ہماری عزت کا سوچو رائن،،، یہ لڑکی ہماری فیملی میں مس فٹ ہے،،،" رائن کی ماں نے جیسے زچ ہو چکی تھیں،،، مگر یوسف ان سے ہار ماننے کو تیار نہیں تھا،، "کس کے کس قتل کی بات کر رہی ہیں آپ،،؟؟؟ آپ تو اس طرح کہہ رہی ہیں جیسے زارا نے ہی ڈیڈ کو مارا ہو،،؟؟؟ ڈیڈ کی شہرت سے ایک دنیا واقف تھی،، وہ اگر دہشتگردوں کے ہاتھوں نہیں مرتے تو ان کی اپنی ہی جماعت اور بزنس میں ان کے اتنے دشمن پیدا ہو گئے تھے کہ وہی کبھی نا کبھی انھیں مار ڈالتے،، اور ڈیڈ زندہ ہوتے،، میری اور زارا کی شادی کو مانتے یا نامانتے مجھے تب بھی کوئی

فرق نہیں پڑتا،، میں زارا کے لئے سب کچھ چھوڑ دیتا،،، سب کچھ ،،، اور کس کمیونٹی کی دہائی دے رہی ہیں آپ،،؟؟؟ یہاں جو کچھ ہوتا ہے اور ہوتا آ رہا ہے،، میں نے اپنی انہی آنکھوں سے دیکھا ہے،، آپ کی کمیونٹی کی ساری اصلیت میں جانتا ہوں مئی،،، یہاں بنا شادی کے لڑکا لڑکی ساتھ رہتے ہیں،،، بچے پیدا کرتے ہیں پھر جب ایک دوسرے کے ساتھ رہتے رہتے دل بھر جاتا ہے تو ایک نیا پارٹنر ڈھونڈنے لڑکی اپنی راہ چلی جاتی ہے اور لڑکا اپنی راہ،،، پھر ان کی اولادیں بھی جو کچھ ماں باپ کو کرتے دیکھتی ہیں وہی خود کرتی ہیں اور یوں یہ گھٹیا ٹرینڈ ایک کے بعد ایک آگے تک منتقل ہوتا رہتا ہے،،، بے حیائی کے کھلے مظاہرے،، قدم قدم پر فحاشی عریانی، عورت کی تذلیل،،، یہ ہے آپ کی کمیونٹی کا حصہ،،، آپ کی ویلیوز،،، شاز ہی یہاں کوئی ایسا جوڑا آپ کو نظر آئے گا جو شادی کے بندھن میں بندھا ہو اور جو بندھے ہوتے بھی ہیں ان کی شادیاں ہر دوسرے دن ایسے ٹوٹی ہیں جیسے شادی بیاہ نا ہوا گڈے گڈی کا کھیل ہو گیا،،، خود آپ اپنی لائف کو دیکھیں،،، آپ نے ڈیڈ سے شادی تب کی تھی جب میں کیٹی اور رینا پانچ سال کے ہو چکے تھے،،، ہم نے بچپن سے آپ لوگوں کا لائف اسٹائل دیکھا تھا اور افسوس کہ پھر ہم بھی اسی ڈگر پر چل نکلے،،، میں اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ آزادانہ اپنا گھر اپنا روم شیئر کرتا ہوں،، رینا اور کیٹی اپنے بوائے فرینڈز کے ساتھ ان کے گھروں پر رہتی ہیں،،، کیا تب آپ کو اپنی کمیونٹی کو خیال نہیں آیا کہ ہم لوگ جو کر رہے ہیں اسے دیکھ کر لوگ کیا کہیں گے،،؟؟؟ آج میں نے زارا کو عزت کے ساتھ اپنی لائف میں شامل کیا ہے،،، ان سے شادی کی ہے تو آپ کو کمیونٹی یاد آ رہی ہے،،،؟؟؟ واہ مئی کیا معیار ہے آپ کا،،، میں جب تک لڑکیوں کے ساتھ بنا شادی کے یہاں اس فلیٹ میں دنوں وقت گزارتا تھا تب آپ نے کچھ نہیں کہا،، ایک بار بھی مجھ سے آکر نہیں پوچھا کہ میں کسی لڑکی کی عزت کیوں برباد کر رہا ہوں اور



آج جب میں عزت کی زندگی شروع کرنے جا رہا ہوں،، تب آپ کو اپنی کمیونٹی اور اس کے قوانین یاد آ رہے ہیں،، آپ نے کبھی میری بدکاریوں پر مجھ سے سوال نہیں کیا مگر آج ایک نیک کام کرنے جا رہا ہوں تو آپ مجھ سے تفتیش کرنے چلی آئی ہیں،، لیکن ہاں ایک بات آپ نے بالکل ٹھیک کہی کہ ہم جیسے گندگی میں رہنے والے کیڑوں کے بیچ زارا مس فٹ ہیں،،، اسی لئے میں انھیں اس جگہ رہنے نہیں دوں گا، انھیں لے جاؤں گا اپنے ساتھ یہاں سے بہت دور،،، "یوسف نے ماں کو آئینہ دکھاتے ہوئے آخر میں انھیں جتا بھی دیا تھا کہ وہ اب اپنی بیوی کے ساتھ ان کے بیچ نہیں رہے گا،، یوسف کی ماں اس کی باتیں سن کر لاجواب ہو گئی تھیں مگر پھر بھی انھوں نے ایک بار پھر ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوسف پر چڑھائی کر دی تھی،،

"ہاں،، ہاں،،، ہم گندگی کے کیڑے ہیں،،، چلے جانا تم اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے مگر یاد رکھنا رائن ایک دن تم بھی پچھتاؤ گے بری طرح پچھتاؤ گے کیونکہ پیڑ ہمیشہ اسی زمین پر پنپتا پھلتا اور پھولتا ہے جہاں اس کی جڑیں ہوتی ہیں،،، تم یہاں سے جانا چاہتے ہو چلے جانا مگر لوٹ کر تم واپس یہیں آؤ گے یہ یاد رکھنا،،، "یوسف کی ماں ایک بار پھر غصے سے بھڑک کر بولی تھیں،،، یوسف نے تاسف سے اپنی ماں کو دیکھا تھا،، جو اب اچانک بیٹے کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھیں اور ان کے چہرے کے تاثرات بھی بدل گئے تھے،،

"یہ لڑکی تمہارے لئے پرفیکٹ نہیں ہے رائن،،، تم اس لڑکی کے ساتھ سیٹل ہونے کی سوچ رہے ہو جسے اس کی فیملی بھی اچھا نہیں سمجھتی،،، مجھے کیٹی نے سب بتا دیا ہے،،، اس لڑکی کا ریپ ہو چکا ہے رائن،،، یہ ایک "یوزڈ" لڑکی ہے،،، تمہیں اس سے اچھی اور ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی مل جائے گی،،، رائن مائی ہنی،،، مائی پوئر بے بی،،، چھوڑ دو اس لڑکی کو میں تم سے پرامس کرتی ہوں میں اپنے



حصے کے شیراز بھی تمہارے نام کر دوں گی،،، بس مجھے اس مسلم گرل سے نفرت ہے اسے چھوڑ دو،،،  
 "یوسف کی ماں نے اپنی ٹون بدل لی تھی،، اب وہ یوسف کو لالچ دے رہی تھیں،، جبکہ سامنے  
 کھڑا یوسف تاسف سے اپنی ویل ایجوکیٹڈ ماں کو دیکھ رہا تھا جو اندر سے وہی ٹیپیکل جذباتی عورت  
 تھیں،،،

"زارا ہی میرے لئے پرفیکٹ لڑکی ہیں مئی کیونکہ انھیں اللہ نے میرے لئے "ذریعہ" بنایا ہے،،، اگر  
 زارا کا ریپ ہو چکا ہے تو میں بھی تو اب تک نجانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر  
 چکا ہوں،،، میں بھی تو ایک "یوزر" مرد ہوں،،، جس نے نجانے کتنی ہی لڑکیوں کی زندگی برباد کی  
 ہے،،، زارا کے ساتھ جو ہوا اس میں ان کی مرضی شامل نہیں تھی پھر بھی انھیں آپ سب نے ایسا  
 سمجھ لیا جیسے وہ کوئی ناپاک چیز ہو،،، آپ سب ان سے نارمل زندگی جینے کا حق بھی چھین لینا چاہتے  
 ہیں مگر میں نے آج تک جو گناہ کئے ہیں وہ اپنی رضا و رغبت سے کئے ہیں،،، میں نے کتنی ہی  
 لڑکیوں کو زارا جیسی حالت میں تنہا کر کے چھوڑ دیا تب آپ کو یاد نہیں آیا کہ میرا بیٹا کسی لڑکی کو  
 "یوزر" کر کے چھوڑ چکا ہے،،،؟؟؟ اس طرح کے دوہرے معیار بنانے والے آپ جیسے لوگ کیوں  
 نہیں سمجھتے کہ مرد و زن دونوں کو قدرت نے ایک اصول کے ساتھ پیدا کیا ہے،،، دنیا کے ہر خطے  
 میں خطاوار ہمیشہ عورت کو کیوں قرار دیا جاتا ہے،،،؟؟؟ دبایا کچلا عورت کو ہی کیوں جاتا ہے،،،؟؟؟  
 کیا عزت سے جینے کا حق عورت کے پاس نہیں ہے،،،؟؟؟ آپ تو خود اتنی لبرل ہیں،،، پھر آپ کو  
 زارا کے ریپ سے اتنا ایشو کیوں ہے،،،؟؟؟ زارا کے ساتھ جو ہوا نامی وہ ان کے جیسی پاکباز لڑکی  
 ڈیزرو نہیں کرتی تھی کیونکہ انھوں نے یہاں کی لڑکیوں کی طرح اپنا معیار "پیسہ" اور "مرد" کو نہیں  
 بنایا ہوا ہے،،، بلکہ ان کے لئے "عزت" سب سے زیادہ میٹر کرتی ہے،،، میری زارا نے میری ایک

مسکراہٹ پر اپنے آپ کو مجھے نہیں سونپا تھا،، انھوں نے مجھے یعنی آپ کے اور رسکن اینڈرسن دی بلینئیر کے بیٹے رائن اینڈرسن کو جس کی خوبصورتی و جاہت کی ایک دنیا دیوانی ہے،، جسے دیکھ کر آپ کہتی تھیں کہ میرا رائن "ہارٹ ہنٹر" ہے جسے دیکھ کر صنف مخالف کو اپنا دل سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے،، اسی رائن اینڈرسن کو جانتی ہیں زارا نے کس لئے ریجیکٹ کیا تھا،،؟؟؟ انھوں نے مجھے "عزت" کے لئے ریجیکٹ کیا تھا،،، انھوں نے مجھے اپنے "دین" کے لئے ریجیکٹ کیا تھا،، ان کے لئے رائن اینڈرسن کی بے تحاشہ خوبصورتی اور دولت کوئی معنی نہیں رکھتی،، ان کے لئے معنی رکھتا تھا ایک "باایمان مومن مرد" پھر چاہے وہ رائن اینڈرسن کی طرح بے تحاشہ خوبصورت اور دولتمند ہو نا ہو،، اتنے بڑے فیصلے لینے کے لئے مضبوطی اور حوصلے کی ضرورت ہوتی مئی،، آج پیسے کے لئے لڑکیاں کیا کچھ نہیں کر گزرتی ہیں،، مگر میری زارا کے لئے یہ سب معنی نہیں رکھتا،، آپ جو بڑے دھڑلے سے یہاں کھڑے ہو کر بول رہی ناں کہ زارا تمہارے لائق نہیں ہے تو آج اچھی طرح سن لیں زارا میرے نہیں بلکہ میں زارا کے لائق نہیں ہوں کیونکہ زارا کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ان کی مرضی سے نہیں ہوا مگر میں نے جن لڑکیوں کو روز اپنے بستر کی زینت بنایا تھا اس میں سو فیصد میری مرضی شامل تھی،، بہت بڑا فرق ہے مئی بہت بڑا،، زارا کو زبردستی کیچڑ میں دھیکل کر ان کے اجلے کردار کو داغدار کیا گیا ہے اور میں اپنی مرضی سے کیچڑ میں اترا تھا،، اور اس کیچڑ سے میرا دامن ہی نہیں بلکہ میں پورے کا پورا آلودہ ہو چکا ہوں سر سے لے کر پیر تک میں اس کیچڑ سے سنا ہوا ہوں،، یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھ جیسے شخص کو زارا نے قبول کر لیا،، "یوسف نے اپنی طویل بات ختم کر کے اپنی ماں کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا اور پھر اس کے کانوں میں مولانا کی

آواز گونجی تھی،،، تبھی اس نے نرمی سے ماں کو کندھوں سے تھام کر صوفے پر لا بیٹھایا تھا اور خود ان کی گود میں سر رکھ کر نیچے بیٹھ گیا تھا،، اس کی ماں نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا،، "ممی زارا میری زندگی ہیں،، میں ان کے بنا مر جاؤں گا،، پلیززز انھیں میرے لئے قبول کر لیں،، میں نے ان کے بابا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر ان سے رو کر زارا کو مانگا ہے،، پلیززز،، ممی آپ ان کے لئے اپنے دل میں میل مت رکھیں،، وہ بہت اچھی ہیں،، آپ نے اب تک انھیں سمجھا نہیں،، جانا نہیں،، ممی میرے لئے اپنے بیٹے کے لئے ایک بار بس ایک بار زارا کو اپنا مان کر دیکھیں وہ آپ کے لئے کیٹی اور رینا سے کم ثابت نہیں ہونگی،، "یوسف نے لجاجت سے کہا تھا تبھی اس کی ماں نے جیسے ہار مانتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا،، "رائن مائی بے بی،، تم بچپن سے بہت ضدی ہو،، اپنی بات ہمیشہ منوا کر رہتے ہو،، ماں کو تو ہر بات کے لئے آسانی سے راضی کر لیتے ہو مگر مجھے اپنی شادی میں بھی نہیں بلایا،،؟؟؟" "یوسف کی ماں نے شکوہ کیا تھا،، "آپ کو بلاتا تاکہ آپ اسی طرح زارا پر حملہ کرتیں،،؟؟؟ ویسے اب آپ کا رائن یوسف بن چکا ہے اور بقول آپ کے مسلم ٹیرسٹ ہوتے ہیں،، تو آپ اپنے ٹیرسٹ بیٹے کی شادی میں کیسے آئیں،،؟؟؟" "یوسف نے شرارت سے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا تھا،، "رائن تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا،، تم یسوع کے گناہگار ہو چکے ہو،، میں تو ماں ہوں تمھاری،، تمھیں معاف کر دوں گی مگر یسوع تمھیں معاف نہیں کریں گے،، "یوسف کی ماں مایوسی سے بولی تھیں،، "مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے ممی،،؟؟؟ جب بچوں کو پیدا کرنے والی ماں اسے بڑی سے بڑی دل آزاری پر معاف کر دیتی ہے تو پوری دنیا کا خالق کیسے اپنے بندوں کے گناہ دیکھ کر انھیں معاف نہیں کرے

گا،؟؟؟ آپ کو نہیں پتہ می کہ جس رب کی میں عبادت کرتا ہوں وہ یسوع کا بھی رب ہے اور وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں جتنی محبت کرتا ہے،، اس لئے میں بس اس رب کے آگے اپنے گناہوں کے لئے جواب دہ ہوں باقی کسی اور کے سامنے نہیں،،، "یوسف کے مدلل جواب پر اس کی ماں اس کی صورت دیکھتی رہ گئی تھیں،،

محشم کو رخصت کرنے کے بعد وہ اپنے روم میں چلا آیا تھا،، جزا سامنے اب تک ویسے ہی کھڑی رو رہی تھی محشم کو ایک بار پھر غصہ آیا تھا مگر اس بار یہ غصہ اسے خود پر تھا وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا تھا جزا سے کہ پہلے اسے اکیلا چھوڑ کر نیچے چلا گیا تھا،،؟؟؟ یہ اس کی لاپرواہی ہی تھی جس کی وجہ سے جزا کو اتنی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا،، محشم روم کا دروازہ لاک کرتا ہوا جزا کے پاس پہنچا تھا،،

"جزا میری جان،، پلیززز چپ ہو جائیں،،، دیکھیں میں آگیا ہوں ناں اب،، پلیززز مت روئیں چپ ہو جائیں،،، "محشم نے جزا آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا تھا،،، "محشم م م م م،، وہ،،، رمشا نفسیاتی ہے،، وہ،، وہ میرا چہرہ جلانے آئی تھی،،، "جزا اب تک اسی صدمے کے زیر اثر تھی،، محشم کو پتہ تھا کہ وہ سخت شک میں ہے،، اسی لئے اس نے جزا کو اپنے ساتھ لگا کر تھپکنا شروع کر دیا تھا اور وہ بھی محشم کا سہارا پاتے ہی دوبارہ بکھرنے لگی تھی،، بہت سا رونے کے بعد وہ خود ہی چپ بھی ہو گئی تھی،، محشم نے اسے روکنے یا چپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی،، وہ چاہتا تھا کہ جزا خوب سارا رو کر اپنے اندر موجود ساری بھڑاس نکال لے تاکہ وہ جب



پر سکون ہو جائے تو وہ سکون سے جزا کو سمجھا سکے،،، پھر اس کے چپ ہوتے ہی محشم نے اسے خود سے الگ کیا تھا،، اور اپنی جیب سے رومال نکال کر جزا کا چہرہ صاف کیا تھا،،  
 "بس اب ایک آنسو ان آنکھوں سے نکلا تو آپ کو اس کی بہت "خوبصورت سزا" ملے گی،، ویسے بھی اب رو رو کر سارا میک اپ اتر گیا ہے،، اور آپ کارٹون لگنے لگی ہیں،،، "محشم شرارت سے بولتا ہوا جزا کو بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا،، جبکہ جزا اس کی بات اور حرکت پر اچانک سٹیٹا گئی تھی،،

"جزا میری جان،،، ایک بات تو بتائیں،،، میرے سامنے تو یہ لڑا کو زبان بہت تیزی سے چلتی ہے مگر اس نفسیاتی رمشا کے سامنے کیا ہوا تھا،،،؟؟؟ میں تو ذرا سا ڈانٹ بھی دوں تو آپ سمیت وہ تینوں "خرگوش" مجھ پر چڑھ دوڑتے ہیں،،، مگر اب کیا ہوا،،،؟؟؟ رمشا کے سامنے نا تو یہ گز بھر کی زبان کام آئی اور نا ہی آپ نے ان خوبصورت ہاتھوں کا استعمال کیا،،، اسے دو تھپڑ نہیں مار سکتی تھیں،،،؟؟؟ بڑے مزے سے اسے اپنی یہ راج ہنس جیسی گردن پکڑائے کھڑی تھیں،،، "محشم جزا کا دھیان بٹانا چاہتا تھا تبھی اسے تپانے کو مزے سے بولنے لگا تھا اور حسب توقع وہ بری طرح بھڑک بھی گئی تھی،،،

"اصل میں مجھے پتہ نہیں تھا ناں کہ آپ کی وہ "دیوانی" تیزاب لے کر میرے استقبال کے لئے یہاں اس ہوٹل تک چلے آئے گی،،، اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں پہلے سے ہی دماغی طور پر تیار رہتی اور سامنے آتے ہی اسے جیکی چین کی طرح دھو ڈالتی،،، "جزا نے غصے سے ناک پھلاتے ہوئے کہا تھا اور محشم جو اس کے چہرے کے تاثرات سے محفوظ ہو رہا تھا،،، اس نے بے اختیار دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا کہ جزا کو بہلانے میں وہ کامیاب رہا تھا،،،

"مگر آپ فیل ہو چکی ہیں مسز جزا محشم ابراہیم،، آپ مان لیں کہ آپ بس کاغذ کی شیرنی ہیں،، آپ کے خطرناک وار بس مجھ جیسے غریبوں پر ہی چل سکتے ہیں،، بٹ ڈونٹ وری میں ہوں ناں میں آپ کو لڑنا سکھاؤں گا،، ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اپنا ڈیفینس کیسے کیا جاتا ہے،، "محشم نے بامشکل اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا تھا کیونکہ محشم کی فیل ہونے والی بات سن کر جزا کا منہ لٹک گیا تھا،، "صحیح کہا آپ نے محشم میں فیل ہو چکی ہوں،، مگر میرا کبھی ایسی سچوئشن سے واسطہ نہیں پڑا تھا،، اور یہ بھی تو دیکھیں کہ آپ نے کتنے خطرناک لوگوں سے دوستیاں لگائی ہوئی ہیں،، اففففف،، میرے خدا،، اتنی خطرناک ہے وہ لڑکی،،؟؟؟ نارمل انسان سے تو بندہ لڑ بھی لے وہ تو نفسیاتی ہے،، اس نے جانتے ہیں مجھ پر آتے ہی کیسے حملہ کیا تھا،؟؟؟" جزا نے اپنی آنکھیں حیرت سے پھیلاتے ہوئے کہا تھا،، محشم اس کے انداز پر بے اختیار ہنسنے لگا تھا اور جھک کر جزا کا گال چوم لیا تھا،،

"میری جان اب پولیس والے کی دوستی اور دشمنی خطرناک لوگوں سے نہیں تو شریف لوگوں سے ہوگی،،؟؟؟ آپ پولیس والے کی بیوی ہیں اب خود کو نارمل لوگوں میں کاؤنٹ کرنا بند کر دیں،، میرا واسطہ اکثر ایسے ہی خطرناک قسم کے لوگوں سے پڑتا ہے تو آپ بھی اس بات کے لئے تیار رہیں،،" محشم اب جزا کے گالوں کو چومتے ہوئے اس کے گلے پر جھکا تھا تبھی جزا نے جارحانہ انداز میں اسے خود سے دور دھکیلا تھا،،

"پیچھے ہٹیں،، ایویں چپکے جا رہے ہیں،،؟؟؟ اور اس چڑیل رمشا کو کون سے سبز باغ دکھائے ہوئے تھے کہ وہ آپ کے لئے مرنے مارنے پر اتری ہوئی ہے،، ضرور پیار کے وعدہ کئے ہونگے،، جینے مرنے کی قسمیں کھائی ہونگی،، کچھ تو تسلی دلا سے دیئے ہونگے اسے جو وہ آپ کی بے وفائی برداشت

نہیں کر پا رہی ہے اور اب میری جان کی دشمن بنی ہوئی ہے،،، "جزا نے خود کو شرارت سے دیکھتے محشم کو آنکھیں دکھائی تھیں،،، جو اب پھر سے اس کے گالوں کو انگوٹھے سے سہلا رہا تھا،،، رونے کی وجہ سے اس کا جل پھیل گیا تھا،،، جس سے اس کی گہری کالی گہری آنکھیں اور خوبصورت لگ رہی تھیں،،، وہ جزا کی نشیلی کالی گہری خوبصورت شرتی آنکھوں کو بغور تک رہا تھا کہ جزا کی باتیں سن کر اس کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اور اس نے زور سے قہقہہ لگایا تھا پھر ہنستے ہنستے آگے بڑھ کر جزا کی آنکھوں کو چوم لیا تھا اور پھر آنکھوں پر ہی بس نہیں کیا تھا اس نے دھیرے دھیرے جزا کے چہرے کو جابجا چومنا شروع کر دیا تھا جبکہ اب کی بار جزا کی سچ مچ بولتی بند ہو گئی تھی،،،

"جزا میری جان،،، اس دل نے شروع سے آپ کے لئے دھڑکنا سیکھا ہے،،، محشم کا دل ازل سے جزا کا اسیر ہے،،، نا جزا سے پہلے اس دل میں کوئی تھی نا جزا کے بعد کوئی ہو سکتی،،، رمشا کیا اس دنیا کی حسین ترین لڑکی بھی میرے سامنے آجائے تب بھی میری جزا کے حسن کا مقابلہ نہیں کر سکتی،،،"

محشم جزا کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے اس کی شرم سے لرزتی پلکوں کو دیکھ کر بولا تھا اور ایک بار پھر جھک کر اس نے جزا کی آنکھوں کو چوم لیا تھا،،،

"اگر آج آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں واقعی پاگل ہو جاتا جزا ااااا،،،" محشم نے جذبوں سے کانپتی آواز کے ساتھ اس کے کان میں سرگوشی کی تھی،،، اور جزا کو اپنی پناہوں میں سمیٹ لیا تھا،،،

"محشم م م،،، وہ،،، وہ،،،" جزا نے محشم سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہنا چاہا تھا مگر بوکھلاہٹ میں اس کی زبان لفظ ادا کرنے سے انکاری ہو گئی تھی،،،

"شششش،،، چپ پ پ پ،،، پہلے اپنی گردن دکھائیں کہیں لگی تو نہیں،،،؟؟؟" محشم نے جزا کے سر پر اٹکے ہوئے دوپٹے سے احتیاط کے ساتھ ساری پنیں نکالتے ہوئے دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ



دیا تھا اور دھیرے دھیرے اس کے بال کھول دیئے تھے کیونکہ اس کا ہیئر اسٹائل خراب ہو چکا تھا،، پھر خود جھک کر جزا جیولری اتارتے ہوئے اس کی گردن کا معائنہ کیا تھا،، جزا کی گردن پر دونوں طرف رمشا کے ناخنوں سے کھرونجیں پڑ گئی تھیں ساتھ ہی انگلیوں کی سخت رگڑ سے گردن کی جلد لال ہو رہی تھی،، محشم نے ناخنوں کی ان کھرونجوں کو سہلایا تھا ساتھ ہی اس کی گردن پر جھکتے ہوئے ان چوٹوں پر اپنے لب رکھ دیئے تھے،، مگر پھر کچھ یاد آنے پر وہ جلدی سے سیدھا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پڑا جزا کا دوپٹہ اٹھا کر اسے اوڑھا دیا تھا،، پھر لمبا سا گھونگھٹ نکال کر خود دروازے تک پہنچ کر دروازہ کھولتے ہوئے باہر چلا گیا تھا،، جبکہ بیڈ پر بیٹھی جزا حیرت و نا سمجھی سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی تھی اور پھر کچھ ہی سیکنڈز بعد اس نے مسکراتے ہوئے محشم کو اندر آتے دیکھا تھا،، اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا،، محشم دھیرے دھیرے چلتا ہوا اب بیڈ کی طرف آ رہا تھا،،

"اسلام و علیکم مسز جزا محشم ابراہیم،،،،" محشم نے دھیرے سے سلام کرتے ہوئے جزا کے سامنے بیٹھ کر اس کا لمبا سا گھونگھٹ اٹھایا تھا اور جزا کے خوبصورت بالوں کی لٹوں کو سمیٹ کر کان کے پیچھے کیا تھا،، پھر اپنی شیروانی کی اندرونی جیب سے چھوٹا سا باکس نکال کر کھولا تھا جس میں نازک سی پازیب کا وہی سیٹ تھا جو محشم نے شادی کی شاپنگ کے دوران جزا اور پری سے چھپ کر خریدا تھا، پازیب کا وہ سیٹ اتنا خوبصورت تھا کہ جزا کی آنکھوں میں بے اختیار ستائش ابھر آئی تھی،، محشم نے دونوں پازیب باکس سے باہر نکال کر ایک کے بعد ایک جزا کے خوبصورت مہندی سے رچے پیروں میں پہنا دی تھیں اور جزا کے خوبصورت کبوتر جیسے سفید سفید پیر سج سے گئے تھے،، محشم نے اس کے پیروں



کو ہاتھوں سے چھو کر ان کی نرمیٹ کو اپنی انگلیوں پر محسوس کیا تھا اور دوبارہ سے شرارتی نظروں سے جزا کو دیکھا تھا،،

"آپ سے کئے وعدے کو پورا کر رہا ہوں،، رخصتی،، گھونگھٹ اور اب رونمائی،، "محشم نے جزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا، تب جزا کو اس کے ابھی باہر جاکر واپس آنے کا مطلب سمجھ میں آیا تھا،، "آئی لو یو مسز جزا محشم ابراہیم،، لگتا ہے آپ کے ان خوبصورت پیروں کو دیکھ کر اب مجھے بھی وہ مشہور زمانہ ڈائلاگ بولنا پڑے گا،، اپنے پاؤں زمین پر مت اتاریے گا،، میلے ہو جائیں گے،، "محشم سکڑ سمٹ کر بیٹھی جزا کے پیروں کو چھوتے ہوئے بولا تھا اور پھر خود ہی زور سے ہنسا تھا، ساتھ ہی دوبارہ سے جزا کو اپنی طرف کھینچ کر اس کی گردن پر جھکا تھا،، جزا نے آنکھیں بند کر کے نروس ہوتے ہوئے خود کو محشم سے ایک بار پھر چھڑانے کی کوشش کی تھی،،،

"محشم م م م،،،، پلیزززززز،،، "جزا نے خود پر بادل کی طرح چھاتے ہوئے محشم سے کہا تھا،، "جزاااااااا،،،، پلیزززززززز،،، "محشم نے اسی کے اسٹائل میں بولتے ہوئے ذرا سی گردن اٹھا کر جزا کو دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں لکھی واضح "التجا" نے جیسے جزا کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا تھا اور اس کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی،، تبھی وہ شرم سے اپنی آنکھیں بند کر کے خاموش ہو گئی تھی اور محشم نے خود سپردگی کے اس انداز پر مسکراتے ہوئے جزا کو اپنی بانہوں میں کسی قیمتی متاع کی طرح سمیٹ کر اس کے چہرے پر جابجا مہر محبت ثبت کرنی شروع کر دی تھی،،،

"آئی لو یو جزاااااا،،، آج میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں نے کب کب اور کس وقت آپ کے قرب کی شدت سے تمنا کی تھی،،،؟؟؟ "اس نے جزا کے کان میں سرگوشی کی تھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل کے لیمپ بند کرتے ہوئے وہ اس پر جھک گیا تھا،، جزا نے بھی آج خود کو اس شخص کی

"ہیلوووو،،،، ہاں پری ی ی ی،،، کیسی ہیں آپ،،،؟؟؟ اچھی نہیں ہیں،،،؟؟؟ نہیں آپ تو بہت اچھی،،، خوبصورت بلکہ حسین تر ہیں،،، یقین کریں میں نے اتنی خوبصورت لڑکی آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی،،، مجھے آپ کی گرے آنکھیں بہت پسند ہیں،،، ہمیر،،،؟؟ ہاں ہاں ہمیر رررز بھی بہت ت ت ت ت ت،،، پسند ہیں،،، اووووو ہاں،،، نہیں نہیں بھائی بھابھی تو ابھی ہوٹل میں ہی ہیں،،، " آج صبح اسے جاگتے ہوئے دیر ہوگئی تھی،،، تبھی وہ روز کی طرح جاگنگ کے لئے بھی نہیں اٹھ پایا تھا،،، پھر اسے آج بھائی بھابھی کے ولیمے کا بھی انتظام کرنا تھا،،، ابھی وہ اپنے روم سے نکل کر کچن میں آیا ہی تھا کہ اسے دروازے کی طرف پیٹھ کئے کھڑے محمر کی چہکتی آواز سنائی دی وہ گلے میں ایپرن پہنے ہوئے فون اپنے بڑے سے سنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھا،،، اور سلیب پر بیٹھا پیر جھلاتے ہوئے پری سے باتیں کر رہا تھا،،، باقی دونوں خرگوش وہاں سے لاپتہ تھے،،، پری کا نام سن کر اندر داخل ہوتے محمش کے کان فوراً کھڑے ہوئے تھے اور غصے کی ایک تیز لہر اس کے اندر اٹھی تھی،،، پھر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر محمر کمینے کا منہ توڑتا کہ تبھی اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا،،، محمش نے گردن موڑ کر دیکھا تھا،،، اس کے بالکل پیچھے محشف کھڑا تھا اور اسے اشارے سے

چپ ہونے کی کہہ رہا تھا،، وہ بھی یقیناً محمر کو اپنی لاؤڈ اسپیکر جیسی آواز میں پری کے ساتھ باتیں کرتے سن چکا تھا،

"مسٹر" محمر بنی "پری کے ساتھ پرستان جانے کے چکروں میں ہیں،،" "محتمف نے محمر کی پشت کو گھورتے ہوئے محمش کے کان میں سرگوشی کی تھی جبکہ محمش تو پہلے سے ہی محمر کو غصے سے گھور رہا تھا،،

کیا،،؟؟؟ دوسرے انگریز سے بات کرنی ہے،،؟؟؟  
اوہ اوہ،، اچھا چھوٹے بھائی مطلب محمش بھائی سے،،؟؟؟ وہ تو ابھی سو رہے ہیں اور جاگ بھی گئے تو مجھے پتہ ہے کہ آپ سے بات کرنے میں بالکل انٹریسٹڈ نہیں ہونگے،، اصل میں انہیں "گرلز فوبیا" ہے،، وہ جب بھی کسی لڑکی کو دیکھتے ہیں ان کو ڈر کی وجہ سے غصہ آنے لگتا ہے،، ہاں ہاں،، محشم بھائی نے بہت ڈاکٹرز کو دکھایا مگر ان کی یہ بیماری ٹھیک نہیں ہوئی،، آج تک ان کے ڈر کا وہی حال ہے،، آپ کو یقین نہیں ہوتا،،؟؟؟ پری میں نے آج تک اپنی انیس سالہ زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا،، "محمر پر جوش انداز میں کاؤنٹر پر ہاتھ مار کر بولا تھا،، ایک لمحے کو اسے اپنے پیچھے سے گلا کھنکھارنے کی آواز آئی تھی مگر وہ اس وقت پری کو یہ یقین دلانے میں بڑی تھا کہ وہ جھوٹا نہیں ہے،، اسی لئے اس "کھنکھار" کو نظر انداز کر گیا تھا،،

"پری ی ی،، میرے اندر اتنی خوبیاں چھپی ہیں کہ آپ جان لیں تو حیرت و بے یقینی سے "پگلا" جائیں،، دیواروں میں سرماریں،، مطلب خوشی سے،، کیا کہا،،؟؟؟ بھابھی نے آپ کو نہیں بتایا،،؟؟؟ ارے ان کو میری خوبیوں کا کیا پتہ،،؟؟؟ میں دنیا کے سامنے اپنا "اصل" روپ لانا بھی نہیں چاہتا کیونکہ اتنے شریف لڑکوں کو دیکھ کر لوگ نظر لگا دیتے ہیں،، یہ ساری کوالیٹیز تو میں نے



صرف اس "اسپیشل ون" کے لئے سنبھال کر رکھی تھیں جسے میں اپنی،،، "محمر کو بات ادھوری چھوڑ کر بیچ میں رکنا پڑا تھا کیونکہ اسے اپنے کندھے پر بھاری سی دھپ آواز کے ساتھ محسوس ہوئی تھی اور تبھی وہ تیزی سے پلٹا تھا مگر پیچھے کھڑے "بارش" اور "موت کے فرشتے" (محشف محمش) خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے،،، ان دونوں کے بالکل پیچھے محود اور مہران بھی کھڑے تیسرے "تکون" کی عافیت کے لئے دل ہی دل میں دعائیں کر رہے تھے،،، انھیں یقین تھا کہ آج "تکون" کا ایک حصہ بری طرح ٹوٹنے پھوٹنے والا ہے،،، کمینے کو "پنگے" لینے کی عادت بھی تو بہت بری تھی،،، جبکہ دونوں بڑے بھائیوں کو دیکھ کر محمر کی سٹی گم ہو گئی تھی،،، محمش کی خونخوار نظریں خود پر جمی دیکھ کر محمر نے تھوک نگل کر گلا تر کیا تھا اور پھر اچانک ہی اس کی سانسیں تب رکی تھیں جب محمش نے اپنے بائیں ہاتھ کا مکا بنا کر ہوا میں ہی روک لیا تھا اور دوسرے ہاتھ سے محمر کا کالر پکڑا تھا،،،

"ہاں تو مجھے "گرلز فوبیا" ہے ہاں،،،؟؟؟ مجھے گرلز کو دیکھ کر ڈر کی وجہ سے غصہ آنے لگتا ہے،،،؟؟؟ پری کی آنکھیں تمھیں بہت پسند ہیں،،،؟؟؟ اس کے ہیزز تمھیں بہت اچھے لگتے ہیں کیوں،،،؟؟؟؟ "محمش نے دھاڑ کر پوچھا تھا اور محمش نے اپنی دونوں آنکھیں سختی سے مینچ لی تھیں،،،

"نہیں بھائی ی ی ی،،، آپ کو "گرلز فوبیا" نہیں ہے مگر مجھے "پنچ فوبیا" ضرور ہے،،، پلیرزز،،، مجھے پنچ مت ماریں ورنہ میرے خوبصورت دانت جو پری کی کمزوری ہیں وہ ٹوٹ کر گر جائیں گے،،،

"محمر کے جواب نے دوبارہ محمش کو بھڑکا دیا تھا،،،

"بکواسس بند کرووووو،،، منہ توڑ دوںگا اگر دوبارہ اپنی زبان پر پری کا نام بھی لائے تو،،، اب یہ قینچی جیسی زبان ہلا کر مجھے بتاؤ کہ تمھیں پری کا نمبر کیسے ملا،،،؟؟؟ اور یہ سلسلہ کب سے چل رہا



ہے،؟؟؟ کیا شادی کے دوران نمبرز کا تبادلہ ہوا ہے،؟؟؟ "محشم نے دانت پیتے ہوئے محمر سے پوچھا تھا،، پیچھے کھڑا محشف محمر کی شاندار تواضع پر مزے لے رہا تھا تو باقی دونوں bunnies اپنے بھائی کے لئے بس یہی دعائیں کر رہے تھے کہ آج ان کا تیسرا تکون کسی بھی طرح محشم کے ہاتھوں سے بچ کر نکل جائے،،،

"ن،،، نہی،،، نہیں بھائی،،، محود اور مہران کے بچوں کی قسم،،، میں نے بس مایوں میں نمبر لیا تھا اور برات میں انھیں بھابھی کے کہنے پر کال کیا تھا،،، "محمر نے ایک آنکھ بند کر کے دوسری سے ڈرتے ڈرتے محشم کو دیکھا تھا اور اس کا جواب سن کر اب ذرا محشم کے چہرے کے تاثرات نرم پڑے تھے تبھی محمر کی جان میں جان آئی تھی،،، محشم نے اس کا کالر چھوڑ کر دوبارہ سے اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کیا تھا،،، اور کالر پر لگی نادیدہ گرد جھاڑی تھی،،،

"فون دو اپنا،،، "محشم کا نیا آڈر،،، محمر نے منہ بناتے ہوئے خاموشی سے اپنا فون بھائی کو دے دیا تھا،،، محشم بنا کچھ کہے اس کا فون اپنے ساتھ لے کر دوبارہ سے اپنے بیڈروم میں چلا گیا تھا،،، "باز نا آنا اپنی حرکتوں سے،،، پھر چاہے جان حلق میں ہی کیوں نا آ جائے،،،؟؟؟ "محشف نے اندر آکر محمر کو گدی سے پکڑا تھا،،،

"بھائی،،، سچی میری نیت بالکل صاف کھری،،، سچی ہے،،، میں تو پری کو اپنی دو نمبری "بھابھی" بنانا چاہتا ہوں،،، مطلب محشم بھائی کی بیوی بنا چاہتا ہوں،،، "محشم تڑپ کر بولا تھا اور محشف نے اسے دیکھ کر تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا،،،

"وہ سب بعد کی باتیں ہیں مگر تمہیں اندازہ تھا نا کہ وہ (محشم) اس حرکت سے چڑ جائے گا تو کیوں لیا تم نے پری کا نمبر اور تم دونوں بھی بتاؤ کہ تم نے تو یہ حرکت نہیں کی،،،؟؟؟ "محشف نے محمر

"اوووو سیفی بھائی،، آپ کو پتہ تو ہے یہ دونوں تو بہت شریف سیدھے،، میں قسم کے بچے ہیں،، لڑکی تو دور یہ تو کسی لڑکے کا نمبر بھی نہیں لے سکتے وہ تو میں ہوں ہینڈسم،، اسمارٹ اینڈ انٹیلیجنٹ

"ڈرامے باز زرز،،، "مخفف نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا تھا اور تبھی محمش ایک ہاتھ میں کرکٹ بیٹ تھا اپنے روم سے برآمد ہوا تھا،، اس نے بیٹ کو کندھے پر بندوق کی طرح ٹکا

رکھا تھا،، اور وہ سیدھا کچن میں چلا آیا تھا،، دونوں خرگوشوں کی نظر بھی اس سمیت اس کے بیٹ پر پڑ گئی تھی اور وہ باہر کھسکنے کے چکر میں تھے مگر محمش نے فوراً ان کا ارادہ بھانپ لیا تھا اور اس کی ایک ہی گھوری ان دونوں کو اپنی جگہ فریز کر گئی تھی،، ساتھ ہی ان کے گلے بھی سوکھ گئے تھے،، البتہ محشف نے اپنی ہنسی روکنے کو ہونٹوں کو باہم پیوست کر لیا تھا اور خود کچن کے دروازے سے پشت ڈکا کر کھڑا ہو گیا تھا،، محمش گردن جھکائے کھڑے ان تینوں کے مجرموں کے سامنے جا کھڑا ہوا،،

"ہاں تو محمدمیری جان یہ "پرنسس محمی" "ماہی ڈول" اور "محد رانی" کون ہیں،،؟؟؟ جہاں تک مجھے پتہ ہے ہماری اس نام کی ناتو سگی ہی کوئی بہنیں ہیں اور نا ہی رشتے کی،، پھر یہ تین "محترمائیں" کون ہیں،،؟؟؟" محمش نے اپنے ہاتھ میں تھاما محمدمیر کا فون ان تینوں کے سامنے لہرایا تھا،، یہ خوبصورت نام سنتے ہی محشف کے منہ سے نکلتا ہنسی کا فورہ چھوٹ پڑا تھا،، ساتھ ہی اسے بے ساختہ تینوں خرگوشوں پر ترس آیا تھا،، اسے اندازہ تھا کہ اس بار سہی والا ان تینوں کا بینڈ بجناتا تھا،، اس کے ہنسنے پر محمش نے ایک گھوری اس پر ڈالی تھی تبھی وہ اچھے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ کر کھڑا ہو گیا تھا،، جبکہ محمش کی بات سننے کے بعد اس کے تاثرات دیکھ کر تینوں مجرموں کے دل اچھل کر حلق میں آگئے تھے،،

بھ،،، بھا،،، بھائی،،، بھائی ی ی،،، "کافی دیر بعد مہران کے حلق سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھی مگر سامنے محمش کے تیور دیکھ کر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی،،

"فیس بک کی ایپ کھلی رہ گئی تھی کیا،،؟؟؟" محمدمیر نے دوستانہ لہجے میں محمش کی طرف جھک کر اس سے پوچھا تھا اور ایک بار پھر محمش کی زوردار دھاڑ سے کچن لرز اٹھا تھا،،



"کمینوں،،،، نالائقوں،،، بے شرموں لڑکیاں بن کر لڑکیوں سے فلرٹ کرتے ہو،،،؟؟؟ یہ چھپھوری حرکتیں کرتے شرم نہیں آتی،،،؟؟ میں ہڈیاں توڑ دوں گا تمہاری آج،،،" محمش نے دھاڑتے ہوئے محمر کی کمر پر ایک بیٹ رسید کیا تھا اور باقی دو کی ٹانگوں اور بازوؤں پر زور سے بیڈ مارا تھا تبھی وہ تینوں سچ مچ خرگوشوں کی طرح اچھلتے ہوئے ادھر ادھر بھاگے تھے، محمر تو فوراً لپک کر اپنے پیچھے کھلی کھڑکی سے صحن میں کود گیا تھا،،، مہران کو محمش نے جلدی سے گیٹ کے باہر بھگایا تھا اور ہمیشہ کی طرح شریف سیدھا سادھا سا محود بے چارہ ہی محمش کے ہاتھ لگا تھا،،، جو حسب عادت زور و شور سے روتے ہوئے

"بھائی معاف کر دیں،،،" بولتا ہوا محمش سے بچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا،،، محمش اسے گردن سے پکڑ کر مارتا ہوا ہال میں لئے چلا آیا تھا اور تبھی محمش کی نظر ہال کے گیٹ پر پڑی تھی اور محود اس کے ہاتھوں سے بچ کر نکل بھاگا تھا،،،

صبح اس کی آنکھ اپنے مخصوص وقت پر کھلی تھی،،، اپنے بازوؤں میں سوئی ہوئی جزا کو دیکھ کر وہ ایک بار پھر جیسے سرشار سا ہوا اٹھا تھا،،، ایک لمبے اور جان لیوا انتظار کے بعد آخر کار اسے اس کی جزا مل ہی گئی تھی،،، وہ خواب جو برسوں سے اس کی آنکھیں دیکھتی آ رہی تھیں آج سچ ہو گیا تھا،،، اس کی جزا اس کے بازوؤں میں سوئی اسے اس احساس سے ہی سرشار کر گئی تھی کہ اب وہ محشم کی "ملکیت" ہے جو چودہ سالوں سے اس کی زندگی میں موجود ضرور تھی مگر محشم نے اب اسے "مکمل" حاصل کیا تھا،،، گزری رات محشم اور جزا کے رشتے کے بیچ کی تلخیاں بدگمانیاں اور ساری رنجشیں اپنے ساتھ ہی لپیٹ کر لے گئی تھی،،، تبھی محشم نے آسودگی سے مسکراتے ہوئے جھک کر جزا کی پیشانی چومی تھی

اور اٹھ کر روم کی بائیں طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھا تھا، اس کے اور جزا کے سامان سے بھرا ہوا ایک بڑا سا سوٹ کیس محض کل ہی یہاں رکھ کر جا چکا تھا، اور نا صرف رکھ کر جا چکا تھا بلکہ ان کا سامان بھی اچھی طرح سیٹ کروا گیا تھا تبھی محشم نے جیسے ہی الماری کھولی اس کا اور جزا کا سارا سامان نفاست سے الماری میں رکھا ہوا ملا تھا، اس کے اور جزا کے کپڑے بھی ایک طرف ہینگ ہوئے لٹکے تھے، محشم کو اپنے بچوں پر بے ساختہ پیار آیا تھا، جو اس کا خود سے زیادہ خیال رکھتے تھے، اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ایک کریم کرتا شلوار اور ڈارک براؤن اوئی جیکٹ کھینچ کر باہر نکالی تھی، پھر نہانے کے لئے واش روم میں چلا گیا تھا، تہجد کا وقت نکلنے لگا تھا اور اسے اپنے رب کے حضور شکر کا سجدہ بھی ادا کرنا تھا، دس منٹ بعد نہا کر وہ جیسے ہی باہر آیا تھا سامنے ہی بیڈ پر سوئی ہوئی جزا کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا تھا، وہ اب تک نہیں جاگی تھی، محشم شرارت سے مسکراتا ہوا جزا کی طرف بڑھا تھا،

"جزااا،، میری جان تہجد نہیں پڑھنی آپ نے،،؟؟" محشم نے سوئی ہوئی جزا کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا تھا اور جھک کر ایک بار پھر اس کے گال کو چوما تھا، تبھی جزا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی،

"تہجد کا وقت ہو گیا محشم اتنی جلدی،،؟؟؟" جزا نے حیرت سے پوچھا تھا اور پھر محشم کی جذبے لٹاتی معنی خیز نظروں کو دیکھتے ہی وہ جھینپ کر رہ گئی تھی،

"ن،، نم،، نماز کا وقت ہو رہا ہے،،" محشم کی نرم گرم نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تھی،

"وہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں،،، چلیں نماز پڑھتے ہیں،،، آج آپ کو میں نماز پڑھواتا ہوں،،، ہم دونوں کے لئے یہ شکر کی ساعت ہے،،، ایک ساتھ اپنے رب کے حضور سجدہ شکر ادا کریں گے،،،" محشم نے اپنی پیشانی جزا کی پیشانی سے ٹکرائی تھی اور اس کے لمبے کھلے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر ہلکا سا کھینچتے ہوئے بولا تھا تبھی جزا سٹپٹاتے ہوئے جلدی سے اسے پیچھے دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور جلدی جلدی الماری سے اپنے کپڑے لیتی باتھ روم کی طرف بھاگی تھی،،، محشم اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر زور سے ہنسا تھا،،،

"جلدی آئیے گا،،، آئم وٹینگ،،، نماز کا وقت نکل رہا ہے،،،" محشم نے اسے پیچھے سے آواز دے کر کہا تھا، تبھی وہ زور و شور سے اثبات میں سر ہلاتی اندر بھاگی تھی،،، پھر فریش ہونے کے بعد جلدی جلدی وہ اپنے گیلے بال لپیٹتے ہوئے باہر آئی تھی اور نماز کا دوپٹہ باندھ کر محشم کے پاس آ کھڑی ہوئی اور محشم کے ساتھ تہجد،، اس کے بعد فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے اس نے دل سے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا تھا،،، اپنے رب کے حضور جھکتے ہوئے شکر سے آج اس کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں،،، واقعی وہ رب ہر شے پر قادر ہے،،، جو چیزیں ہمارے لئے ناممکنات میں شمار ہوتی ہیں انھیں وہ رب بس ایک "کن" کہہ کر ممکن کر دیتا ہے،،، اس کی زندگی میں بھی محشم کی آمد بالکل ایسی ہی تھی،،، اس رب کی نظر کرم نے "ناممکن" کو "ممکن" میں بدل دیا تھا تو اب اس پر بھی لازم تھا کہ وہ دل سے اسی رب کے حضور سجدہ ریز ہوتی اور اس کا کروڑہا شکر ادا کرتی،،، اسی لئے اس نے محشم کے بعد دیر تک اطمینان سے نماز ادا کی تھی،،، اور خوب لمبی دعا کی تھی،،، کیونکہ اس نے سنا تھا کہ مشکلات میں اگر اللہ سے اپنی دعاؤں کو قبول کروانا ہو تو خوشحالی میں بھی اس رب کے سامنے خوب لمبی دعائیں کرنی چاہئیں،،، تبھی وہ نماز کے بعد خوب لمبی سی دعا کرنے کے بعد ہی اٹھی تھی،،، پھر وہ



دونوں تیار ہو کر "خواب نگر" جانے کے لئے نکل گئے تھے کیونکہ ان کا ارادہ بچوں کے ساتھ مل کر ناشتہ کرنے کا تھا، پھر جلد ہی وہ دونوں گھر بھی پہنچ گئے تھے اور ابھی محشم اپنی گاڑی لاک کر کے اندر بڑھ ہی رہا تھا کہ پیچھے صحن سے تیزی سے بھاگ کر آتا محمر سامنے پور ٹیکو میں کھڑے محشم کو دیکھ کر دوڑ کر اس کے گلے جا لگا تھا اور بالکل اسی کی طرح ہال کے دروازے سے مہراں بھاگ کر باہر آیا تھا اور بڑے بھائی کو سامنے دیکھ کر وہ بھی اس کے گلے لگ گیا تھا،،

"بھائی ی ی ی،،، م،،، م،،، محشمشش بھائی،،، وہ محشمش بھائی بیٹ سے مار رہے ہیں ہمیں،،، محمود اندر پھنسا ہوا ہے،،، ان کے چنگل میں پہلے اندر چل کر اسے بچائیں،،،" محمر پھولتی سانسوں کے ساتھ بولا تھا جبکہ جزا منہ کھولے حق دق سی تینوں بھائیوں کو دیکھ رہی تھی،،، اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایک ہی رات میں ایسا کیا غضب ہو گیا تھا کہ محشمش تینوں "معصوم خرگوشوں" کو بیٹ سے پیٹ رہا تھا،،،؟؟ جزا حیران پریشان سی سوچتی ہوئی محشم کے پیچھے ہی اندر بھاگی تھی جو دونوں بھائیوں کو اپنے ساتھ لگائے شدید غیض و غضب سے بھرا اندر چلا گیا تھا اور ہال میں داخل ہوتے ہی سامنے چلتے منظر نے محشم کو جیسے دہکتے انگاروں پر لا پھینکا تھا،،، بری طرح روتے محمود کو گردن سے پکڑے محشمش اس کی ٹانگوں پر بیٹ مار رہا تھا،،،

"محشمشششش،،،،،" محشم کی زوردار دھاڑ پر محشمش نے چونک کر رکتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا تھا اور محمود محشمش سے اپنی گردن چھڑاتا ہوا بڑے بھائی کے سینے سے جا لگا تھا،،،

"بھائی ی ی ی،،، پلیزززز،،، مجھے بچالیں،،،" محمود زور زور سے روتا ہوا بولا تھا جبکہ بھائی کی زوردار دھاڑ سن کر کچن میں ناشتہ کرتا محشم بھی دوڑ کر کچن سے باہر آیا تھا،،،

محشم نے روتے ہوئے اپنے سینے سے لگے محود کی پیشانی چومی تھی اور اسے کے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا پھر وہ اسے ایک سائیڈ کرتے ہوئے محشم کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا اور محشم کو کندھے سے پکڑ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا ساتھ ہی اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تھا،،،

"محشم م م م م،،،" جزا کی زوردار پکار پر محشم کا اٹھا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا تھا،،، اس نے ایک نظر جزا کو دیکھا جو نفی میں سر ہلا کر اسے منع کر رہی تھی،،، اس کے پاس کھڑے تینوں خرگوش بھی سہم گئے تھے،،،

"میں ایک دن کے لئے گھر سے گیا تھا،،، مر نہیں گیا تھا جو تم نے اپنی من مانیاں شروع کر دیں،،، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بچوں کو مارنے کی،،،؟؟؟ اوہ میرے خدا،،، یہ اس بیٹ سے مارا تم نے انھیں،،،؟؟؟؟ دل نہیں کانپا تمہارا میرے بچوں کو یوں مارتے ہوئے،،،؟؟؟؟" محشم نے زوردار انداز میں گرجتے ہوئے محشم سے پوچھا تھا،،،

"بھائی ی ی،،، وہ ہ ہ،،، انھوں نے بہت بد تمیزی کی تھی،،،" محشم ہکلاتے ہوئے بولا تھا،،،

"بد تمیزی،،،؟؟؟؟ میرے بچے شرارتی ضرور ہیں مگر بد تمیز نہیں ہیں اور بد تمیزی کر بھی رہے تھے تو کوئی بد تمیزی اتنی بڑی نہیں ہو سکتی کہ تم اس کی سزا میرے بچوں کو یوں جانوروں کی طرح مار کر دو،،، اگر تمہیں ان کی بد تمیزیاں اتنی بری لگتی ہیں تو میں انھیں لے کر یہاں سے چلا جاتا ہوں،،، نا یہ یہاں رہیں گے نا بد تمیزی کریں گے،،،" محشم لگاتار گرج برس رہا تھا،،،

"بھائی ی ی،،، میں،،، آئم سوری،،،" محشم شرمندگی سے چور لہجے میں بولا،،،

"بھاڑ میں گیا تمہارا سوری ی ی ی،،، آج کے بعد اگر میرے بچوں پر ہاتھ اٹھایا تو تمہارے ہاتھ توڑ دوںگا،،،" محشم نے بھڑک کر محشم سے کہا تھا،،، اور محشم اس کے سامنے سر جھکائے مجرموں کی

طرح کھڑا تھا،، محنت الگ ایک طرف خاموشی سے کھڑا بڑے بھائی کا غصہ دیکھ رہا تھا،، خود اب بھی جزا کے پاس کھڑا رو رہا تھا مگر اس بار یہ آنسوؤں محمش سے مار کھانے کے نہیں تھے بلکہ دونوں بڑے بھائیوں کے بیچ تلخ کلامی کے تھے،، آج ان کے گھر میں پہلی بار یوں ان کا بڑا بھائی اپنے "چھوٹوں" پر چلایا تھا،، محمر اور مہران بھی پریشان سے ایک طرف کھڑے تھے،، مزاق مزاق میں بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی،،

"ان تینوں کو میں نے ہمیشہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا ہے،، کبھی انہیں انگلی بھی نہیں لگائی اور تمہاری اتنی مجال ہوگئی محمش کہ تم انہیں بیٹ سے مارو،،؟؟؟ یہی ہے نا وہ بیٹ،،،، یہی ہے نا،،،؟؟؟" محشم نے ایک بار پھر چلاتے ہوئے فرش پر پڑا بیٹ اٹھایا تھا اور اسے اپنے بائیں طرف لگی بیالیس انچ کی ایل ای ڈی اسکرین پر بیٹ دے مارا،، ایک بار،، دو بار،، تین بار،، محشم نے ٹی وی اسکرین پر تب تک بیٹ مارے جب تک ایل ای ڈی چور چور نا ہوگئی اور دیوار سے لٹکتی وی کا فریم اسٹینڈ سمیت ٹوٹ کر نیچے نہیں گر گیا،، اس نے محمش پر آیا غصہ بے جان ٹی وی پر نکال دیا تھا،، اس کے جارحانہ انداز پر جزا سمیت تینوں "خرگوش" بھی دہل کر رہ گئے تھے،، خود کے آنسوؤں بھی محشم کے رویے پر جیسے ٹھٹھر کر رہ گئے تھے اور مہران کو بھی سخت شاک لگا تھا،،

"بھائی ی ی ی ی،،،" محمر اور محنت بھاگتے ہوئے بڑے بھائی کے پاس آئے تھے،، محشم کا جنونی انداز دیکھ کر محنت اور محمر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا،،

"بھائی پلیز زرز،، رک جائیں،، میری،، میری غلطی ہے ساری،، میں نے محمش بھائی کو غصہ دلایا تھا،، میں نے ان سے بد تمیزی کی تھی،، پلیز زرز بھائی،، پلیز زرز،، رک جائیں،،، اور تسلی سے میری



بات سنیں،،،" محرم نے پھرتے محشم کا بازو پکڑ کر جیسے التجا کی تھی مگر وہ غصے سے جیسے پاگل ہو رہا تھا،،

"بھائی پلیززز،،، ہوش کریں،، کیا کر رہے ہیں آپ،،؟؟؟ محشم بس ان کو ڈرانے کے لئے یہ سب کر رہا تھا،،، میں بھی تو یہیں موجود تھا،،، کوئی سیریس ایشو نہیں تھا،،،" محشم نے کہنا چاہا تھا مگر محشم نے اچانک رک کر بیٹ نیچے فرش پر پھینکا اور محشم کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر غرایا تھا،،، "بکواس مت کرو،،، ڈرانے کے لئے اس بری طرح سے نہیں مارا جاتا ہے محشم ابراہیم،،، وہ میرے بچے ہیں،،، کوئی عادی مجرم نہیں جنہیں پیٹ پیٹ کر ڈرا رہے تھے تم،،، میرے بچوں کو بیٹ سے مارا ہے اس پتھر دل شخص نے،،، اس سے کہہ دو کہ دفع ہو جائے میرے سامنے سے اور جب تک میں غصے میں ہوں،،، مجھے اپنی شکل نا دکھائے،،،" محشم نے غصے سے محشم کو دیکھا تھا جو اب تک سر جھکائے کھڑا تھا،،،

"بھائی وہ چلا جائے گا،،، آپ پلیززز شانت ہو جائیں،،، محود ادھر آؤ بھائی کو تم نے بھڑکایا ہے نا،،،؟؟؟ اب تم انہیں ہینڈل کرو،،، بھائی آپ یہاں آکر بیٹھیں،،،" محشم نے غصے سے آتش فشاں بنے محشم کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بیٹھانا چاہا تھا،،، مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا تھا اور لگاتار غصے سے محشم کو گھور رہا تھا،،، جو سر جھکائے اپنی جگہ پتھر کی مورت بنا کھڑا تھا،،، ساکت و جامد،،، خاموشی کی چادر اوڑھے بے حس و حرکت،،، محود ڈرتے ڈرتے ایک نظر محشم پر ڈالتا ہوا محشم کے پاس آیا تھا اور محشم کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے دھیرے سے اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا،،، "بھائی پلیززز غصہ مت کریں مجھے آپ کو ایسے دیکھ کر اچھا نہیں لگ رہا،،، محشم بھائی کو معاف کر دیں،،، ہماری غلطی تھی جو بھائی کو غصہ آیا ورنہ وہ بھی ہم سے پیار کرتے ہیں،،،" محود کی بات سن کر

خاموش کھڑے محشم نے اپنے دائیں ہاتھ کا حصار اس کے گرد باندھا تھا،،، محود کے اس من موہنے انداز نے واقعی شعلہ جوالا بنے محشم کو جیسے ٹھنڈا کر دیا تھا،،، مہران بھی محود کی تقلید کرتا بھائی کے سینے سے آگاہ تھا اور محشم ان دونوں کو ساتھ لئے اپنے صوفے پر جا بیٹھا تھا،،،

"ناشتہ کیا تم تینوں نے،،،؟؟؟؟" محشم نے مہران کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا ہے،،،

"نہیں بھائی،،،" مہران نے جواب دیا تھا،،،

"محرم ادھر آؤ بیٹا،،، یہاں میرے پاس آکر بیٹھو اور محشم،،، جاؤ بچوں کے لئے ناشتہ لے کر آؤ،،،" محشم نے محرم کو اپنے پاس بلانے کے ساتھ ہی محشم کو آڈر دیا تھا،،، محرم بھائی کی آواز پر لپک کر اس کے پاس آ بیٹھا تھا،،، محشم کچن میں چلا گیا تھا،،، اور سامنے ہی کب سے خاموش کھڑی جزا سکون کا سانس لیتی محشم کے پاس آئی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے محشم کے دائیں طرف والے صوفے پر لا بیٹھایا تھا،،، محشم بھی روبوٹ کے سے انداز میں خاموشی سے صوفے پر آ بیٹھا تھا،،، محشم نے خفگی سے ایک نظر بیوی کو دیکھا تھا مگر الٹا جزا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کی کہا تھا اور خود پلٹ کر محشم کے پیچھے کچن میں چلی گئی تھی،،،

"ارے بھابھی آپ کیوں آگئیں،،،؟؟؟؟ میں کر لوں گا،،،" محشم نے ایک بڑے سے باؤل میں انڈے پھینٹتے ہوئے کچن میں داخل ہوتی جزا سے کہا تھا،،،

"سب کا ناشتہ بناتے بناتے آپ کو دیر ہو جائے گی میں ہیلپ کر دیتی ہوں،،،" جزا نے جلدی جلدی بریڈ ٹوسٹر میں ڈالتے ہوئے کہا،،، محشم ناشتہ میں چائے کے ساتھ بریڈ بٹر ضرور کھاتا تھا،،،

"بھابی کل شادی ہوئی ہے آپ کی آج ولیمہ ہے،،، ایک دو دن تو ریٹ کر لیں،،، پھر آپ کو ہی یہ سب دیکھنا ہے،،،" محف اب پین میں آئل ڈالتے ہوئے اس میں پھینٹے ہوئے انڈے ڈال رہا تھا،،،

"میری شادی کو چودہ سال ہو گئے ہیں محف بھائی،،، کل تو بس پبلیکی اس شادی کو اناؤنس کیا گیا ہے،،، رہی کچن کی بات تو کسی بھی گھر کا کچن اس گھر کی عورت کی ذمہ داری ہوتا ہے،،، میرے گھر کا کچن بھی میری ذمہ داری ہے اور یہ تو آپ لوگوں کا احسان ہے کہ آپ میری ہیلپ کروا دیتے ہیں،،، اب بنا دیر کئے مجھے آٹا دیں میں پراٹھے بنا دیتی ہوں،،،" جزا نے جلدی جلدی اپنی قمیض کی آستینیں پلٹے ہوئے کہا تھا، محف نے اسے آٹا نکال کر دے دیا تھا اور خود مسکراتے ہوئے جزا کو دیکھنے لگا تھا جو واقعی ایک فکر مند بہن کی طرح ان لوگوں کے لئے اپنے مہندی سے رچے ہاتھوں کو تیزی سے چلاتے ہوئے ناشتے کا انتظام کر رہی تھی،،، اور پھر جلدی جلدی کام کرتے ہوئے اس نے واقعی تیزی سے پراٹھے بھی بنانے شروع کر دیئے تھے،،،

"یہ لیں محف بھائی جلدی سے سب چیزیں اندر لے جائیں،،، آپ کے بھائی کا پارہ آج ویسے بھی بہت گرم ہے کہیں محمش بھائی کے بعد آپ کی شامت نا آجائے،،، آپ اندر چلیں میں بس چائے بنا کر لا رہی ہوں،،،" جزا سب چیزیں ٹرے میں سیٹ کرتے ہوئے بولتی بھی جا رہی تھی، محف ناشتہ لے کر باہر چلا گیا تھا اور جزا نے سب کے لئے مزید پراٹھے ڈالے تھے ساتھ ہی دوسرے چولہے پر چائے پک رہی تھی پھر جب وہ پراٹھوں کے ساتھ چائے لے کر اندر گئی تھی تو محشم مہران محود محرم کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروا رہا تھا،،، محف جم سے چیئرز لا کر باہر رکھ چکا تھا اور اب خود بھی ایک چیئر پر بیٹھا کارن فلیکس کھا رہا تھا،،، بس محمش اب تک خاموشی سے گردن جھکائے نیچے



فرش کو گھور رہا تھا،، جزا نے گہری سانس بھرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں تھامی ٹرے لے جا کر ٹیبل پر رکھی تھی اور محمش کے لئے ناشتے کے لوازمات ایک پلیٹ میں رکھنے لگی تھی،،

"مشمش بھائی ناشتہ کریں جلدی سے چلیں،،، " جزا نے اس کے آگے پلیٹ رکھی تھی اور اس بار محمش نے فوراً ری ایکٹ کیا تھا،، اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے ناشتے کے لئے منع کر دیا تھا،،

"ارے ارے یہ کیا بات ہوئی،،؟؟ کیوں نہیں کرنا،،؟؟؟ چلیں جلدی سے کھائیں،،، آج بہت کام کرنے ہیں آپ کو اور کھانے سے کیسی ناراضگی،،؟؟؟ " جزا محمش کے پاس والی چیئر پر ہی بیٹھی تھی اور مسلسل اسے فورس کر رہی تھی،، مگر محمش کی وہی ایک رٹ،،، محنت اور تینوں خرگوشوں کے سوا ناشتے کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا تھا،، جس سے جزا کو اب غصہ آنے لگا تھا،، اس نے اتنی محنت سے اور جلدی جلدی ناشتہ بنایا تھا مگر یہ دونوں ضدی بھائی،،

"مشمش،،، دیکھیں آپ،،، ڈانٹا آپ نے ہے اور محمش بھائی کو غصہ ناشتے پر آ رہا ہے،،، " جزا نے اب محشم سے شکایت کی تھی جو ان تینوں کو ناشتہ کروانے کے بعد اب خود صرف چائے پی رہا تھا،،، تینوں بھائیوں کو ناشتہ کروانے بعد محشم نے تیار ہونے ان کے روم میں بھیجا تھا وہ انہیں اپنے ساتھ ہوٹل لے جا رہا تھا جہاں آج ولیمے کا فنکشن تھا،،،

"سینی،،، ناشتے کے بعد ہوٹل جاؤ اور ہمارا سارا سامان لے کر واپس آؤ،،، میں اور جزا اب کہیں نہیں جا رہے،،، میرے ایک دن گھر سے باہر رہنے پر بچوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تم دونوں نے،،،؟؟؟ مزید دو دن باہر گزارے تو تم تو ان معصوموں کو مار ہی ڈالو گے،،، " محشم نے محمش اور محنت کو گھورتے ہوئے کہا تھا جبکہ اس بات پر محمش نے تڑپ کر سر اٹھایا تھا اور محشم کو دیکھنے لگا تھا،،،

"بھائی،،، مجھ سے غلطی ہو گئی اور مجھے اس بات کا احساس بھی ہے کہ میں نے ان تینوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ سختی برتی ہے،، مگر پلیزز ایسے مت کہیں،، میں بھی ان سے آپ جتنی نا سہی مگر محبت کرتا ہوں،، یوں اس طرح مجھ سے خفا ہونے سے اچھا ہے آپ اس بیٹ سے ٹی وی توڑنے کی بجائے میری ہڈیاں توڑ ڈالتے،، "محشم نم آنکھوں سے بولتا ہوا بڑے بھائی کو دیکھنے لگا تھا،،

"ہاں دیکھ لی میں نے تمہاری محبت،، فی الحال مجھے اس بارے میں مزید کچھ نہیں سننا کیونکہ میری نظروں سے وہ منظر او جھل نہیں ہو رہا،، جب تم جانوروں کی طرح میرے محود کو اس بھاری بیٹ سے مار رہے تھے،، مجھے لگ رہا ہے کہ تمہاری شادیوں سے پہلے ہی مجھے تم دونوں کو الگ سیٹل کروانا پڑے گا،، ابھی سے تم دونوں کو چھوٹے بھائی کھٹکنے لگے ہیں بعد میں نجانے کیا حشر کرو گے،،؟؟؟ اور میں اپنے بچوں کے ساتھ تمہارے اس قسم کے رویے بالکل برداشت نہیں کرونگا،، "محشم نے دو ٹوک انداز میں کہا تھا اور محشم کے ساتھ محشف کو بھی اس کے لفظوں نے سخت تکلیف دی تھی،، جزا کو بھی محشم کی باتوں پر بہت دکھ ہوا تھا،، اس نے ایک شکوہ کناں نگاہ شوہر پر ڈالی تھی اور خاموشی سے بنا ناشتہ کئے ہی اٹھ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی،، محشم نے چونک کر ہال سے نکلتی ہوئی جزا کو دیکھا اور ایک نظر ناشتے کی ٹیبل پر ڈالی تھی جزا کی پلیٹ خالی تھی اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا،،

"بھائی ی ی ی،، کیا بس وہ تینوں خرگوش ہی آپ کے بچے ہیں،،؟؟؟ ہم آپ کے کچھ نہیں،،؟؟؟ "محشف اور محشم کے دل کو بھائی کے لفظوں سے سخت ٹھیس پہنچی تھی جس نے ایک پل میں اسے اور محشم کو خود سے جدا کرنے تک کی سوچ ڈالا تھا،،

"تم سب میرے لئے "کچھ" نہیں بلکہ "سب کچھ" ہو،،، میرے دل کا ٹکڑا ہو،، تم پانچوں میں میری جان بستی ہے،، کسی ایک کو بھی ذرا سی ٹھیس لگتی ہے تو اس کی تکلیف تم سے پہلے مجھے ہوتی ہے،، کبھی کبھی لگتا ہے کہ ماما اور ڈیڈ اپنے حصے کی ذمہ داریوں کے ساتھ اپنے دلوں میں بستی اپنے بچوں کی محبت بھی میرے دل میں منتقل کر کے گئے ہیں،، تبھی ان کے بعد میں نے تم پانچوں کو بھائی نہیں اپنی اولاد سمجھا ہے،، ماما اور ڈیڈ دونوں کے حصے کی محبت تمہیں دی ہے،، مگر میرے دو بچے میچیور اور سمجھدار ہو چکے ہیں اس لئے انہیں اب وہ تینوں چھوٹے "معصوم" بد تمیز لگتے ہیں،، لیکن میں اپنے ان بڑے دونوں بچوں کو بتاتا چلوں کہ میرے بچے بد تمیز نہیں ہیں انہوں نے جو بھی کیا ہو وہ اتنا برا نہیں ہو سکتا کہ ایک بھائی انہیں بیٹ سے مارے اور دوسرا کھڑے ہو کر تماشا دیکھے،، مجھے اگر پتہ ہوتا کہ میرے پیچھے یہاں یہ سب ہو گا تو میں ایک پل کے لئے بھی گھر سے دور نہیں جاتا،، آج تم دونوں نے میرا بہت دل دکھایا ہے،،" محشم بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہال سے نکل کر اپنے روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تھا پیچھے شرمندہ سے بیٹھے محشم اور محشم اس کی پشت دیکھتے رہ گئے تھے،،

وہ ان دونوں سے خفا ہو کر اپنے روم میں چلا آیا تھا مگر یہاں جزا موجود نہیں تھی،، جبکہ خالی کچن وہ ابھی باہر سے دیکھتا ہوا آیا تھا،،

"اب جزا کہاں چلی گئیں،،؟؟؟" وہ بڑبڑاتا ہوا باہر نکلا تھا اور جم کے رستے صحن میں چلا آیا تھا،، حسب توقع وہ صحن میں ٹہلتی ہوئی مل گئی تھی،، فون کان سے لگا ہوا تھا،،



"ہاں تم لنچ کے بعد آ جانا آئی کے ساتھ شام چار بجے تک پارلر کے لئے نکلیں گے،،، ہاں میں فنکشن کے بعد آئی کے ساتھ ہی ان کے گھر چلوں گی،،، نہیں نہیں،،، ہوٹل میں بس ایک دن کافی تھا،،، وہ بھی ذی العید بھائی نے محشم سے بہت کہا تھا تو ہم چلے گئے تھے مگر اب نہیں جائیں گے،،، میری ایسینس میں یہاں تینوں خرگوش اور محشم محشم بھائی کچن کے کام کرتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا،،، دوسرے انگریز کی شادی کروا دوں،،، ہاں ہم اب لڑکی ڈھونڈیں گے ان کے لئے تبھی تو شادی ہوگی،،، بد تمیز دفع ہو کل ہی شادی ہوئی ہے اور آج مجھے مارنے کی دھمکیاں دے رہی ہو،،، ویسے ہی ایک چڑیل کل سر پر سوار ہو گئی تھی،،، بتاؤں گی آج تمہیں مل کر،،، اوہوووووو،،، تم بس پیچھے پڑ جایا کرو میرے،،، اچھا بابا سنو وہ ایک چڑیل نجانے کب سے محشم پر عاشق تھی،،، وہ نارات کو ہمارے پیچھے ہوٹل تک پہنچ گئی تھی،،، جانتی ہو وہ میرے روم میں مجھ پر ایسڈ پھینکنے چلی آئی تھی،،، مگر میں نے دھکا دے کر پیچھے پھینکا اسے ورنہ میرا چہرہ جلا ڈالتی،،، نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں ایسڈ نہیں ڈالا،،، میں نے اسے پیچھے دھکیل دیا تھا،،، مگر پھر اس نے میرا گلا پکڑ لیا پری،،،، اففففف لگ رہا تھا میرا دم گھٹ جائے گا،،، میرے والے انگریز نہیں تھے نا وہاں وہ کسی سے فون پر بات کرنے نیچے گئے ہوئے تھے بے خبر انسان،،، وہ تو محشم بھائی صحیح وقت پر پولیس اور محشم کو لے کر روم میں پہنچ گئے تھے،،، پھر ان دونوں نے آکر اس سے میرا گلا چھڑایا،،، ہاں اب صحیح ہوں،،، مزے سے صحن میں ٹہل رہی ہوں،،، ہاں ہاں دفع کرو اس سائیکو کو،،، بد تمیز نا ہو تو،،، نہیں اب گھر کی سجاوٹ کیا کرنی میں نے ہی محرم لوگوں سے منع کر دیا تھا بلا وجہ خود کو تھکاتے،،، اب یہ سارے ارمان محشم بھائی کی شادی پر ہی ہم پورے کریں گے،،، بکواس مت کرو،،، تمہیں ہم کارڈ بھیج دیں گے شادی کا جسے دیکھ دیکھ کر تم جلتے ہوئے "اوپر" پہنچ جانا،،، ہاہاہاہاہا،،، بلی کو خواب میں

چھپڑے نظر آتے ہیں "شیطان پری" اور خبردار جو مجھے برا بھال کہا تو،،،، "ادھر سے ادھر مگن انداز میں ٹہلتے ہوئے فون پر بات کرتی جزا کی نظر جیسے ہی دروازے پر سیدھا کندھا ٹکائے کھڑے محشم پر پڑی تھی اس کی ہنسی سمٹ کر رہ گئی تھی،،،

"پہلے انگریز میری جاسوسی کرنے صحن میں چلے آئے ہیں،،، "جزا نے فون کے اسپیکر کو ہونٹوں سے تقریباً چپکا کر کہا اور سامنے مسکراتے ہوئے محشم کو آنکھیں دکھائی تھیں،،،

"ہاں لنچ کے بعد آنا ابھی سے مت سوار ہو جانا میرے سر پر چلو بائے،،،، "جزا ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر سیدھا باہر صحن میں چلی آئی تھی اور پری سے بات کر کے اس کا موڈ کافی حد تک فریش ہو گیا تھا، مگر محشم کو دیکھ کر ایک بار پھر اسے غصہ آیا تھا،

"ہو گئیں دوست سے باتیں یا ابھی کچھ اور بھی باقی ہے،،،؟؟؟ "محشم مسکرا کر بولتا ہوا اس کے پاس چلا آیا تھا،،،

"دکھالی اپنی دہشت گردی بھائیوں کو یا اور تھوڑی توڑ پھوڑ مچانا باقی ہے،،،؟؟؟ "جزا نے بالکل محشم کے اسٹائل میں بولتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے گھورا تھا، اس کے اس قاتلانہ انداز پر محشم نے لب بھینچ کر مسکراہٹ روکی تھی پھر اس کا سیدھا بازو پکڑتے ہوئے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا،،،

"شوہر پر "طنز" کرنا اچھی بات نہیں ہوتی مسز جزا محشم ابراہیم،،، ورنہ پھر بھگتنا بھی پڑتا ہے،،، اور ناشتہ کیوں نہیں کیا آپ نے ہاں،،،؟؟؟ "محشم نے حسب عادت جزا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کان کی لو کو چوم لیا تھا،،،

"پیچھے ہٹیں،، اب بھرے گھر میں یہ چھپچھوری حرکتیں کریں گے آپ،،؟؟ اور نہیں کرنا ناشتہ داشتہ کیونکہ میرا بہت زیادہ موڈ خراب ہے،، آپ پر کونسا بھوت سوار ہو جاتا ہے یہ بتائیں مجھے،، اچھا بھلائی وی توڑ ڈالا،، اور پھر بے چارے محمش بھائی کو کتنا کچھ سنا ڈالا ہے،،،، آپ نے ان کے ساتھ بالکل ٹھیک نہیں کیا محشم،، یہ ٹھیک ہے کہ انھوں نے تینوں "خرگوشوں" کو مار کر غلط کیا،، مجھے بھی اپنے دوستوں کو پٹے دیکھ کر بہت برا لگا تھا مگر ایک بار تخیل سے ان کی بات تو سنتے کہ انھوں نے ان تینوں کو مارا کیوں،،؟؟؟؟ اور تو اور آپ نے انھیں خود سے الگ کرنے کی بھی سوچ لیا،،؟؟؟ اتنی اتنی سی باتوں پر کوئی ایسا کہتا ہے کیا،،؟؟؟ یقین کریں مجھ سے محمش بھائی کا چہرہ نہیں دیکھا جا رہا تھا،،، وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں محشم،،، آپ ان سے جا کر بات کریں،، کچھ اور نہیں تو یہی سوچ لیں کہ آج ان کی وجہ سے میں آپ کے سامنے صحیح سلامت کھڑی ہوں ورنہ اس وقت میں تیزاب سے جلے ہوئے چہرے کے ساتھ کسی ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑی اپنی قسمت کو رو رہی ہوتی،، آپ تو مجھے اکیلی چھوڑ کر چلے گئے تھے،،" بولتے بولتے جزا کا گلا رندھ گیا تھا اور محشم نے ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا اور جزا کو تسلی دینے کے لئے دوبارہ اپنے سینے سے لگا کر اس کا سر تھپکنا شروع کر دیا تھا،، یعنی "خواب نگر" کے سارے مکین ایک دوسرے کے ساتھ رشتوں کی ایسی مضبوط ڈور میں بندھے تھے کہ جب بھی محشم کا کسی کے ساتھ "پنگا" ہوتا وہ سب اسے اکیلا چھوڑ کر "ایک" ہو جاتے تھے،، اس کے بھائی جزا کے "حمایتی" تھے اور جزا اس کے بھائیوں کی "وکیل صفائی" تھی،،،، دونوں پارٹیوں میں کمال کا اتحاد تھا اور جب محشم کی کسی بھی ایک سے ٹھن جاتی تھی اس وقت دونوں پارٹیاں محشم کو "سبق" دینے کے فرائض بخوبی انجام دیا کرتی تھیں،،



"میں نے سوچا کہ آپ کو بچانے کا جو احسان محمش نے مجھ پر کیا ہے اس کے لئے میں مرتے دم تک اس کا احسان مند رہوں گا مگر اس احسان کے لئے میں محمش کی آج کی حرکت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا جزاء،، اس نے میرے سب سے شریف بچے کو اتنی بری طرح مارا ہے،، وہ مجھ سے بھول نہیں رہا اس لئے ابھی مجھ سے محمش کے متعلق کچھ مت کہیں،، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے ہی نہیں تینوں بچوں سے بھی بہت محبت کرتا ہے،، اور بچوں نے کچھ ناکچھ تو ضرور ایسا کیا ہو گا جو وہ اتنا ہائپر ہو گیا مگر جزاء،، اس کا بچوں کو سزا دینے کا طریقہ کار بالکل غلط تھا، مجھے بھی بعض دفعہ ان کی شرارتوں پر غصہ آتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں انہیں مارنا شروع کر دوں،، ماما ڈیڈ نے انہیں بہت لاڈ پیار سے پالا ہے،، اور ڈیڈ کی تو ان تینوں میں جیسے جان بستی تھی،، ڈیڈ کو ماما سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ ہمیشہ انہیں اپنی پلکوں پر بیٹھا کر رکھتے تھے مگر جب ماما ان تینوں کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتی تھیں تو وہ ماما سے اتنے خفا ہوتے تھے کہ ان سے بات ہی نہیں کرتے تھے،، ڈیڈ جب زندہ تھے تو اکثر مجھ سے کہتے تھے کہ محشو جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں تو میرے بعد تم کچھ کرونا کرو مگر میرے تینوں "خرگوشوں" کا بہت دھیان رکھنا،، میں ان سے خفا ہو جاتا تھا کہ آپ بس ان تینوں سے پیار کرتے ہیں مجھ سے محمش اور محشف سے تو آپ کو کوئی لگاؤ نہیں ہے،، تو وہ کہتے تھے یار تم بڑے ہو مجھ سے اپنے حصے کا پیار سمیٹ چکے ہو مگر میرے یہ خرگوش ابھی چھوٹے ہیں اور پتہ نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ ان کے حصے میں میرا پیار بہت کم آئے گا،، ان کا میرا ساتھ بہت کم عرصے کا ہے اور ان کا کہا سچ ثابت ہوا جزاء،، یہ تینوں تیرہ سال کے تھے جب ڈیڈ اس دنیا سے چلے گئے،، ڈیڈ کے جانے سے ماما جیسے ٹوٹ گئی تھیں تب میں نے ماما سمیت ان چھوٹوں کو کیسے سنبھالا ہے یہ میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے،، خود ٹوٹنے کے عمل سے گزرتے

ہوئے میں نے ان سب کو کس طرح جوڑا ہے جزا یہ میرے دل سے پوچھیں،، میں نے ان تینوں کے ڈیڈ کی طرح ناز اٹھائیں ہیں،، ان کی فرمائشیں پوری کی ہیں تو ماما کی طرح انھیں اپنے پروں میں چھپا کر بھی رکھا ہے،، بہت محنت کی ہے میں نے ان کے لئے تاکہ انھیں کسی چیز کی کمی نہ ہو،، ان پانچوں کو میں نے اپنے بھائی نہیں اپنی اولاد سمجھا ہے،، یہ میرے لئے بہت امپورٹنٹ ہیں،، بڑے دونوں کی طرح اللہ ان کو بھی کسی قابل کر دے بس پھر میں اپنی ذمہ داری سے بری ہو جاؤں گا،، رہا آج کا مسئلہ،، تو وہ بھی میں سمجھ رہا ہوں مگر محمش کو یہ احساس دلانا بھی بہت ضروری ہے کہ اس کا بچوں کے ساتھ رویہ بالکل غلط تھا اور آگے وہ ایسی کوئی غلطی نہ کرے اس کے لئے اسے تھوڑا بہت سبق دینا بہت ضروری ہے،، بچے اگر شرارتیں کرتے ہیں تو بے شک انھیں سزا دے مگر اس طرح مار پیٹ کر کے نہیں،، اسی لئے جزا میری جان فکر مت کریں،، اتنی جلدی اپنے "انگریز" سے بدگمان مت ہو،، میں بہت جلد آپ کے محمش بھائی سے بات کروں گا،، مگر پہلے اسے تھوڑا سا لوں جیسے آپ مجھے ستاتی ہیں،، یاد ہے نا،؟؟؟ یا یاد دلاؤں،؟؟؟ "محشم شرارت سے جزا کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور اس کے سر سے سر ٹکراتے ہوئے اس نے جزا کا گال چوما تھا جبکہ اس کے "انگریز" بولنے پر جزا نجل سی ہو گئی تھی،،

"میں بھی آپ کو یاد دلاؤں کہ آپ ٹی وی توڑ چکے ہیں،، اور تینوں خرگوشوں کا فری ٹائم ٹی وی دیکھ کر ہی پاس ہوتا ہے،، اور میں بھی اس پر اپنے فیورٹ سیریلز دیکھتی ہوں،، اب نیا ٹی وی کب لائیں گے،؟؟؟ اور اندر سے اس مرحوم ٹی وی کے باقیات کون سمیٹے گا،؟؟؟" جزا نے خود کی چوری پکڑے جانے پر فوراً موضوع بدل دیا تھا اور تیکھے چتونوں سے محشم سے پوچھا تھا،،

"پرانا ہو گیا تھا اچھا ہوا ٹوٹ گیا،، اب نیا لگواؤں گا اور کل تک آجائے گا آپ کا ٹی وی،، آج مجھے بہت کام ہے،، اور ہاں وہ باقیات اپنے محشم بھائی سے ٹھکانے لگوائیں،، اس کی وجہ سے ٹوٹا ہے تو اتنا تو وہ کر ہی سکتا ہے،، مگر اسے پہلے اندر جا کر کچھ کھلا دیں ورنہ وہ رات تک یونہی غصے میں خود پر ظلم کرتا رہے گا،، بہت ضدی ہے،، پہلے ڈیڈ اسے سنبھالتے تھے اب صرف میری مانتا ہے،، اور خود بھی چل کر ناشتہ کر لیں یا بچوں کی طرح آپ کو بھی میں اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرواؤں،،؟؟؟" محشم شرارت سے بولتا ایک بار پھر جزا پر جھکا تھا،،

"بھائی چلیں یا ابھی آپ کو مزید ٹائم لگے گا،،؟؟؟" پیچھے دروازے سے جھانکتے ہوئے محمر کی مسکراتی ہوئی آواز سن کر محشم بجلی کی سی تیزی سے جزا سے دور ہوا تھا،، وہ اس اچانک حملے پر بری طرح سٹپٹا گیا تھا،،

"میں گاڑی اسٹارٹ کر رہا ہوں،، تینوں جلدی سے باہر آؤ،،" محشم نے پلٹ کر محمر کو گھور کر دیکھا تھا جو جلدی سے پلٹ کر اندر بھاگ گیا تھا،،

"یار بچے شرارتی تو واقعی بہت ہو گئے ہیں،،" نجل سے انداز میں سر کھجا کر بولتے ہوئے وہ جزا کو کھکھلا کر ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا،،

"چلیں آپ اندر جائیں اور ناشتہ کر لیں مجھے ابھی جانا نہیں ہوتا تو میں آپ کو خود اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرواتا،،" جزا کو کھکھلاتے دیکھ کر وہ خود بھی مسکرا دیا تھا اور پھر شرارتی انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے جلدی سے دوبارہ سے جھک کر جزا کا گال چوم لیا تھا،، پھر تیز قدموں سے صحن سے ہی باہر پور ٹیکو کی طرف بڑھ گیا تھا،، جبکہ جزا بھی جاتے ہوئے محشم کی پشت کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرا دی تھی پھر سر جھٹک کر اندر گھر کی طرف چلی گئی تھی کیونکہ اب بھوک سے



اس کے پیٹ میں چوہے ڈانس کرنے لگے تھے ساتھ ہی اسے ضدی سے محمش بھائی کو بھی زور زبردستی سے ایموشنلی بلیک میل کر کے ناشتہ کروانا تھا، اور اس کے بعد ٹی وی کی لاش کو ٹھکانے لگوانا تھا،،

صبح ناشتے کی ٹرے لے کر وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا سامنے ہی زارا بیڈ پر بیٹھی جیسے اسی کی منتظر تھی،، اسے بیڈ کے پاس آتے دیکھ کر وہ لپک کر یوسف کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی،،

"یوسف،، وہ تمہاری ماں گئیں رات کو انہوں نے مجھے مارا تھا،، کیا تمہاری ماں بھی مجھ سے نفرت کرتی ہیں،،؟؟؟ دیکھو تمہاری ماں اگر مجھے پسند نہیں کرتیں تو تم دوسری شادی کر لو ان کی پسند کی لڑکی سے مگر ان سے کہنا مجھے ماریں نہیں،،، مجھے مار سے ڈر لگتا ہے یوسف،، وہاں میری پھپھو جو تھیں ناں وہ مجھے مارتی نہیں مگر مجھے بہت بری طرح دیکھتی تھیں مجھے ان کے دیکھنے سے ڈر لگتا تھا،، وہ،، وہ نور کو میرے پاس آنے نہیں دیتی تھیں،، پھپھا جان مجھے دیکھ کر منہ پھیر لیا کرتے تھے،، وہ سب مجھے برا سمجھتے ہیں،، اب تمہارے گھر والے بھی مجھے برا سمجھیں رہے ہیں نا یوسف،،؟؟؟ تمہیں پتہ ہے مجھے یہی سب سوچ کر نیند نہیں آتی آدھی آدھی رات تک میں جاگتی ہوں،، پھر بڑی مشکلوں بعد جب نیند آتی ہے اور میں سونے لگتی ہوں تو مجھے سونے سے بھی ڈر لگتا ہے کیونکہ جب میں سوتی ہوں تو مجھے ان چاروں لوگوں کے چہرے خوابوں میں آکر ڈراتے ہیں،، جاگتی ہوں تو مجھے لوگوں کی باتوں سے ڈر لگتا ہے،، رات کو مجھے تمہاری ماں سے بھی ڈر لگا تھا کہ وہ آکر مجھے ماریں گی اور گھر سے بھی نکال دیں گی پھر میں کہاں جاؤں گی،،؟؟؟ یہاں تو میں کسی کو جانتی بھی نہیں پھپھو کے سوا،، اور پھپھو مجھے اپنے گھر میں نہیں گھسنے دیں گی اب،، بس اسی ڈر سے مجھے

پوری رات نیند نہیں آئی مجھے ے ے، مجھے ے ے، ڈر لگتا ہے، مجھے بہت ڈر لگتا ہے، مجھے سب سے ڈر لگتا ہے، اور اب تو مجھے جینے سے ڈر لگنے لگا ہے یوسف، میں، میں اتنی بری ہوں کہ سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں، تم بھی مجھ سے نفرت کرنے لگو گے چھوڑ جاؤ گے، مگر میں تمہیں اس سے پہلے ہی کہہ رہی ہوں تم اپنی ماں کے پاس جاؤ اور کسی "پاک" لڑکی سے شادی کر لو، جاؤ یوسف جاؤ، وہ یوسف کی شرٹ کا کالر پکڑے دیوانوں کی طرح اسے جھنجھوڑ کر بولتی جا رہی تھی اور اس کے سامنے کھڑا یوسف اسے شدید دکھ و کرب سے دیکھ رہا تھا، تبھی اس نے اپنے ہاتھ میں تھامی ٹرے ہاتھ آگے بڑھا کر بیڈ پر رکھی اور زارا کا سر کے اطراف دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے جھک کر نہایت پیار اور نرمی کے ساتھ اس کی پیشانی چومی تھی، تبھی وہ بدک کر اس سے دور ہوئی تھی،

یوسف ف ف، دو، دو، دور، دور، دور، دور رہو مجھ سے، میں نے کہا تھا نا دور رہو، "وہ زور زور سے دونوں ہاتھوں سے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے بولی تھی جبکہ یوسف اس کو اپنی پیشانی رگڑتے اور ایک بار پھر خود سے ڈرتے دیکھ کر بے اختیار خود کو کوسنے لگا تھا، "اوکے اوکے، ریلیکس، زارا، زارا، میری جان، ریلیکس ہو جائیں، اچھا ٹھیک ہے لیں میں دور ہو گیا، اب نہیں آؤں گا آپ کے پاس، لیکن آپ یہاں بیٹھیں، میرے سامنے اور میری آنکھوں میں دیکھ کر کہیں کیا آپ کو لگتا ہے کہ یوسف آپ کو چھوڑ سکتا ہے،؟؟؟ آپ سے نفرت کر سکتا ہے،؟؟؟" وہ اسے نرمی سے تھامتا ہوا اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھانے لگا تھا، جبکہ وہ اس سے اپنا ہاتھ چھاتے ہوئے بے چینی سے انگلیاں مروڑتی بیٹھ تو گئی تھی مگر ڈر ہنوز اپنی جگہ قائم تھا، تبھی وہ یوسف کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی،

"زارا،، میری زندگی،، پلیززز ادھر دیکھیں میری طرف،، میری جان بس ایک بار،، ایک بار مجھے دیکھیں،،" یوسف کے التجائیہ لہجے پر اس نے ذرا کی ذرا نظریں اٹھا کر اس کی چاکلیٹ براؤن آنکھوں میں دیکھا تھا،،

"زارا،، آپ مجھے کسی "پاک" لڑکی کے پاس جانے کی صلاح کیسے دے سکتی ہیں،،؟؟؟ کیا آپ کو نہیں پتہ کہ مجھ جیسا شخص متعدد بار "زنا" کا مرتکب ہو چکا ہے،، پھر آپ مجھے کیسے اعلیٰ و ارفع سمجھنے کی بھول کر رہی ہیں،،؟؟؟ میں اپنی "اوقات" جانتا ہوں میری زندگی،،، اور خود کی حیثیت جانتے ہوئے بھی میں نے اللہ سے بس ایک ہی دعا مانگی تھی اور میری وہ دعا "آپ" ہیں،، سوائے آپ کے یوسف نے اپنے اللہ سے مزید کچھ بھی نہیں مانگا،، اور دیکھیں تو سہی اس رب کی عطا میں قربان جاؤں اپنے اللہ کے جس نے مجھے میری اوقات سے بڑھ کر نوازا ہے اور مجھے آپ کو عطا کر دیا، کیا مجھ سے بڑا خوش نصیب اس دنیا میں اور کوئی ہوگا،،؟؟؟ جسے لاکھوں گناہ کرنے کے بعد بھی اس طرح نوازا گیا ہو،،؟؟؟ آپ خود کو "پاک" سمجھیں نا سمجھیں مگر میرے لئے آپ "مقدس و محترم" ہیں اور مرتے دم تک رہیں گی،، کیونکہ وہ آپ ہی ہیں جس نے ایک عیسائی مبلغ کے بھٹکے ہوئے بیٹے رائن اینڈرسن کو یوسف سے ملایا،، مجھے میرے گناہوں کا احساس دلایا،، مجھے راہ حق پر لانے کا "ذریعہ" آپ بنیں ہیں زارا،، میرے پھپھا جان کہتے ہیں کہ خوش نصیب ہوتی ہے وہ عورت جس کو اس کا محبوب اپنے رب سے سجدوں میں گڑگڑا کر مانگتا ہے اور پھر اگر وہ محبوب اس کا شوہر بن جائے تو زندگی بھر اپنی "محبت" کی قدر کرتا ہے کیونکہ وہ اسے ایک کڑی ریاضت کے بعد ملتی ہے،، کیا آپ جانتی ہیں کہ میں نے آپ کو اپنی ہر فرض و نفلی نماز کے سجدوں میں اس رب کے آگے گڑگڑا کر مانگا ہے،، پھر آپ کیسے مجھے کیسے کہہ سکتی ہیں کہ میں کسی اور سے شادی کر لوں،،؟؟؟



میں کسی اور کا نہیں ہو سکتا،، کیونکہ میں آپ کا ہوں،، آپ میرے وجود کا کھویا ہوا حصہ ہیں،، آپ سے دور ہوا تو مر جاؤں گا،، " وہ اپنی خوبصورت آنکھوں میں نرمی و محبت کا ملا جلا تاثر لئے دھیرے دھیرے بولتا جا رہا تھا،، جبکہ زارا یک ٹک اس کی طرف دیکھ رہی تھی اب وہ اپنا ڈر، غصہ اور احتجاج بھول کر بس یوسف کو سن رہی تھی،، اس کے لفظوں کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی،، مگر اب وہ زارا کی آنکھوں سے نظریں چراتا سر جھٹک کر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا کہ اس کا دھڑکتا مچلتا دل زارا کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے ایمان ہوا جا رہا تھا،، تبھی اس نے پاس رکھی ناشتے کی ٹرے سے بریڈ اٹھا کر اس پر بٹر لگایا تھا اور سلائس زارا کے سامنے کیا تھا اور گم صم بیٹھی زارا نے چونک کر یوسف کے ہاتھ میں موجود سلائس کو دیکھا تھا اور اس کا ذرا سا کونہ کترتے ہوئے دوبارہ یوسف کو دیکھنے لگی تھی،، یوسف اس کا انہماک دیکھ کر زیر لب مسکراتے ہوئے اب دوبارہ بولنے لگا تھا،،

"کیا یہ میرے ساتھ زیادتی کی انتہا نہیں ہے زارا کہ دوسرے غیر لوگوں کی نفرت آپ کے لئے اتنی اہم ہے کہ وہ آپ کو ڈرانے کا باعث بن رہی ہے،، آپ کو برا سمجھنے والے لوگ آپ کے لئے اتنی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان برے رویئے آپ کو خوابوں میں آکر ڈراتے ہیں آپ کی نیندیں اڑا دیتے ہیں،، مگر میں جو آپ کا سب سے زیادہ اپنا ہوں،، جس نے آپ کو ٹوٹ کر چاہا ہے،، اس کی شدید محبت کو آپ دیکھنا بھی نہیں چاہتیں محبتوں کا وہ جہاں جسے میں نے صرف آپ کے لئے سجایا ہے اس میں آپ گم ہونا ہی نہیں چاہتیں،، میری شدید محبت آپ کے لئے ایسا مضبوط حصار ثابت ہوگی جس میں قید ہو کر آپ کو سارے ڈر بھول جائیں گے،، مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھیں زارا،، میں آپ کو اتنا چاہوں گا کہ میری شدتوں کے آگے آپ کو کچھ اور دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی،، میری اس

محبت کو دیکھیں جسے اللہ نے میرے دل میں ڈال کر مجھے آپ تک پہنچایا تاکہ جو کچھ وہ آپ سے چھین چکا ہے بدلے میں اس سے زیادہ آپ کو عطا کرے،، سچی محبت سے بڑی عطا اس دنیا میں اور کیا ہوگی زارا،،؟؟؟ پھپھا جان کہتے ہیں اس دنیا کی تخلیق جزبہ محبت کی بنیاد پر کی گئی ہے،، اسی لئے محبت سے پیارا اس دنیا میں اور کچھ نہیں ہے،، ایک بار میری محبت کی پناہوں میں آجائیں،، میں آپ کے سارے ڈر دور کر دوں گا، آپ کو سونے سے ڈر لگتا ہے،، میں ہر روز رات کو آپ کا سر اپنے سینے پر رکھ کر آپ کو اپنے حصار میں لے کر سلاؤنگا تاکہ کوئی بھی ڈر آپ تک پہنچنے سے پہلے میرا سامنا کرے،، مجھ پر ایک بار بھروسہ کر کے دیکھیں زارا،، میں آپ کو اپنے آپ سے محبت کرنا سکھا دوں گا،، یوسف کی محبت میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے آگے کسی غیر کی نفرت اور دنیا کا بھی ڈر زیادہ ٹک پائے گا،، بس ایک بار مجھ پر یقین کر لیں،،، "یوسف نے باتوں کے دوران اسے ناشتہ بھی کروا دیا تھا اور آخر میں اس کے ایک ہاتھ میں دودھ کا گلاس دے کر اسکا دوسرا ہاتھ تھام لیا تھا،، اب وہ بغور زارا کی براؤن آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو اب بھی اسے دیکھتی جا رہی تھی،، "یوسف کیا تم سے محبت کر کے مجھے کسی سے بھی ڈر نہیں لگے گا،،؟؟؟" زارا نے اتنی دیر بعد پوچھا بھی تو کیا،،؟؟؟ اس کے اس معصومیت بھرے انداز پر اور اس کا سوال سن کر یوسف ہولے سے مسکرایا تھا اور اس نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا مگر تبھی یوسف کا فون بجنے لگا تھا،، اس نے سخت بدمزہ ہوتے ہوئے اپنی جینز کی پاکٹ سے فون نکالا تھا مگر اسکرین پر بلنک ہوتے نمبر کو دیکھتے ہی وہ چونک گیا تھا اور زارا کے سامنے سے چپ چاپ اٹھ کر باہر آگیا تھا،،

"ہاں شارلٹ بولو،،" یوسف نے گردن موڑ کر زارا کے روم کی طرف دیکھا تھا اور دھیمی آواز میں بولا تھا،،

"تمہارا کام ہو گیا رائن،، میں نے ان بندوں کو پکڑ لیا ہے اور اس پرانی فیکٹری کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی مجھے مل گئی ہے جہاں وہ چاروں اس ایشین لڑکی کو لے کر گئے تھے،، تم آج ہی مجھے ملو،، مگر میری ڈیل تمہیں یاد ہے نا،،؟؟؟" شارلٹ نے پوچھا تھا،،

"ہاں مجھے یاد ہے شارلٹ،، تم مجھے وہ بندے اور سی سی ٹی وی فوٹیج دو،، باقی جو تم مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا،،" یوسف نے کہا تھا،،

"اوکے،، پھر میں تمہیں ایڈریس میسج کر رہا ہوں،، تم مجھے آج شام تک اس جگہ پر ملو،،" شارلٹ نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور یوسف نے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ دانت پیسے تھے کہ آج اسے اپنی زارا کے مجرم ملنے والے تھے،، تبھی اس کے فون کی میسج ٹون بجی تھی،، شارلٹ نے ایڈریس سینڈ کر دیا تھا،، یوسف وہ ایڈریس پڑھ ہی رہا تھا کہ تبھی اندر سے زارا کی زوردار چیخ کی آواز پر وہ گھبرا کر جلدی سے اندر بھاگا تھا،،

اندر پہنچتے ہی سامنے کا منظر دیکھ کر یوسف واقعی حیران رہ گیا تھا،، اس کی ماما دروازے سے ذرا دور کھڑی خاموشی سے زارا کو دیکھ رہی تھیں،، جو بیڈ کے سرہانے سے تقریباً چپکی ہوئی انھیں سہمی نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر تبھی اس کی نظر دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے یوسف پر پڑی تو وہ دوڑ کر یوسف کے گلے جا لگی تھی،،

"یوسف تمہاری ماں مجھے پھر سے مارنے آئی ہیں،، پلیز مجھے بچا لو،، مجھے بابا کے پاس چھوڑ آؤ،، میں یہاں نہیں رہوں گی،، پلیز مجھے یہاں سے لے چلو،،" زارا نے تقریباً یوسف کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے سہمی سی آواز میں کہا تھا جبکہ یوسف اس کی اس قدر قربت پر سرشار ہو گیا تھا،، اس نے زارا



کے گرد بانہوں کا حصار باندھتے ہوئے واقعی اسے اپنی پناہوں میں سمیٹ لیا تھا جیسے اسے واقعی دنیا کی تمام مصیبتوں سے بچانا چاہتا ہو،،

"زارا میری جان،،، ڈریں مت،،، میں آپ کو لے چلوں گا آپ کے بابا کے پاس وہ پھپھا جان کے گھر پر ہیں،،، جہاں کل ہمارا نکاح ہوا تھا،،، ہم ابھی ان سے ملنے چلیں گے،،، پھر آپ سارا دن وہیں رہیں گی اوکے،،، ڈریں مت ادھر دیکھیں،،، مئی آپ سے ملنے آئی ہیں،،، وہ آپ کو میرے سامنے کچھ نہیں کہیں گی،،، انھیں کل اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اسی لئے وہ آپ سے سوری کہنے آئی ہیں،،، بس آپ کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھیں،،، ادھر دیکھیں میری طرف،،، زارا سویٹ ہارٹ پلیزز دیکھیں میری طرف مئی آپ کو مارنے نہیں آئیں،،، " وہ زارا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس سے دھیرے دھیرے کہہ رہا تھا،،، وہ اسے بالکل چھوٹے بچوں کی طرح ہینڈل کر رہا تھا،،، جبکہ اس کی ماں اپنے اکڑو اور ضدی سے بیٹے کی تھل مزاجی کو بغور دیکھ رہی تھیں،،، یہ ان کا بیٹا رائن تو نہیں تھا،،، جو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا تھا،،، یہ تو واقعی زارا کا یوسف تھا،،، یکسر بدلا ہوا اور بلا کا تھل مزاج،،،

"چلیں میں آپ کو دوستی کرواتا ہوں مئی کے ساتھ،،، چلیں آئیں میرے ساتھ،،، " یوسف خود کے ساتھ لگی زارا کو ساتھ لئے اپنی ماں کے سامنے جا کھڑا ہوا اور انھیں بولنے کا اشارہ کیا تھا،،، زارا نے اب تک اس کے سینے میں منہ چھپایا ہوا تھا،،،

"ہیلو سویٹ گرل،،، مجھے معاف کرنا کہ میں نے رات کو تمہیں تھپڑ مارا اور برا بھلا کہا،،، تم میرے بیٹے کہ بیوی ہو،،، وہ تم سے پیار کرتا ہے میرے لئے اتنا کافی ہے،،، اب تم مجھ سے ڈرنا بند کرو،،، میں تمہیں ماروونگی نہیں ادھر آؤ،،، مجھے بھی اپنے "ہبی" کی طرح ہگ کرو،،، ادھر آؤ کم آن،،، "

یوسف کے گلے لگی زارا نے یہ سویٹ نرم سی آواز سنی اور ڈرتے ڈرتے سر اٹھا کر یوسف کی ماں کو دیکھا تھا،،

"میرا نام کر سٹین ہے،، تمہارا نام کیا ہے،،؟؟؟" یوسف کی ماں نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ زارا کی طرف بڑھایا تھا،، زارا نے سر اٹھاتے ہوئے ایک نظر یوسف کو دیکھا تھا اور اس نے آنکھوں سے زارا کو اپنی ماں کے پاس جانے کا اشارہ کیا تھا،،

"میرا نام زارا ابراہیم ہے،،" زارا نے جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ یوسف کی ماں کی طرف بڑھایا تھا،، مگر انھوں نے زارا کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنے گلے سے لگا لیا تھا،، "تم اچھی لڑکی ہو،، اب میں چاہتے ہوئے بھی تم سے نفرت کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی ہو کیونکہ تمہاری ذات سے میرے بیٹے کی خوشیاں جڑی ہوئی ہیں،، تم پہلی لڑکی ہو جسے میرے رائے نے اتنا چاہا کہ تمہاری خاطر اپنی پہچان کو بھی بدل ڈالا،، تم میرے رائے کا عشق ہو،، اس کی زندگی ہو تبھی تو وہ تمہیں اپنی "جان" کہتا ہے،،" یوسف کی ماں نے زارا کی پیشانی چومتے ہوئے کہا اور زارا نے حیرت سے انھیں دیکھتے ہوئے پلٹ کر یوسف کو دیکھا جو دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے زارا اور اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا،،

"آپ مجھے اب نہیں ماریں گی،،؟؟؟ آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتیں،،؟؟؟" زارا نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے ان سے پوچھا تھا اور یوسف کی ماں نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر اس کی پیشانی چومی تھی،،

"تھینک یو سو مچ آنٹی،، یوسف تمہاری می بہت اچھی ہیں،، یہ مجھے یہاں سے نہیں نکالیں گی،، اب تم میرے بابا کو بھی یہیں بلا لو،، بلکہ سب کو یہیں بلا لو میں سب کے لئے کھانا بناؤں گی،،" زارا

نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا تھا اور یوسف اپنی زارا کو خوش دیکھ کر خود بھی خوش ہو گیا تھا تبھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنا فون نکال کر زارا کے بابا کا نمبر لگایا تھا ساتھ ہی اسے ابھی پھپھو کو بھی یہاں بلا کر ممی سے ملوا کر انھیں سرپرائز دینا تھا کیونکہ اس نے ابھی تک ممی کو پھپھو کے بارے میں نہیں بتایا تھا،،، تبھی وہ اپنی ممی اور پھپھو کو اچانک سے سرپرائز دینا چاہتا تھا اور یہ بات تو وہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ "سلووینیا اور کرسٹین" کسی زمانے میں دو جسم اور ایک جان ہوا کرتی تھیں،،

"پری ی ی ی ی ی ی،،،" شرافت سے میرا فون واپس رکھ دو ورنہ میں تمہارا حشر کر دوں گی،،، "منہ پر ماسک لگائے بیٹھی جزا نے چیخ کر کہا تھا،،، وہ لوگ محمش کے ساتھ ابھی کچھ دیر پہلے ہی پارلر آئی تھیں اور دو بیوٹیشینز ابتدائی فیشلز وغیرہ دینے کے بعد جزا کو ایک گاڑھا سا ماسک لگا کر خود کچھ دیر کو باہر گئی تھیں اور تبھی سے پری اس کے فون میں گھسی چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی،،،

"خاموش گستاخ لڑکی،،، منہ سیٹے بیٹھی رہو،،، میں ذرا تمہارے فون سے "دوسرے انگریز" کا نمبر لے رہی ہوں،،،" پری نے اطمینان سے جواب دیا،،،

"کیوں،،،؟؟؟ خبردار جو کوئی چھپھوری حرکت کی تو تمہارے سر پر دس جوتے ماروں گی،،، محمش بھائی ویسے ہی بہت پریشان ہیں اور اگر تم نے انھیں مزید ستایا ناں تو تمہاری شادی سے پہلے تمہیں گنجانا کر دیا تو میرا نام جزا محشم ابراہیم نہیں،،،" جزا نے بھڑک کر کہا تھا،،،

"یہی،،، یہی،،، یہی تو وہ نقطے ہیں جن سے دل دکھتے ہیں،،،" پری نے دلگیر لہجے میں کہا تھا،،،



"کون سے نقطے،؟؟؟" آنکھوں سے کھیرے کے قتلے ہٹا کر جزا نے حیرت سے پوری آنکھیں کھول کر پری کو دیکھا تھا،، جو اچانک بھڑک کر کھڑی ہو گئی تھی اور منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے جزا کی نقل کی تھی،،

"جزا محشم ابراہیم،،،، خود کتنے دھڑلے سے جزا ولید عالم فاروقی سے جزا محشم ابراہیم بن کر بیٹھ گئی ہو اور میں،،،؟؟؟ میرا کیا،،،؟؟؟ میرے لئے کچھ سوچا،،،؟؟؟ میں پری ابرار شاہ مطلب پریشے ابرار شاہ سے پریشے محشم ابراہیم کب بنوں گی،،،؟؟؟" پری احتجاجاً چینخی تھی،،،

"چپ کر جا جنگلی عورت،،، یہ پارلر ہے پاگل خانہ نہیں،،، ابھی بیوٹیشنز آگئیں تو دونوں کو نکال باہر کر دیں گی،،،" جزا نے پری کو گھور کر دیکھا تھا،،،

"ہنہہہ،،، کس میں اتنی ہمت ہے جو اے ایس پی کی بیوی کو یہاں سے نکال باہر کرے،،،" پری نے فخر سے گردن اکڑاتے ہوئے کہا تھا اور واقعی یہ بات سچ بھی تھی کیونکہ جزا کو پارلر کے ایک اسپیشل الگ روم میں یہاں کی دو ماہر بیوٹیشنز کے ہاتھوں میں سوئپ دیا گیا تھا،،،،

"ہنہہہ،،، عہدہ میرے شوہر کا ہے،، تم کس خوشی میں اکڑ رہی ہو،،،؟؟؟" جزا نے پری کو شرم دلائی تھی،،

"تمہارے شوہر میرے بہنوئی اور ہونے والے جیٹھ بھی ہوتے ہیں،،، بس جزا،،، مجھے کچھ نہیں پتہ مجھے بھی جلد سے جلد "پریشے محشم ابراہیم" بنواؤ،،، میں کچھ نہیں جانتی،،،" پری نے ضدی لہجے میں پھر سے وہی موضوع شروع کر دیا تھا،،،

"اففففف،،،، یہ حسرتیں،،، اپنا بی سی ایس تو مکمل کر لو محترمہ،،، میں اکثر حیران ہوتی ہوں،،، پتہ نہیں ننھی منی عمر میں کیسے لڑکیوں کو شادی کا کیا شوق چڑھ آتا ہے،،، پہلے کچھ بن تو جاؤ،،، کریئر بنا

لو،، مگر ناں جی،، یہ سب نہیں کرنا،، زمین سے پوری طرح اگی بھی نہیں ہوتیں اور بس شادی کروا دو،، پھر چاہے شادی کر کے "کک" اور "ماسی" ہی کیوں نا بننا پڑے،، "جزا نے پری کو لتاڑ کر رکھ دیا تھا،،"

"او ہیلوووو،، سلامیت کی لیکچرار،، بڑے لیکچر دینے آرہے ہیں،، مگر مجھے "گیان" دینے سے پہلے گردن ڈاؤن کرو اور اپنی اس خوبصورت "کرتی" کے گریبان میں جھانک دیکھو،، مجھے شرم دلانے سے پہلے یاد کرو،، جب تم ایک "ننھی دلہن" بنی تھیں،، چوسنی چوسنے کی عمر میں تم نے اپنے ان ننھے ہاتھوں میں "سہاگ کی مہندی" لگائی تھی،، خود محترمہ پانچ سال کی عمر میں ہی شادی کر کے "انگریز" کو ہتھیا کر بیٹھ گئی،، خود تو اپنے لئے چن کر "پیس" ڈھونڈا تھا اور بچپن میں ہی اس پر قبضہ بھی کر لیا اور میری باری میں مجھے پڑھائی،، کریڑ یاد دلا رہی ہو،، مگر مجھے شرم دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ میں خاصی "بے شرم" واقع ہوئی ہوں،، مجھے نا شرم آئے گی اور نا ہی میں تمہارے لیکچر سن کر اتنی آسانی سے چپ ہو کر بیٹھوں گی مجھے اس "دوسرے انگریز" کو اپنے لئے جلد سے جلد "بک" کروانا ہے ورنہ کوئی اور اسے لے اڑی تو میں کیا کرونگی،،؟؟؟" پری نے بولتے ہوئے تمللا کر جزا کی پیٹھ پر ایک گھونسا جڑ دیا تھا،،

"شوق سے نہیں بنی تھی "ننھی دلہن" اماں ابا نے بنوایا تھا،، نا ہی میں نے اس "انگریز پیس" پر جان بوجھ کر قبضہ کیا تھا سمجھی "شیطان پری" میرے اختیار میں ہوتا تو میں پڑھائی کے بعد ہی شادی کرتی کیونکہ میں خود خاصی "حقیقت پسند" لڑکی ہوں،، خوابوں کی دنیا میں نہیں رہتی،، نا تمہاری طرح شادی کی "شوقین" ہوں،، میں تو جب تک کچھ بن نہیں جاتی کبھی شادی نہیں کرتی اور تم تو ایسے اتاؤلی ہو رہی ہو جیسے محمش بھائی کل ہی کسی لڑکی کے ساتھ نکاح پڑھوانے والے ہیں،، اتنا ہی

انھیں "بک" کرنے کا شوق ہو رہا ہے تو بکواس کرنے کی کیا ضرورت تھی ان کے سامنے گاڑی میں کہ میرا رشتہ آیا ہوا ہے،، پولیس آفیسر میرا آئیڈیل ہیں،، مجھے تو وہ لڑکا بے حد پسند آیا ہے،، اتنا گڈ لکنگ ہے،، اتنا اسمارٹ ہے،،" جزا دوبارہ آنکھوں پر رکھے کھیرے پھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور پری کے اسٹائل میں منہ بنا کر بولتی ہوئی جیسے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئی تھی،،

"ہاں تو مجھے کونسے خواب آرہے تھے کہ اس "دوسرے انگریز" کا تمہارے والے "انگریز" سے "پھڈا" ہو چکا ہے،، صبح اپنے میاں کی "دیوانی چڑیل" کے قصے سنانے کا تمہارے پاس پورا وقت تھا مگر تمہارے میاں نے "میرے انگریز" پر کتنے سارے سارے ظلموں کے پہاڑ توڑے ہیں یہ نہیں پھوٹا،، اور "حقیقت پسند لڑکی" تم نا ایک کام کرو،، تم اپنا "خواب نگر" چھوڑ دو اور اپنا کریئر بنانے نکل پڑو،، اپنے "انگریز" کو یہاں "ضرورت مندوں" کے لئے "تبرک" کے طور پر چھوڑ جاؤ،، کریئر بناؤ،، پھر بعد میں "چڑیلیں" ان پر عاشق ہو یا "جنات زادیاں" تمہارے پیٹ میں درد نہیں ہونا چاہیے،،" پری اور ہار جائے ایسا ناممکنات میں سے تھا،، اب بھی اس نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا اور ایسا تاک کر وار کیا تھا کہ جزا ٹرپ اٹھی تھی،، محشم سے دور ہونے کا تصور ہی اس کے لئے سوہان روح تھا،،

"تمہارے منہ میں خاک "شیطان پری" کیسے منہ بھر کر میرے محشم پر "جن زادیوں" کو عاشق کروا رہی ہو،، میں تو بدلے میں تم سے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ تمہارے "دوسرے انگریز" کے ساتھ ایسا ہو کہ وہ بھی میرا ہی بھائی ہے،، خود بنا کسی تعلق کے میرے بے چارے دیور پر قبضہ جمانے کے چکر میں ہو،، اور میں اپنا شوہر "تبرک" کی طرح چھوڑ جاؤں،، ستیاناس ہو مجھے یہ مشورے دینے والوں کا،، اب کرواتی ہوں تیری شادی میں محشم بھائی سے رک جا،،" جزا نے پری کی باتوں پر



دہل کر اپنا دل تھام لیا تھا،، اور اب وہ چیخ چیخ کر پری کو صلواتیں سنارہی تھی ساتھ ہی اس نے سامنے ڈریسنگ پر پڑا ہیر برش کھینچ کر پری کا نشانہ لیا تھا،، تبھی بیوٹیشنز بھی ان کی تیز آوازیں سن کر اندر روم میں چلی آئی تھیں،،

"ارے رے،، یہ کیا کر رہی ہیں میم آپ،،؟؟؟ یہ ماسک لگا کر بات چیت بالکل نہیں کرتے ہیں اور آپ لوگ یہ چیننا چلانا کر رہی ہیں،، پلیز آپ چپ ہو جائیں اور سکون سے یہاں بیٹھیں،،"

ایک بیوٹیشن نے فوراً جزا کو خاموش کروا کر چیئر پر واپس بیٹھایا تھا، تب جا کر جزا ٹھنڈی پڑی تھی،، دونوں بیوٹیشنز اسے گھیر کر کھڑی ہو گئی تھیں،، اور "شیطان پری" اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے دوبارہ سے اس کا فون لے کر بیٹھ گئی تھی اور برات کے فوٹو دیکھنے لگی تھی،، دولہا دلہن سے زیادہ اس کا دھیان گروپ فوٹوز میں موجود محمش پر تھا،، یہ سب پکس محمر نے کل اپنے فون سے لی تھیں اور جزا کو واٹس ایپ کر دی تھیں،، پری نے ایک کے بعد ایک ساری پکس خود کو سینڈ کی تھیں اور پھر سے محمش کے متعلق سوچنے لگی،،

در اصل اپنی عجلت پسند عادت کے ہاتھوں مجبور ہو کر پری دن کو ایک بجے ہی ذی العید کے ساتھ "خواب نگر" چلی آئی تھی،، ذی العید اسے ڈراپ کر کے خود باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا،، جزا اسی وقت سونے لیٹی تھی،، وہ اس وقت گھر پر اکیلی تھی سب اپنے اپنے کاموں سے باہر نکلے ہوئے تھے،، تبھی محشم نے اسے کال کر کے ہدایت دی تھی کہ وہ گھر کو اچھی طرح لاک کر کے کچھ دیر سو جائے تاکہ پارلر جانے تک وہ تھوڑی فریش ہو جائے اسی لئے جزا نے بھی محشم کی ہدایت پر فوری عمل کیا تھا اور نماز پڑھ کر کچھ دیر سکون سے سونے لیٹی ہی تھی کہ اس کی نیند پر پری نے اچانک دھاوا بول دیا تھا،، مسلسل دروازے پر ہوتی دستکوں نے جزا کی نیند کو درہم برہم کر ڈالا تھا اور وہ

سخت غصے سے ناک پھلاتی ہوتی دروازہ کھولنے باکر گئی تھی،،، اور پھر گیٹ کے باہر دو گھنٹے پہلے ہی اپنے سامنے کھڑی پری کو دیکھ کر جزا سخت بھنا اٹھی تھی،،، مگر "شیطان پری" پر اپنے سامنے کھڑی جزا کے تاثرات کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا،،، وہ بنا جزا کے سوچے ہوئے منہ کی فکر کئے اندر گھسی چلی آئی تھی،،، اور اندر آتے ہی اس نے بھوک بھوک کا شور مچا کر جزا کو بوکھلا ڈالا تھا،،، پھر جزا نے اپنے مہندی والے ہاتھوں سے ناصرف اس "شیطان پری" کو لپچ کر وایا تھا بلکہ چائے بھی بنا کر پلائی تھی جبکہ اس ڈھیٹ پری نے جزا کی مہندی ہلکی ہونے کی دہائیوں پر بھی کان نہیں دھرے تھے اور تو اور اس نے ناصرف جزا کے ہاتھ سے کھانا اور چائے بنوا کر پی بلکہ سنے ہوئے برتن بھی دھونے کی زحمت نہیں کی تھی،،، سب برتن بھی اس نے جزا سے ہی دھلوائے تھے،،، پھر جلتے کلتے جزا نے برتن دھوئے اور محشم کو کال کر کے اپنے پارلر جانے کی اطلاع دی تھی اس کے بعد اس نے محشم کو کال کر کے گھر بلایا تھا تاکہ وہ انھیں پارلر چھوڑ آئے،،، اپنے تیاری کے سامان کے ساتھ پری اس کے بھی سارے کپڑے اور جیولری ضیاء انکل کے گھر سے لے آئی تھی،،، پھر وہ دونوں اپنا سامان لے کر اپارٹمنٹ سے ایک گھنٹے پہلے ہی پارلر آدھمکی تھیں،،، یہاں ان کی اپارٹمنٹ زرینہ آنٹی نے فکس کی ہوئی تھی،،، آج پارلر کے پورے اسٹاف کو معلوم تھا کہ ان کے یہاں اے ایس پی کی دلہن تیار ہونے آرہی تھی تبھی ان کے جلد پہنچنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا گیا بلکہ الٹا یہاں انھیں اسپیشل پروٹوکول دیا جا رہا تھا،،،

پری کے ڈرامے یہاں پارلر میں ہی شروع نہیں تھے بلکہ یہاں آتے ہوئے راستے سے ہی وہ جزا کا دل جلاتی آئی تھی،،، پری نے گاڑی میں جان بوجھ کر اپنے لئے آئے رشتے کا ذکر بھی محشم کے سامنے ہی چھیڑ دیا تھا اور خود بالکل انجان بنی بڑی معصومیت سے جزا کو ساری تفصیل بتاتی جا رہی

تھی،، ساتھ ہی کنکھیوں سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے مممش کی اپنی طرف اٹھتی سرخ آنکھوں کے تاثرات بھی بیک ویو مرر سے دیکھتی جا رہی تھی،، جو سختی سے دونوں لبوں کو باہم بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا مگر اس کی بار بار اپنی طرف اٹھتی سرخ نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ برداشت کی آخری حدوں پر پہنچا ہوا تھا،، اس کی آنکھوں میں موجود تاثر پری کو خاصہ محظوظ کر رہا تھا تبھی وہ مزے کے ساتھ جزا کو اپنے ہونے والے منگیتر کی خوبصورتی وجاہت اور اس کے اندر موجود اضافی خوبیوں کے وہ قصے بھی جزا کو بڑھا چڑھا کر بتا رہی تھی جو عام انسان میں تقریباً ناپید ہوتی ہیں،، ساتھ ہی وہ بار بار یہ بھی جتاتی جا رہی تھی کہ ہمیشہ سے ایک پولیس آفیسر ہی اس کا "آئیڈیل" رہا تھا،، تبھی اپنے لئے آنے والا یہ رشتہ اس کے دل کو خاصہ بھا چکا تھا اور اب کچھ ہی دن میں اس کے امی بابا لڑکے والوں کو ہاں کہنے والے تھے،، جزا بھی بیک ویو مرر سے ڈرائیونگ کرتے مممش کی اپنی طرف اٹھتی سرخ انگارہ آنکھیں دیکھتے ہوئے مسلسل پری کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش رہنے کی کہہ رہی تھی مگر پری کی زبان ایسی قینچی تھی جو جب چلتی تھی تو رکنے کا نام نہیں لیتی تھی،، جبکہ ڈرائیونگ کرتے مممش کے لئے صبح محشم سے ملنے والے شاک کے بعد یہ دوسرا "دھماکہ" تھا جو "شیطان پری" نے اس کے سر پر کیا تھا،، تبھی اس نے پارلر کے آگے گاڑی ایک جھٹکے سے روکتے ہوئے جزا کو ہدایت دی تھی کہ وہ اسے ارجنٹلی کسی ضروری کام سے جانا ہے اور انھیں پک کرنے نہیں آ سکے گا اسی لئے آتے وقت وہ محشف کو کال کر کے یہاں بلا لیں پھر وہ انھیں پارلر میں اندر داخل ہوتے دیکھ کر زن سے گاڑی بھگا لے گیا تھا، وہ فی الحال کسی پرسکون جگہ جانا چاہتا تھا،، ایسی جگہ جہاں وہ کھل کر اپنا غم مناسکتا،، آج وہ صبح سے بہت زیادہ دکھی تھا اور پری نے اس دکھ پر "تڑکہ" لگا کر مممش کو جیسے دنیا سے بے زار کر ڈالا تھا،،



ادھر جزا نے پری کے ساتھ پارلر کے اندر جاتے ہوئے اس کی کمر پر دو گھونسے جڑے تھے ساتھ ہی اس کی اچھی طرح کلاس لے ڈالی تھی اور اسے آج صبح کا پورا قصہ مختصر کر کے بتا ڈالا تھا،،، بس تبھی سے پری "دوسرے انگریز" کی فکر میں گھل رہی تھی،،، اسے خود پر بھی شدید غصہ آ رہا تھا کہ اس نے بلا وجہ پہلے سے ہی پریشان سے محمش کو کتنا تنگ کیا تھا،،، بس اسی لئے اس نے جزا کے فون سے محمش کا نمبر تو لے لیا تھا مگر اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اب وہ محمش سے بات کر کے اس کی اداسی دور کرے اور اسے بتائے کہ وہ اس کو ستانے کے لئے وہ سب مزاق میں کہہ رہی تھی کیونکہ اس آفیسر کے رشتے کے لئے وہ کل رات ہی اپنی امی سے منع کر چکی تھی،،،

یوسف نے مولانا صاحب سمیت اپنی پھپھو اور زارا کے بابا کو لنچ کر اپنے فلیٹ پر بلا لیا تھا،،، اور پھر وہ لمحہ آگیا تھا جس کا یوسف کو انتظار تھا،،، اتنے سالوں بعد آمنہ بیگم اور کرسٹ (یوسف کی ماں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں،،، آمنہ بیگم نے جب کرسٹی کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ خود پر کنٹرول کھو کر کرسٹی کے گلے لگتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھیں،،، یہی حال کرسٹی کا تھا وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کو شوہر کی وجہ سے اتنے سال تک بھلائے رہی تھیں مگر اب سالوں بعد انھیں اپنے سامنے دیکھ کر انھیں اپنا سلووینیا،،، رابن اور رسکن کے کالج کا دور یاد آگیا تھا،،، ساتھ ہی انھیں مولانا صاحب کو آمنہ کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر بھی شدید شاک لگا تھا،،، یعنی سلووینیا مسلمان ہو چکی تھی،،،؟؟؟ اب وہ سلووینیا نہیں بلکہ آمنہ تھیں،،، جو سالوں پہلے اچانک نجانے کہاں غائب ہو گئی تھیں،،، کرسٹی کو اچھی طرح یاد تھا کہ ان دنوں وہ کیلیفورنیا میں نہیں تھیں بلکہ اپنی نانی کے پاس برازیل گئی ہوئی تھیں مگر جب تین مہینے بعد وہ واپس کیلیفورنیا آئیں تب تک آمنہ کیلیفورنیا سے

نجانے کہاں جا چکی تھیں،،، واپس آکر کرسٹی نے آمنہ کے بارے میں ہر کسی سے جاننے کی بہت کوشش کی تھی مگر آمنہ نے اپنے پیچھے کوئی بھی نشان نہیں چھوڑا تھا،،، رسکن اور رابن بھی بہن کے بارے میں کچھ بھی سننا نہیں چاہتے تھے،،، بعد میں کرسٹی اور رسکن نے جب بچوں کا فیوچر سیکور کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ شادی کی تب بھی کرسٹی نے شوہر کو پریشراز کر کے آمنہ کے بارے میں پتہ کروانے کو کہا مگر وہ آمنہ کا نام سنتے ہی بھڑک جاتے تھے اور بری طرح بیوی پر چینیخنے چلانے لگتے تھے،،، آمنہ کا نام لینا رسکن کے گھر میں حرام ہو چکا تھا،،، کرسٹی نہیں جانتی تھیں کہ اس کے پیچھے کونسی وجہ پوشیدہ تھی مگر انھوں نے اپنے شوہر کو فیملی پکس میں موجود آمنہ کو دیکھ کر بچوں کو یہ تک بتاتے سنا تھا کہ ان کی ایک آنٹی ہوا کرتی تھی جو اب ان کے دادا دادی کی طرح مر چکی ہے،،، کرسٹی کو یہ سب سن کر بہت عجیب لگتا تھا،،، وہ متعدد بار رسکن سے پوچھتی تھیں کہ ایسی کیا وجہ ہے جو وہ آمنہ کا نام سننا بھی نہیں چاہتے،،،؟؟؟ مگر وہ کہتے تھے کہ آمنہ اب ان کے لئے مر چکی ہے کیونکہ اس نے ان کی مرضی کے خلاف ان کے دشمنوں میں شادی کی ہے اور اب وہ اس ملک میں نہیں ہے اسی لئے اس کے بارے میں بات ناکی جائے تو بہتر ہوگا،،، اور یوں کرسٹی دل مسوس کر رہ جاتی تھیں،،، نارسکن نے کبھی ان "دشمنوں" کی تفصیل انھیں بتائی اور نا ہی انھوں نے شوہر کا غصہ دیکھتے ہوئے ان سے تفصیل پوچھی،،، بس انھیں بچوں کے سامنے جھگڑے سے بچنے کی خاطر نا چاہتے ہوئے بھی شوہر کے آگے خاموش ہونا پڑتا تھا مگر انھیں کبھی اپنی بھولی ب سری دوست بہت شدت سے یاد آتی تھی جو ان کے دل کے حال کو انہی کی طرح سمجھتی تھی بلکہ وہ ان کے اور رسکن کے بیچ پل کا کام کرتی تھی،،، رسکن سے جب کبھی کرسٹی کی لڑائی ہوتی تھی تب آمنہ ہی بھائی کو کرسٹی کے حق میں ہموار کرتی،،، اور بھائی کو اس کی غلطیوں کا احساس بھی دلاتی

تھی،، رسکن بھی بہن کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتا تھا،، تبھی بہن کی بات مان لیتا تھا اس طرح رسکن اور کرسٹی کا رشتہ گہرا ہوتے ہوتے اتنا مضبوط ہوتا چلا گیا تھا کہ تین بچوں کی پیدائش کے بعد بھی وہ کرسٹی سے بور نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے بچوں کے پانچ سال کا ہونے تک اپنے ماسنڈ کو شادی کے لئے پریپیر کر لیا تھا،، اور ایک دن دھوم دھام کے ساتھ کرسٹی سے شادی کر لی،، کرسٹی اپنے رشتے کی اس مضبوطی کا کریڈٹ آمنہ کو دیتی تھی جو شادی کر کے نجانے کہاں چلی گئی تھی اور اب سالوں بعد ان سے ملی تھی،، مگر اپنی عزیز از جان دوست کو اس باحجاب روپ میں دیکھ کر وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران و بے یقین بھی تھیں،، انھیں یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اتنی کٹر عیسائی فیملی سے تعلق رکھتے ہوئے بھی آمنہ مسلمان ہو گئی تھیں،، حالانکہ یہ سب سوچتے ہوئے وہ اپنے بیٹے رائن کو بالکل بھول گئی تھیں،،

زارا بھی سب کو اپنے ساتھ پیار سے پیش آتے دیکھ کر خاصی ریلیکس تھی پھر اس کے بابا بھی یہاں موجود تھے اور یوسف بھی جس نے کل سے اب تک نا تو اسے ڈانٹا تھا نا ہی ٹیڑھی یا حقارت آمیز نظروں سے دیکھا تھا،، وہ رات سے اس کے ساتھ اتنی محبت اور نرمی سے پیش آ رہا تھا کہ زارا کو اس کی موجودگی سے یک گونہ سکون اور تحفظ کا احساس ہو رہا تھا،، تبھی اس نے خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہوئے سب کے لئے کافی دل لگا کر لٹچ بنایا تھا اور لٹچ کے بعد اب سب اطمینان سے بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے تبھی کرسٹین نے آمنہ سے وہ سوال پوچھ ڈالا جو کب سے ان کے دماغ میں چل رہا تھا،،

"سلوینیا میرا مطلب آمنہ کیا تم نے شادی سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا،،؟؟؟ میرا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ میں صرف تین مہینے کے لئے بچوں کو لے کر برازیل اپنی نانی کے پاس گئی تھی اور



جب میں واپس آئی تم یہاں نہیں تھیں،، تین مہینوں میں تم اچانک غائب ہو گئیں،، میں نے ہر کسی سے یہاں تک کہ رسکن رابن سے بھی بہت پوچھا مگر انھوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا،، میں چاہتے ہوئے بھی آج تک یہ راز جان نہیں سکی کہ ان تین مہینوں میں ایسا کیا ہوا تھا کہ تم نے اتنا بڑا فیصلہ لے لیا،،" کرسٹی نے وہاں بیٹھے سب لوگوں کے بیچ آج آمنہ سے ان کا ماضی پوچھ لیا تھا تبھی تکلیف کی ایک تیز لہر ان کے اندر اٹھی تھی اور چہرے پر درد پھیلتا چلا گیا،، مگر پھر وہ خود پر کنٹرول کر کے مسکرانے لگی تھیں کہ اپنی شادی کے اتنے سالوں میں یہ ہنر انھوں نے اپنے شوہر سے سیکھا تھا کہ اپنے اندر کے درد کو چھپا کر مسکراتے ہوئے کیسے جیا جاتا ہے،، تبھی وہ مسکراتے ہوئے سب کی طرف دیکھنے لگی تھیں کیونکہ انھیں آج سب کے بیچ اپنا سیاہ کار ماضی کھول کر رکھنا تھا،، مگر پاس بیٹھے ان کے شوہر ایسا نہیں چاہتے تھے تبھی انھوں نے بے اختیار بیوی کا ہاتھ تھام کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے انھیں جیسے روکنا چاہا تھا لیکن آمنہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انھیں جیسے منع کر دیا تھا کہ آج وہ انھیں اپنے اس شرمناک ماضی کو سب کے سامنے بتانے سے ناروکیں کیونکہ آج وہ ان کی یہ بات ماننے والی نہیں تھیں تبھی مولانا صاحب بے بسی سے انھیں دیکھتے رہ گئے،، زارا کے بابا اور زارا بھی ایک طرف صوفے پر بیٹھے سب باتیں سن رہے تھے،، حالانکہ زارا کے بابا کو ان کی باتیں سمجھ میں نہیں آرہی تھیں مگر وہ خاموشی سے بیٹھے سب کے چہروں کے تاثرات پڑھ رہے تھے،، یوسف مولانا صاحب کے ساتھ ہی جڑا بیٹھا تھا،، اور پھر لچھ ہی دیر میں آمنہ بیگم نے گلا کھنکھارتے ہوئے بولنا شروع کیا،،

"ہم لوگوں کا لائف اسٹائل تمہیں پتہ ہی تھا کرسٹی کہ ہم نے اپنی ٹین اتج سے یہاں کا کلچر فالو کرتے ہوئے ہر اس برائی کو اپنایا ہوا تھا جس کے بارے میں بات کرتے ہوئے بھی ایک حیا دار انسان

سو بار سوچتا ہے،،، برائی کی ہر حد ہم نے پھلانگ لی تھی،،، ماما ڈیڈ کی اچانک سے ڈیبتھ کے بعد تو جیسے میں اور آزاد ہو گئی تھی،،، تم اور رسکن کمیٹیڈ تھے اور مجھے پتہ تھا کہ تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بہت سیریس ہو جلد یا بدیر تم لوگ شادی کر لو گے،،، تمہارے سامنے ہی میرا بوائے فرینڈ جارج تھا جس کو تم جانتی تھیں خاصہ شریف لڑکا تھا وہ،،، مگر تمہارے جانے کے بعد اپنے ساتھ کام کرنے والے اسٹیو سے دوستی کر لی،،، تمہیں پتہ تھا پڑھائی کے ساتھ میں شام کو ایک ریسٹورنٹ پارٹ ٹائم جاب کرتی تھی،،، وہیں مجھے اسٹیو ملا،،، میں اپنی لائف اور اپنے ریلیشنز کے لئے کبھی سیریس ہی نہیں تھی،،، تبھی میں جارج کی شرافت سے جلد بور ہو گئی اور میں نے جارج کو چھوڑ کر اسٹیو کو اپنا نیا پارٹنر چن لیا،،،، "آمنہ بیگم نے بولتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر جیسے خود کو ان اذیت ناک پلوں سے باہر نکالنا چاہا تھا مگر اپنے اس گراوٹ بھرے ماضی کو یاد کرتے ہوئے ان کے چہرے پر ایک اذیت ناک تاثر پھیل گیا تھا،،، ان کے شوہر بھی بار بار پہلو پر پہلو بدل رہے تھے،،،

"تمہیں یہ بھی پتہ ہے کہ کالج میں ہی جارج سے پہلے مارشل،،، ملفرڈ،،، ہڈسن،،، کے ساتھ بھی میرے ریلیشنز تھے،،، مگر کبھی میں نے ان کے ساتھ اپارٹمنٹ شیئر نہیں کیا تھا،،، مگر اسٹیو کے ساتھ میں نے یہ گناہ بھی کر لیا تھا میں اس کے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو گئی،،، رابن نے مجھے بہت روکا رسکن نے سمجھایا مگر میں نے کسی کی نہیں مانی اور میں اسٹیو کے اپارٹمنٹ چلی گئی،،، ہم بنا شادی کے ساتھ رہنے لگے،،، شروعاتی محبت جو اس طرح کے تعلقات میں جتنی تیزی سے پختی ہے اتنی تیزی سے ختم بھی ہو جاتی ہے،،، نئی نوپلی محبت کا جوش ختم ہوتا ہے،،، تو ایک دوسرے میں وہ برائیاں بھی نظر آنے لگیں جو سرے سے ہم میں موجود ہی نہیں ہوتی ہیں،،،

ایسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا، ہمیں بھی بہت جلد ایک دوسرے میں لاکھوں کیڑے نظر آنے لگے،، روز لڑائیاں،، مار پیٹ گالی گلوچ عام بات تھی،، اب میں پچھتانے لگی کہ کاش بھائیوں کی بات مان لی ہوتی تو یہ سب نہیں ہوتا،، مگر اب میرا دوسرا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا،، گھر اپنی مرضی سے چھوڑ چکی تھی،، اب وہاں جاتی تو یہاں اسٹیو سے لڑائی ہوتی ہے گھر پر بھائیوں کے طعنے سن کر ان سے لڑنا پڑتا،، رسکن سے تو پھر بھی میری بہت بنتی تھی مگر رابن مجھ سے بات بات پر لڑتا تھا،، اسی لئے مجھے تب تک اسٹیو کو برداشت کرنا تھا جب تک مجھے اپنے لئے دوسرا پارٹنر نہیں مل جاتا،، لیکن یہاں بھی میری بد قسمتی میرے راستے میں آکھڑی ہوئی،، اسٹیو نے مجھے ڈرگز کی عادت ڈال دی تھی،، میں ڈرگز ایڈیکٹ ہو گئی تھی،، جس سے میں کسی لائق نہیں رہی تھی،، جاب بھی چھوٹ گئی تھی،، اسی لئے لڑائیاں بھی بڑھ گئی تھیں،، لڑ جھگڑ کر ہم دونوں ہی ٹینشن ریلیف کرنے کے لئے ڈرگز لیتے،، اسٹیو کو خود پر بہت کنٹرول تھا وہ ڈرگ لے کر بھی بالکل نارمل رہتا تھا شاید وہ کم ڈوز لیتا تھا یا شاید وہ ٹائم سے ڈرگز لے رہا تھا اسی لئے ان کا عادی ہو گیا تھا،، مگر میں اس میدان میں نئی تھی،، میں ڈرگ لیتی اور پھر دنیا مافیا سے غافل ہو جاتی تھی،، سارا سارا دن نشہ کرنا اپنی سدھ بدھ بھلائے رہنا،، رات کو کھانا پینا اسٹیو کے ساتھ عیاشی کرنا،، یا پھر اس کے ساتھ لڑنا اسی طرح میری زندگی کٹنے لگی تھی،، میں اپنے نشے کی لت کو پورا کرنے کے لئے اسٹیو کو کبھی کسی دوست سے پیسے لا کر دیتی تھی تو کبھی رابن اور رسکن کو اپنی من گھڑت بیماریوں کے قصے سنا کر پیسے اینٹھ لیتی تھی،، مگر جلد ہی ان دونوں کو اصل بات پتہ چل گئی اور میرے دونوں بھائیوں نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا اور مجھے وارن کر دیا کہ میں ان کے گھر پر بھول کر بھی نا آؤں،، مجھے بھی کونسا اتنا فرق پڑنا تھا نشے کی اس عادت نے مجھے بے حس بنا ڈالا تھا،، بھائیوں کے بعد بھی میں کیسے نا کیسے



کر کے پیسوں کا انتظام کر لیتی تھی،، میرے دیئے پیسوں سے اسٹیو اپنے بھی اخراجات پورے کرتا تھا اور ساتھ ہی میری طرح اپنے لئے بھی ڈرگز کا انتظام کر لیتا تھا،، میں اسی گندگی میں خوشی خوشی جی رہی تھی اور نجانے کب تک یوں جیتی رہتی کہ ایک دن اسٹیو مجھے اپنے ساتھ ایک کلب میں پارٹی میں لے گیا،، اور اس دن شاید اسٹیو نے ڈرگ کا اوور ڈوز لے لیا تھا تبھی نشے کی حالت میں اس نے بلاوجہ مجھ سے ہاتھ پائی شروع کر دی،، تبھی پاس بیٹھے کچھ سیاہ فام لڑکوں نے آکر مجھے اس سے بچایا مگر اسٹیو نشے میں مجھے گالیاں دیتا جا رہا تھا،، پھر وہ سیاہ فام لڑکے اسٹیو کو اپنے ساتھ ایک سائیڈ لے گئے اور اس سے نجانے کیا باتیں کرنے لگے،، میں اس وقت نشے میں نہیں تھی کیونکہ میرے پاس شراب لینے کے پیسے نہیں تھے،، اسی لئے مجھے اسٹیو کے رویئے پر بہت زیادہ دکھ ہو رہا تھا،، میں اکیلی بیٹھی رو رہی تھی کہ اچانک وہ لڑکے دوبارہ واپس آئے اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کی کہنے لگے،، میں نے پلٹ کر اسٹیو کو ڈھونڈا مگر وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا،، اس رات شراب نہیں پی تھی نا میں نشے میں تھی تبھی ان کی باتوں اور حرکتوں سے یہ جان گئی کہ یہ لوگ مجھے اسٹیو سے خرید چکے ہیں،، میں اسٹیو کی گرل فرینڈ تھی مجھے بیچنے سے پہلے اسے سو بار سوچنا چاہیئے تھا مگر وہ سوچتا تو تب نا جب وہ ہوش میں ہوتا،، ویسے بھی مجھ جیسی ڈرگ ایڈیکٹ لڑکی جسے نشے کا ایک ڈوز دینے کے بعد بڑی آسانی سے اپنے تابع کیا جاسکتا تھا،، ایسی لڑکی کے لئے کوئی ہوشمند شخص بھی اتنا سیریس نہیں ہوتا جتنا میں اسٹیو سے امید کر رہی تھی،، میں اسٹیو کو اپنی محبت میں مجبور اپنا "عاشق" سمجھ رہی تھی لیکن وہ مجھ سے محبت تو دور "لگاؤ" تک نہیں رکھتا تھا،، ہمارا تعلق بس "ضرورت" کا تھا اور اسی لئے اسٹیو نے اپنی ضرورت کے لئے مجھے بیچ دیا تھا،، بہر حال میں ان سیاہ فام لڑکوں کو باتوں میں لگا کر موقع ملتے ہی ان سے بچ کر بھاگ نکلی،،

مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کہاں جاؤں گی،؟؟؟ بس مجھے اتنا پتہ تھا کہ مجھے اس وقت کسی بھی طرح خود کو ان لوگوں سے بچانا ہے،، میں اندھا دھن بھاگ رہی تھی کہ کچھ دور ہی ایک پارکنگ کے باہر مجھے ایک شخص اپنی گاڑی پر جھکا دکھائی دیا میں نے بنا سوچے سمجھے اس کے پاس جا کر کہا کہ کچھ لڑکے میرے پیچھے پڑے ہیں پلیز زرز مجھے ان سے بچا لو ورنہ وہ مجھے مار ڈالیں گے،، اس شخص نے ایک نظر سر سے پیر تک مجھے دیکھا اور پھر نجانے کیا سوچ کر مجھے اپنی جیکٹ دے کر کہا کہ میں ڈگی میں جا کر چھپ جاؤں،، میں اندر چھپ کر بیٹھ گئی اور وہ خود باہر کھڑا رہا، پھر کچھ ہی دیر میں مجھے باہر سے دوڑتے قدموں کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں،، ساتھ ہی اس شخص نے گاڑی اسٹارٹ کر کے تیزی سے وہاں سے نکالی تھی،، میں نے ڈگی سے ذرا سا اچک کر دیکھا کچھ دور وہ سیاہ فام لڑکے دیوانوں کی طرح گاڑی کے پیچھے بھاگ رہے تھے مگر گاڑی کی اسپید بہت تیز تھی تبھی وہ لوگ ہمیں پکڑ نہیں پائے اور بہت پیچھے رہ گئے تھے،، شاید انھوں نے مجھے گاڑی میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا تھا،، میں بخیریت ان کے چنگل سے نکل گئی تھی،، میں نے گاڑی میں موجود اس شخص کا شکریہ ادا کیا،، وہ ایک بہت ہی حسین صورت نوجوان تھے اور انھوں نے بتایا کہ ان کا نام سہیل ہے،، وہ مسلم ہیں اور پاکستان سے یہاں اپنے آفس کے کام سے آئے تھے،، انھوں نے مجھ سے میرا نام پوچھا ساتھ ہی پوچھنے لگے کہ مجھے کہاں اترنا ہے،؟؟؟ میں اسٹیو سے اتنی زیادہ دلبرداشتہ ہو گئی تھی کہ واپس اس کے پاس جانا نہیں چاہتی تھی،، تبھی میں نے ان سے کہا کہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے،، اس کے بعد انھوں نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا اور مجھے اپنے گھر لے گئے،، میں دل ہی دل میں ڈر بھی رہی تھی کہ کہیں یہ مجھے پولیس کے حوالے نہ کر دیں یا ان سیاہ فام لڑکوں کی طرح مجھے

سیکشنلی ایڈیوز کرنے کی کوشش نا کریں مگر ایسا کچھ نہیں ہوا،،، گھر پہنچتے ہی سہیل نے مجھے کھانا کھلایا پہننے کے لئے مناسب لباس دیا اور مجھ سے پوچھا کہ میں کون ہوں،،،؟؟ اور میرے پیرینٹس کہاں رہتے ہیں،،،؟؟؟ تب میں نے انھیں بتایا کہ ان دنوں میری حرکتوں کی وجہ سے میرے بھائیوں نے گھر میں میرا داخلہ ممنون کر دیا ہے،،، میرے "لیو ان" میں رہنے کو تو ایک بار پھر بھی انھوں نے قبول کر لیا تھا مگر یوں دن رات میرے ڈرگزیوز کرنے کے علاوہ جھوٹ بول کر پیسے لینے پر میرے بھائی بہت زیادہ مشتعل ہو گئے ہیں اور انھوں نے میرا اپنے گھر میں داخلہ بند کر دیا ہے،،، ایک بھائی تو پھر بھی مجھ سے لگاؤ رکھتا ہے مگر دوسرے نے بالکل مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے لیکن میں نے تب بھی کوئی خاص فکر نہیں کی،،، نا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی اور پھر میں نے سہیل کو سب کچھ بتا دیا،،، اپنے بگڑنے سے لے کر اسٹیو کے ساتھ لڑائی جھگڑوں اور ابھی کچھ دیر پہلے اپنے بیچے جانے کے کا قصہ بھی،،، میں انھیں اپنی لائف کے بارے میں سب کچھ بتاتی چلی گئی نجانے کتنے کیوں میرا دل کر رہا تھا کہ میں انھیں سب بتاتی جاؤں اور وہ سنتے رہیں،،، پھر یہ دیکھ کر مجھے شدید حیرت ہوئی کہ میری زندگی کے بارے میں سب کچھ جان کر سہیل نے مجھ سے نفرت سے منہ نہیں موڑا،،، مجھ پر غصہ نہیں کیا،،، بلکہ انھوں نے مجھے تسلی دی اور سونے کے لئے الگ روم میں بھیج دیا،،، اگلی صبح میں جب جاگی تو میں نے سہیل کو گھر کے ہال میں نماز پڑھتے دیکھا،،، وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں سر زمین پر رکھ رہے تھے،،، کبھی اٹھا رہے تھے،،، کبھی کھڑے ہو رہے تھے تو کبھی بیٹھ رہے تھے،،، مجھے یہ سب دیکھ کر بہت عجیب لگا کیونکہ میں نے مسلم پریئر اپنے سامنے پہلی بار دیکھی تھی مگر مجھے ان کا چہرہ اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ میں یک ٹک انھیں دیکھے جا رہی تھی،،، اس وقت ان کا چہرہ اتنا پرسکون تھا کہ جیسے انھیں زندگی کا کوئی غم فکر صدمہ کبھی چھو کر بھی نا گیا ہو،،،



میں نے نماز کے بعد سہیل سے پوچھا کہ آپ اتنے پرسکون کیسے رہتے ہیں،،؟؟؟ اتنا سکون تو نشے کا ایک ڈوز لے کر ہی ملتا ہے،، تب وہ دھیرے سے مسکرائے اور انھوں نے کہا کہ

"نماز میں دلوں کا سکون رکھا گیا ہے،،" اور میں مزاق اڑانے والے انداز میں زور سے ہنس پڑی ساتھ ہی اپنا سر جھٹک دیا کہ ایسا کبھی ہوتا ہے کہ صرف نماز پڑھو اور پرسکون ہو جاؤ،،؟؟؟ مجھے اچھی طرح پتہ تھا کہ سہیل جھوٹ بول رہے ہیں وہ ضرور ڈرگز لیتے ہونگے،، شراب یا سگریٹ پیتے ہونگے،، مگر مجھے بتانا نہیں چاہتے،، تبھی ان کا جھوٹ پکڑنے کے لئے میں نے سارا دن ان کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھا،، مگر ان کی سارا دن کی روٹین دیکھ کر میری حیرت دوچند ہو گئی،، وہ بس لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرتے رہتے،، عبادت کرتے اور مجھ سے باتیں کرنے بیٹھ جاتے تھے،، اس پورے دن نامیں نے انھیں شراب پیتے دیکھا تھا،، نا سگریٹ نا ہی کسی طرح کے پاؤڈر یا انجیکشن،، پھر بھی میں نے ہر نماز میں انھیں اسی طرح پرسکون دیکھا تھا،، وہ تو بہت سمپل تھے،، کم سے کم میں نے اپنے معاشرے میں شریف سے شریف مرد کو بھی بنا سگریٹ شراب کے رہتے نہیں دیکھا تھا،، میرے ڈیڈ جب زندہ تھے تو آفس کی ٹینشن ریلیف کرنے کے لئے روز گھر پر ڈرنک کرتے تھے،، وہ اکثر کہتے تھے کہ اگر وہ شراب ناپیئیں تو پرسکون رہ ہی نہیں سکتے،، رابن رسکن چین اسموکر تھے،، وہ اپنا اسٹریس غصہ ٹینشن دور کرنے کے لئے کثرت سے شراب کے سوا سگریٹ بھی پیتے تھے،، مگر سہیل کیسے انسان تھے،،؟؟؟ یہ کسی بھی طرح کا نشہ نا کرنے کے باوجود اتنا پرسکون کیسے رہتے تھے،،؟؟؟ خود مجھے جب سے نشے کی عادت لگی تھی میں بھی ایک منٹ نشے کے بنا نہیں رہ پاتی تھی،، اس دن بھی میں نے رات سے پورا دن نکلنے کے بعد بھی نشہ نہیں کیا تھا تبھی دوسری رات ہونے تک میرے ہاتھ پیر درد سے ٹوٹنے لگے تھے اور مجھے ڈرگ کی طلب شروع ہو گئی تھی،،

میرے ہاتھ پیروں میں سنسناہٹ اور بے چینی ہونے لگی تھی اور میں تڑپنے لگی تھی،، میں نے سہیل سے کہا کہ مجھے نشے کے لئے پیسے چاہیے ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گی،، تب سہیل نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھے پیسے دیں گے مگر انھیں اے ٹی ایم سے پیسے نکالنے ہونگے اور انھیں اپنے ایک ڈاکٹر دوست سے ملنے ہاسپٹل بھی جانا ہے،، تو کیا میں ان کے ساتھ چلنا پسند کروں گی،،؟؟ بس اندھا کیا چاہے دو آنکھیں کے مصداق میں ان کے ساتھ جانے کو تیار ہو گئی،، سہیل کافی لمبی ڈرائیو کر کے مجھے ایک دور دراز بنے ہاسپٹل لے گئے تھے،، جہاں ہم ایک خوبصورت سے روم میں جا کر بیٹھ گئے،، مجھے ڈرگ کی طلب دیوانہ کر رہی تھی،، میں بے حد مشکل سے خود پر کنٹرول کئے بیٹھی تھی،، مجھے لگ رہا تھا کہ میں کچھ ہی دیر میں مر جاؤں گی،، میں نے سہیل کو بھی کہا کہ جلدی یہاں سے چلیں اگر تھوری دیر مزید بیٹھے تو میں دیواروں سے اپنا سر ٹکرانے لگوں گی،، تبھی وہ اپنے فون پر ایک نمبر ملاتے باہر چلے گئے اور جب وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ چار پانچ ہٹے کٹے سے لوگ تھے جنہوں نے مجھے زبردستی پکڑا اور اپنے ساتھ کھینچ کر لے گئے،، میں چیختی رہی چلاتی رہی،، سہیل کو خود کو چھڑانے کی التجا کرنے لگی مگر کوئی سنوائی نہیں ہوئی اور مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا، اصل میں وہ ایک "ڈرگ ڈی ایڈکشن سینٹر" یعنی "ری ہیپ سینٹر" تھا،، جس کا نام میں وہاں آتے ہوئے اپنی بگڑتی حالت کے باعث دیکھ ہی نہیں پائی تھی،، سہیل نے میرے ساتھ دھوکہ کیا تھا، وہ مجھے ہاسپٹل کا کہہ کر "ری ہیپ سینٹر" لے آئے تھے،، مجھے روم میں لاتے ہی ان آدمیوں نے مجھے ایک بیڈ پر لیٹا کر میرے ہاتھ پیروں کو باندھ دیا تھا اور پھر دو تین ڈاکٹرز روم میں چلے آئے اور مجھے مختلف قسم کے انجکشن دیئے جانے لگے،، میں جب تک ہوش میں رہی سہیل کو منہ بھر بھر کر

گالیاں دیتی رہی،، کوستی رہی،، خود کو چھوڑنے کے لئے کہنے لگی،، مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا،،  
مجھے پکڑ کر ایڈمٹ کر لیا گیا تھا،،،،

"ری ہیپ سینٹر" میں مجھے مہینہ بھر رہنا تھا،، جبکہ یہاں آنے کے تیسرے دن سے ہی میرے لئے  
جیسے ایک کڑی مشقت بھری زندگی کا آغاز ہو گیا تھا،، اپنی قوت مدافعت کا استعمال کرتے ہوئے خود  
پر کنٹرول کرنے کے سوا،، روز صبح کڑی ایکسرسائز،، یوگا،، دن کو ڈاکٹرز کے ساتھ کاؤنسلنگ،،  
دوائیاں،، انجیکشنز مریضوں والا کھانا،، کوئی فن نہیں،، ایڈوینچر نہیں،، بس صرف اور صرف خود  
سے جنگ لڑنی پڑ رہی تھی،، جس نے مجھے از حد چڑچڑا کر دیا تھا،، حالانکہ سہیل نے میرے  
ایڈمٹ ہونے کے اگلے دن ہی میرے بھائیوں کو کال کر کے سب بتا دیا تھا،، رابن تو مجھ سے اتنا  
نالاں تھا کہ مجھے دیکھنے بھی نہیں آیا ہاں رسکن بس ایک دفع آیا تھا مگر مجھے اس وقت سب برے لگ  
رہے تھے اسی لئے میں نے اس سے کہہ دیا کہ وہ آئندہ یہاں نا آئے،، اسٹیو تو جیسے مجھے بھول ہی  
گیا تھا،، اور میں بھی اسے بھول جانا چاہتی تھی،، صرف سہیل روز مجھ سے ملنے آتے تھے،، مگر میں  
ان کو دیکھ کر منہ پھیر لیا کرتی تھی پھر بھی وہ بنا برا منائے میری بے رخی دیکھ کر بھی دیر تک مجھ  
سے باتیں کرتے رہتے،،، مجھے نشہ کرتے ہوئے کیونکہ ابھی اتنا وقت نہیں ہوا تھا اسی لئے میں تیزی  
سے رو با صحت ہونے لگی تھی،، اب مجھے یہاں رہتے چودہ دن ہو گئے تھے اور اسی دن شام کو سہیل  
مجھ سے ملنے آئے تب انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ اپنے ملک واپس جا رہے ہیں،، میں ان کی بات  
سن کر چونک اٹھی تھی،، وہ مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتے تھے،،؟؟ ان کچھ ایک دنوں میں وہی تو میرے  
"اپنے" سب سے الگ اور سب سے "خاص" بن چکے تھے،، میں اس وقت زندگی کے اس موڑ پر  
کھڑی تھی جب میرے اپنے سگے بھائی مجھے برا سمجھ کر میرا ساتھ چھوڑ چکے تھے،، تب یہ انجان



شخص میرے لئے میرے اپنوں سے بھی بڑھ کر ثابت ہوئے تھے،، جو روز میری بے رخی دیکھنے کے باوجود بھی مستقل مزاجی سے میرے پاس آتے تھے،، میرے علاج کا خرچہ بھی وہی اٹھا رہے تھے،، اب مجھے انھیں نخرے دکھانے اور بدلے میں ان کے بے لوث خلوص کی عادت سی ہونے لگی تھی اور ان کے یوں اچانک جانے کا سن کر مجھے عجیب سے دکھ اور مایوسی نے گھیر لیا تھا،،، "آمنہ بیگم نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اپنے پاس بیٹھے مولانا صاحب کو دیکھا تھا، جو گردن موڑ کر اب بھی انھیں خفگی سے دیکھ رہے تھے،، جبکہ وہ اپنے آنسوؤں صاف کرتی ہوئی دوبارہ بولنے لگی تھیں،،

"تبھی میں نے سہیل سے اپنی ناراضگی ختم کرنے کی ٹھانی اور ان سے کہا کہ وہ یہاں سے نا جائیں میں انھیں مس کرونگی،، تب انھوں نے کہا کہ وہ میرے ڈسپارچ ہونے سے ایک دن پہلے امریکہ واپس آئیں گے،، جب تک میں بھی ٹھیک ہو چکی ہونگی تو وہ مجھ سے یہیں ملنے آئیں گے،، مگر مجھے ان سے وعدہ کرنا پڑے گا کہ میں اب ڈرگز نہیں لونگی،، میں نے ان سے کہا کہ مجھے ڈرگز کے بنا سکون کیسے ملے گا،؟؟؟ اس سینٹر میں تو میں "مجبور" ہوں مگر باہر جا کر میں پھر سے جب بے سکون ہو جاؤنگی تو کون میرا سہارا بنے گا،؟؟؟ کون مجھے سکون دے گا،؟؟؟ تب سہیل نے مسکراتے ہوئے کہا،،

"سلووینیا،، سکون نماز میں رکھا گیا ہے،، " اور میں ایک بار پھر ان کی سیم بات سن کر چونک گئی،، "مگر سہیل میں مسلمان نہیں ہوں،، نا مجھے نماز پڑھنی آتی ہے،، " میں نے الجھن بھری نظروں سے انھیں دیکھتے ہوئے سمجھایا تھا،،

"تو آپ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتیں،، " سہیل کی بات سن کر میں اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھی،،

"نہیں نہیں سہیل،،، می،، میں،، کیسے مسلمان ہو سکتی ہوں،،؟؟؟ میری فیملی،،، میرے فرینڈ میرا سوشل بائیٹ کر دیں گے،،، نہیں نہیں،، میں مسلمان نہیں ہو سکتی،،، " میں نے شدت سے انہیں منع کر دیا تھا مگر اس بار انہوں نے مجھے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا شاید انہیں افسوس ہوا تھا،،،

"تو پھر آپ اپنی فیملی،،، آپ کے فرینڈز اب کہاں ہیں سلووینا،،؟؟؟ اس وقت آپ کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے مگر وہ آپ کے پاس کیوں نہیں ہیں،،؟؟؟ کیا ابھی انہوں نے آپ کا بائیٹ نہیں کیا ہوا،،؟؟؟ جب آپ ان کے ساتھ تھیں تب اپنی فیملی اور فرینڈ کے بچ رہ کر بھی "بے سکون" کیوں تھیں،،؟؟؟ کس چیز کی کمی ہے آپ کو جو صرف بیس سال کی عمر میں ہی آپ "ڈرگ ایڈکٹ" بن چکی ہیں،،؟؟؟ کیا یہ فیملی اور فرینڈ آپ کے لئے "سکون" نہیں بن سکے جن کے ہوتے ہوئے بھی آپ نے نشہ کرنا شروع کر دیا،،؟؟؟ میں آپ کو ایک بات بتاؤں سلووینا آپ لوگ ایک "انسانی" زندگی نہیں گزار رہے،، آپ کی زندگی میں نا کہیں "ٹھہراؤ" ہے اور نا ہی "استقامت" اسی لئے آپ سکون سے دور ہیں،، آپ کے معاشرے کے طور طریقے کہیں سے بھی "انسانی" نہیں بلکہ آپ کے یہاں انسانی زندگی "جانوروں" سے بھی بدتر ہے،،

آپ کے اس مادر پدر آزاد معاشرے میں بچوں کا اٹھارہ سال کے بعد اپنی مرضی سے ماں باپ سے الگ رہنا،،، چھوٹی چھوٹی عمروں میں لڑکا لڑکی کے بچ آزادانہ میل جول،،، بنا کسی کمیٹیٹ کے لڑکے لڑکیوں کے بچ جنسی تعلقات،،، بنا شادیوں کے بچے پیدا کرنا،،، انڈیپنڈنٹ لائف گزارنے کا شوق،،، یہ لائف اسٹائل آپ کے معاشرے کو برباد کر چکا ہے،،، میں نے یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ماں باپ ایک عمر کے بعد بچوں کو پاکٹ منی دینا بند کر دیتے ہیں کہ خود کماؤ اور اپنے خرچے برداشت کرو،،، پھر وہ بچے پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے خرچے پورے کرنے کے لئے نوکریاں

کرتے ہیں،،، ان کے ناسر پر ناکسی کا رعب رہتا نا ہی روک ٹوک،، وہ خود کماتے ہیں اپنی زندگی گزارتے ہیں تو اپنے فیصلوں کے لئے بھی آزاد ہوتے ہیں،، پھر وہ اچھا کریں یا برا ماں باپ کے آگے وہ جواب دہ نہیں ہوتے،، نا ماں باپ انہیں کچھ کہہ سکتے،، کیونکہ آپ کے یہاں کے تھرڈ کلاس معاشرے کا قانون بھی انہیں یہ آزادی دے چکا ہوتا ہے کہ ماں باپ کا بچے کو مار پیٹ کرنا بھی جرم ہے،، والدین اپنے بچے پر حق رکھتے ہوئے بھی اسے سمجھانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ مار پیٹ کے جرم میں اولاد انہیں جیل کی ہوا کھلانے حق رکھتی ہے،، وہی اولاد جو بھلے ہی اپنے "پارٹنر" سے خوشی خوشی مار کھا سکتی ہے،، ان کی گالیاں سن سکتی ہے مگر ماں باپ کو یہ حق نہیں دیتی،، یہ ہے آپ کا معاشرہ جہاں کم عمر لڑکے لڑکیوں کے بھٹکنے کی سب سے بڑی وجہ یہی انڈیپنڈنٹ لائف اسٹائل ہے،، اور اس کے بعد ماں باپ کی غفلت دوسری بڑی وجہ ہے،، جو بنا کسی روک ٹوک کے چھوٹی سی عمر میں بچوں کو اپنی زندگی گزارنے کی آزادی دے دیتے ہیں،، اور پھر تباہی ان کی اولاد کی منتظر ہوتی ہے،، ان کے بچے کبھی مجبوری میں بری لتوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو کبھی تھرل کے لئے یہ سب کرتے ہیں اور وجہ بس وہی،، ماں باپ کی غفلت یا ضرورت سے زیادہ دی گئی آزادی،،

آپ کے کیس میں بھی سیم چیز ہے آپ کے ماں باپ نہیں رہے مگر اپنی زندگی میں انہوں نے بھی آپ کو یہاں کے کلچر کے مطابق ضرورت سے زیادہ آزادی دی،،، آپ کو لڑکوں سے آزادانہ میل جول سے نہیں روکا،، اسی برائی نے بعد میں آپ کو بری لتوں میں مبتلا کر دیا،، آپ کو آپ کے بوائے فرینڈ نے کیوں نشے کی لت لگائی،،؟؟؟ کیونکہ آپ اس کے پاس خود رہنے گئی تھیں سلووینیا،، وہ آپ کے گھر سے آپ کو نکال کر ڈرگز دینے نہیں گیا تھا،، سنیں سلووینیا،، یہ لائف



اسٹائل،، تھرل ایڈوینچر جو آپ کے لئے پہلے سب کچھ تھا اس کا نتیجہ آپ بھگت چکی ہیں،، آپ کے نام نہاد بوائے فرینڈ نے آپ کو نشے کی حالت میں بیچ دیا تھا،، اب مزید آپ سکون ڈھونڈھنے کی کوششوں میں اس نشے سے دوبارہ رشتہ جوڑنے کی سوچ کر اپنی زندگی مزید مشکل بنا رہی ہیں،، مگر میں یہ بات گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اس زندگی میں واپس لوٹیں گی تو ایک بار پھر وہی سب کچھ دہرایا جائے گا،، اسٹیو کی جگہ کوئی اور آپ کا نیا پارٹنر بن کر آپ کی زندگی میں آئے گا اور پھر سے آبربادی کی ڈگر پر چل پڑیں گی،، لیکن یاد رکھیں سلووینیا ہر بار کوئی "سہیل عالم فاروقی" آپ کو بچانے نہیں آئے گا،، اگر آپ اس لائف اسٹائل سے خوش ہیں اور اپنے اپنی زندگی کو دوبارہ ان اندھیروں میں گم کرنا چاہتی ہیں جن سے اللہ نے آپ کو نکالا ہے تو آپ شوق سے واپس چلی جائیں،، دوبارہ ڈرگز لینا شروع کر دیں اور "پرسکون" ہو جائیں،، لیکن اگر آپ واقعی حقیقی سکون چاہتی ہیں تو آپ میرے دین میں شامل ہو جائیں اور پھر دیکھیں میرا رب آپ کو کس طرح اپنے سایہ رحمت میں سمیٹ لیتا ہے،، میرا دین مکمل "ضابطہ حیات" ہے،، یہ وہ "صراط مستقیم" ہے جس پر چل کر "جانور" بھی "انسان" بن جاتے ہیں،، دین اسلام میں "بنی نوع انسان" کے لئے "بقا" رکھی گئی ہے،، اب یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے سلووینیا کہ آپ "روشنی" کو چنتی ہیں یا پھر دوبارہ "اندھیروں" کو اپنا مقدر بنا لیتی ہیں،، "سہیل اپنی بات کہتے اٹھ کھڑے ہوئے،، میں بس ٹکڑ ٹکڑ ان کی شکل دیکھ رہی تھی،،

"اب چلتا ہوں میں پندرہ دن بعد واپس آؤنگا،، پھر ملاقات ہوگی،، تب تک اپنا خیال رکھئے گا اللہ حافظ،،" سہیل مجھے چھوڑ کر جا چکے تھے اور میں پتھر کی مورت بنی ان کے الفاظ میں کھوئی ہوئی تھی،، کیا صحیح تجزیہ کیا تھا انھوں نے میرے معاشرے کا،، جسے میں خود سمجھ نہیں پائی تھی،،

انہوں نے مجھے سنا دیا تھا، اب اسے پکڑ کر اندھیروں میں بھٹکتی اپنی زندگی کو مجھے خود کھینچ کر روشنی تک لانا تھا اور یوں پندرہ دن سوچوں میں گم رہنے کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ مجھے "اندھیروں" کو نہیں "روشنی" کو چننا ہے،، پندرہ دن بعد سہیل اپنے وعدے کے مطابق سیدھا مجھ سے ملنے "ری ہیپ سینٹر" آگئے تھے،، یہاں سے مجھے اگلے دن ڈسچارج ہو جانا تھا،، ان کے آتے ہی میں نے انہیں اپنا فیصلہ سنا دیا، سہیل یہ سن کر بہت خوش ہوئے،، اور اسی دن شام کو وہ مجھے اپنے ساتھ ڈسچارج کروا کر لے گئے،، سہیل جانتے تھے کہ میرے پاس فی الحال کوئی بھی ٹھکانہ نہیں تھا،، رسکن اور رابن نا تو اب مجھ سے کوئی تعلق رکھنا چاہتے تھے نا ہی گھر میں رکھنا چاہتے تھے،، رسکن تو پھر بھی مان جاتا مگر رابن اس معاملے میں بہت سخت تھا،، یوں میں ایک بار پھر سہیل کے ساتھ چلی گئی اور وہ رات سہیل کے گھر گزار کر میں نے اگلے دن اسلام قبول کر لیا تھا،، "آمنہ بیگم اب بولتے بولتے جیسے ہانپنے لگی تھیں،، سب دم سادھے انہیں سن رہے تھے،، یوسف کی آنکھیں اپنی پھپھو کے ماضی کو سن کر نم ہو گئی تھیں تو کرسٹی بھی رونے لگی تھیں،، زارا بھی گم صم سی بیٹھی آمنہ بیگم کو دیکھے جا رہی تھی،، زارا کے بابا اب بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے،، "مجھے سہیل کے گھر میں رہتے دو دن ہو گئے تھے،، بے شک ہم لوگ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے بہت دوری پر تھے مگر سہیل کا دل پھر بھی مطمئن نہیں تھا،، وہ مجھے میرے بھائیوں کے گھر بھیجنا چاہتے تھے اسی لئے میں نے رسکن کو کال بھی کیا تھا پر اس کا نمبر بند تھا، رابن کو کال کیا تو اس نے مجھے صاف منع کر دیا تھا کہ میں بھول کر بھی ان کے گھر کا رخ نہ کروں کیونکہ میں جھوٹی جال ساز اور ایک ڈرگ ایڈکٹیڈ لڑکی ہوں،، جس کی شکل بھی وہ نہیں دیکھنا چاہتا اور ویسے بھی وہ اس وقت گھر میں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہ رہا ہے،، رسکن فی الحال اپنے دوستوں

کے ساتھ آؤنگ پر گیا ہے،، کل تک واپس آئے گا اور وہ ہوتا بھی تب بھی میں اس گھر میں نہیں گھس سکتی تھی،، میں نے کہا کہ وہ گھر میرا بھی ہے،، میرے ماں باپ کا ہے،، تو رابن نے کہا کہ وہ لوگ جلدی ہی گھر بیچ رہے ہیں اور اس میں سے جو بھی میرا حصہ بنے گا مجھے مل جائے گا مگر وہ پیسے کٹنے کے بعد جو میں ان سے جھوٹ بول کر لیتے ہوئے اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ نشے میں اڑا چکی ہوں اور جب تک میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے میں کسی ہاسٹل میں شفٹ ہو جاؤں،، میں نے بد دلی سے فون رکھ دیا اور ساری بات سہیل کو بتا دی،، مگر سہیل مجھے اکیلا کسی ہاسٹل میں نہیں چھوڑ سکتے تھے،، ہاسٹل کا ماحول وہ جانتے تھے،، وہاں لڑکیاں زیادہ تر اسی وبا کا شکار تھیں جس سے میں اسی دن چھٹکارہ حاصل کر کے آئی تھی،، میں ہاسٹل جاسکتی نہیں تھی،، میرا بھائی مجھے رکھنے کو تیار نہیں تھا اور یہاں میں بنا کسی رشتے کے کب تک سہیل کے ساتھ رہتی،،؟؟؟ پھر انھیں پاکستان بھی جانا تھا اور وہ مجھے یوں اکیلے چھوڑ کر جانا نہیں چاہتے تھے،، یہی سب سوچتے ہوئے انھوں نے اس مسئلے کا جو حل نکالا وہ مجھے شاکڈ کر گیا،،

ہاں سہیل نے مجھے پرپوز کیا تھا،، میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا،، مگر کیا میں سہیل جیسے شخص کے قابل تھی،،؟؟؟ بلکل نہیں،،، اسی لئے دل ہی دل میں جھوم اٹھنے کے باوجود میں نے انھیں صاف منع کر دیا،، لیکن سہیل نے میرے انکار کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی،، انھیں میرے ماضی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور نا ہی وہ مجھے اس کیچڑ بھری زندگی میں اکیلا چھوڑ کر واپس جانا چاہتے تھے،، تبھی انھوں نے کہا کہ یہی واحد حل ہے مجھے ہر اس برائی سے نکالنے کا جس کے بارے میں وہ مجھے بتا چکے تھے،، انھوں نے کہا کہ میرے بھائی اس حالت میں مجھے اپنانا نہیں چاہتے تو میرے اسلام قبول کرنے کا سن کر تو مزید مشتعل ہو جائیں گے،، مگر میں پھر بھی سہیل کو اپنی زندگی کی سیاہ



کاریاں دیکھتے ہوئے منع کرتی رہی،، مجھے منظور نہیں تھا کہ ایک پاکباز مرد کو ایک "برتی" ہوئی لڑکی ملے،، جس میں ہر وہ برائی بھی موجود تھی جس کی وجہ سے اس کے سارے اپنے بھی اس سے منہ موڑ چکے تھے،، لیکن وہ میری بات کسی طور ماننے کو تیار نہیں ہوئے،، وہ میری انہی برائیوں کے ساتھ مجھے اپنانا چاہتے تھے اور پھر انھوں نے مجھے وہ سچ بھی بتایا جس نے میرے ہونٹوں پر چپ کی مہر لگا دی،، انھوں نے کہا کہ جس دن انھوں نے مجھے پہلی بار دیکھا تھا،، اسی دن وہ پہلی نظر کی محبت کا شکار ہو گئے تھے،، میں اس انکشاف پر ششدر رہ گئی،، سہیل نے مجھ سے ریکوئسٹ کی کہ میں ان سے ان کی محبت کو نا چھینوں،، اب میرے پاس انکار کا جواز ہی نہیں رہا تھا اور بلا آخر انھوں نے مجھے قائل کر لیا،، اسی شام ہم نے شادی کر لی،، سہیل میرے بھائیوں کو شادی پر بلانا چاہتے تھے مگر میں نے انھیں منع کر دیا،، کیونکہ مجھے اپنے بھائیوں کی ذہنیت کا پتہ تھا وہ "کٹر عیسائی" تھے،، میری ایک مسلم شخص کے ساتھ شادی کو وہ کبھی بھی قبول نہیں کرتے،، شادی تو دور میرے مسلمان ہونے کی حقیقت جان کر اور ایک مسلم شخص کے ساتھ میری شادی کا سن کر ان میں سے کوئی میری موت پر بھی نہیں آتا،، اسی لئے میں نے اپنی زندگی کے اتنے بڑے خوشی کے موقع پر اپنے دل کو پتھر کر لیا تھا،، ہم نے بنا کسی کو بتائے شادی کر لی،، سہیل نے صرف اپنے گھر پر شادی کی خبر دی تھی،، ساری بات سن کر ان کے ابو نے ان سے فوراً مجھے لے کر پاکستان آنے کو کہا،، وہ ایک بہت بڑے عالم دین تھے ان کا کہنا تھا کہ اس نیک کام میں وہ خود بھی شریک ہونا چاہتے ہیں،، اسی لئے سہیل میرے ساتھ پاکستان آئیں تاکہ وہ پاکستان میں ہمارا ولیمہ کر سکیں،، اسی لئے شادی کے دو دن بعد میں اپنا پاسپورٹ لینے جب گھر گئی تو میں نے اپنے بھائیوں کو اپنی اور سہیل کے ساتھ شادی کا بتا دیا اور بس،،،، رسکن بھی گھر پر موجود تھا وہ یہ سب سن کر

بھڑک اٹھا،، رابن تو آل ریڈی بہت پہلے ہی مجھے مرا ہوا مان چکا تھا،، اس دن رسکن نے بھی مجھے مرا ہوا مان لیا تھا،، یہ میری فیملی کا نجانے کونسا معیار تھا کہ انھیں میرا اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ بنا شادی کے رہنا تو قبول تھا مگر ایک "مسلم شخص" کے ساتھ شادی کر کے عزت کی زندگی گزارنا منظور نہیں تھا،، میں اپنا پاسپورٹ لے کر سہیل کے ساتھ اپنی دانست میں اس گھر سے سارے رشتے توڑ کر چلی آئی،،

ہمیں ہفتے بھر بعد کی فلائیٹ ملی تھی،، اس دوران سہیل ایک دو بار اکیلے بھی میرے بھائیوں سے بات کرنے میرے گھر گئے مگر کبھی رسکن تو کبھی رابن انھیں دیکھتے ہی بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا کرتے تھے،، یوں سہیل کوشش کے باوجود کسی بھی بھائی کو نہیں مناسکے اور ایک ہفتے بعد ہم پاکستان لوٹ گئے،، "آمنہ بیگم نے اپنے بہتے آنسوؤں صاف کر کے خاموشی سے روتی کر سٹین کو دیکھا اور پھر مسکرا کر اپنے پاس بیٹھے اپنے شوہر کو جو اب سر جھکائے بیٹھے تھے یقیناً وہ ان سے بہت زیادہ خفا ہو گئے تھے،، تبھی آمنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور مولانا صاحب نے چونک کر انھیں دیکھا تھا،،

"کر سٹی یہ میرے شوہر سہیل عالم فاروقی ہیں،، جن کے لئے آمنہ کے جسم کا رواں رواں دعا کرتا ہے،، اس شخص نے میری زندگی کو جنت بنا ڈالا ہے،، مجھے دنیا میں ہی انسانی روپ میں فرشتے کا ساتھ عطا کیا گیا ہے،،، سہیل میرے شریک سفر ہیں اس فخر سے میری گردن کبھی نیچے نہیں ہوتی،، یہی وہ شخص ہیں جنھوں نے اصل میں مجھے مجھ سے ملایا،، بھٹکی ہوئی سلووینیا کو آمنہ سے ملانے والے یہی انسان ہیں،، میں اپنے اللہ کا جتنا شکریہ ادا کروں اتنا کم ہے کہ اس پاک ذات نے مجھ جیسی گناہگار کو اتنا نیک اور پرہیزگار شخص عطا کیا،، جس نے مجھے اس گندگی کے ڈھیر سے نکال کر میری

زندگی کو گل و گلزار کر دیا ہے،،، ہمارا ایک اٹھارہ سال کا بیٹا ولید عالم فاروقی ہے،،، جسے شادی کے پانچ سال بعد ڈھیر ساری دعاؤں کے بعد اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے،،، سہیل سے میں نے اپنے بیٹے کی پیدائش پر وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے تاریک ماضی کو زندگی میں کبھی یاد کر کے دکھی نہیں ہوں گی نا ہی روؤنگی مگر آج میں نے ان سے کیا اپنا وعدہ توڑ دیا اسی لئے سہیل مجھ سے خفا ہیں،،، لیکن میں کیا کروں کر سٹی،،،؟؟ آج میں تمہیں دیکھ کر بے بس ہو گئی،،، آپ بھی مجھے معاف کر دیں سہیل،،،" آمنہ بیگم نے بہتی آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا اور مولانا صاحب ایک بار پھر بے بس ہو گئے تھے،،،

"اچھا،،، اب یہ کسر بھی باقی رہ گئی تھی یوں سب کے سامنے کان پکڑ کر معافی مانگنے کو کب کہا تھا میں نے آپ سے،،،؟؟؟" مولانا صاحب ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولے تھے،،، چہرے پر اب بھی مصنوعی ناراضگی کے تاثرات سجے ہوئے تھے اور ان کی یہ دو منٹ کی مصنوعی ناراضگی یوسف اور اس کی ماں کو بھی برستی آنکھوں کے ساتھ مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی،،، جبکہ زارا نے بھی عقیدت سے اس عظیم شخص کو دیکھا تھا جو واقعی انسان کے روپ میں "فرشتہ" تھا،،، مگر وہ بھول گئی تھی کہ ایک "فرشتہ" اسے بھی عطا کیا گیا تھا،،، جس نے خود بھی گناہوں بھرے راستے کو چھوڑ کر اس رب کی محبت میں "نجات" کی راہ کو چن لیا تھا،،، اب یوسف بھی دین اسلام میں داخل ہو چکا تھا،،، اس کی پچھلی زندگی کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے تھے اور اب وہ ایسا ہی پاک و صاف تھا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو،،،



تھی تو یوسف کی دعاؤں کو رد نہیں کیا گیا تھا، اسے اس کی زارا عطا کر دی گئی تھی جس نے یوسف کے "انسان" سے "فرشتہ" بننے کے اس سفر میں "مشعل راہ" کا رول ادا کیا تھا مگر کتنی پاگل تھی نا وہ کہ یہ بات بھی نہیں جانتی تھی،،،

ولیمے کے سارے انتظامات مکمل تھے،،، محشم تینوں خرگوشوں کو ساتھ لے کر گھر واپس آ گیا تھا،،، مگر گھر کے باہر گاڑی روکتے ہی اسے خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا تھا،،، محشم نے ہوٹل کی سجاوٹ کے ساتھ گھر کی ڈیکوریشن کا انتظار بھی کروا لیا تھا،،، وہ پانچ بجے ہی فلاور اور لائٹنگ والوں کو گھر پر لے آیا تھا،،، اس نے پھول والوں سے سب سے پہلے محشم کے بیڈ کو سجایا تھا،،، بیڈ کو چاروں اطراف چھت سے فرش تک گولائی میں وائیٹ،،، پنک اور لال گلاب کے پھولوں کی لڑیوں سے سجایا تھا،،، بیڈ کے پیچھے والی دیوار کو شیشے اور موتیوں کی لمبی لڑیوں کی جھالر سے سجایا گیا تھا،،، جو اندھیرے میں بھی ہیروں کی طرح چمک رہی تھیں،،، ایسی ہی لڑیاں پھولوں کی لڑیوں کے درمیان لگائی گئی تھیں،،، بیڈ شیٹ پر لال گلاب کی ڈھیر ساری پتیوں کی چادر بچھائی گئی تھی،،، بیڈ کے بیچ و بیچ بنے سفید پھولوں کے دل میں انگلش کے دو ایلفابیڈ ایم اور جے کو پنک پھولوں سے باہم ملا کر بہت خوبصورت اسٹائل میں لکھا گیا تھا،،، اس کے سوا بیڈ کے بیچ و بیچ ہی باہری پھولوں کی لڑیوں سے الگ اندر بیڈ کی طرف ہی چھت کی خالی پڑی جگہ پر جھومر کی طرح مزید وائٹ پھولوں کی لڑیاں بھی لگائی گئی تھیں جو کہ بیڈ پر بیٹھنے کے بعد سر سے ذرا اوپر تک لٹک رہی تھیں ہر لڑی کے آخری سرے پر لال گلاب کی منہ بند کلی لگی ہوئی تھی کسی کسی لڑی میں پنک کلیاں بھی اپنی بہار دکھا رہی تھیں،،، بیڈ کی ڈیکوریشن اتنی خوبصورت اور شاندار تھی کہ وہ ہوٹل والی سیج کو بھی مات دے رہی تھی،،، بیڈ سمیت پورے

بیڈروم کو بھی اسی طرح ڈیکوریٹ کروایا گیا تھا کوئی دیوار کوئی کونہ پھولوں سے خالی نہیں چھوڑا تھا،،  
 بیڈروم کی بقیہ چھت کو پروجیکٹر کے ذریعے مصنوعی ننھے ننھے چاند ستاروں اور نیلے آسمان کا تاثر دیا  
 تھا،، سب کچھ مسمرائزنگ تھا،، اس بیڈروم کے ساتھ باقی گھر کو بھی پھولوں سے سجوایا تھا،، ہال  
 سے لے کر باہر چھوٹا سے لان کو بھی محفف نے بے حد خوبصورتی سے مکمل سجوایا تھا،، لان کے بیچ و  
 بیچ وائٹ شیفون کے ٹینٹ کے ساتھ اس نے ٹینٹ کے چاروں پلرز اور چھت پر پراپر لائٹنگ کروائی  
 تھی،، ساتھ ہی "خواب نگر" کی باہری ہٹ نما چھت سے دیواروں تک بھی چھوٹی چھوٹی نیلی ننھی  
 لائٹس کی لڑیاں لگائی گئی تھیں جو شام ہوتے ہی جب جلی تھیں تو پورا گھر باہر سے ہی جگمگا اٹھا تھا،،  
 یہی لائٹس محفف نے اندر ہال میں پھولوں کی لڑیوں کے ساتھ ساتھ لگوائی تھیں،، ہال کی باہری  
 سیڑھیوں پر دائیں بائیں طرف چھوٹے چھوٹے خوبصورت سے تیز روشنیوں والے گیس کے لیمپس  
 رکھے تھے،، ایسے ہی لیمپس گھر کے اندر ہال کی چھت کے ساتھ بھی چاروں طرف لگائے گئے  
 تھے،، محشم لان کو دیکھتا جب اندر ہال میں آیا تو یہاں بھی اتنی خوبصورت سجاوٹ دیکھ کر اس کی  
 نظروں میں ستائش ابھر آئی،، محشم اب محفف کو مسکراتی نظروں سے دیکھتا ہوا اپنے روم کی طرف  
 گیا تھا اور اندر داخل ہوتے ہی اسے دوبارہ ایک شدید حیرت کا زوردار جھٹکا لگا تھا،، اسے لگ رہا تھا وہ  
 اپنے روم میں نہیں واقعی کسی اصلی والے "خواب نگر" میں پہنچ گیا ہو،، کمرے میں ہلکی نیلی مدھم  
 روشنیاں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں،، ساتھ ہی تازے پھولوں کی خوشبو پورے کمرے میں  
 چکراتی حواسوں پر چھا رہی تھی،، اس کے روم کی سیلنگ کی جگہ چاند تاروں سے سجا خوبصورت نیلا  
 آسمان تھا،، بیڈ کے چاروں اطراف لال پنک اور وائیٹ بیلون پڑے تھے،، دیواریں پھولوں کی  
 خوبصورت بیلوں سے لدی تھیں جن کے بیچ سفید ہیروں کی لٹکی لڑیاں شعاعیں بکھیر رہی تھیں،،

"تھینکس سیفی،،، میری جان تم لوگ واقعی میری زندگی ہو،،،" محشم آسودگی سے مسکراتا ہوا اپنی وارڈروب سے کپڑے لے کر باتھ روم کی طرف چلا گیا تھا،،، پھر مزید پندرہ منٹ لگے تھے اسے تیار ہونے میں اور نک سک سے تیار ہو کر وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا،،، جب ہال کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے قدم ہال کے دروازے پر ہی محشم کی آواز سن کر رک گئے تھے،،،

"تم لوگوں کو یہ سب پسند نہیں آیا کیا،،،؟؟؟" اس نے محشم کی آواز سنی تھی،،، جو شاید ابھی ابھی ہال میں آیا تھا،،، تینوں خرگوشوں ابھی کچھ دیر پہلے ہی باہر لان سے ہر چیز کی چیکنگ کرتے ہوئے اندر آئے تھے،،، وہ تینوں حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے اندر کی بھی ساری سجاوٹ دیکھ رہے تھے،،، انھیں بھی یہ سجاوٹ بہت پسند آئی تھی مگر آج وہ اپنی عادت کے مطابق اچھل کود کرتے ہوئے جاکر محشم کے گلے میں نہیں لٹک سکے تھے،،، ایک جھکھک سی تھی جو مانع تھی،،، آج ان تینوں کی وجہ سے بھائی نے محشم اور محشم کو اتنا برا بھلا کہا تھا،،، تبھی وہ تینوں چاہتے ہوئے بھی کھل کر اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر پا رہے تھے،،، بس خاموشی سے ایک طرف کھڑے سب دیکھ رہے تھے،،، حالانکہ انھوں نے ہوٹل جاتے جاتے راستے میں ہی محشم کو پوری بات بتا دی تھی کہ آج ان کی کونسی حرکت پر محشم کو غصہ آیا تھا،،، بدلے میں محشم نے بھی انھیں خوب ڈانٹا تھا مگر اس کا ڈانٹنے کا اسٹائل بھی بہت پیار بھرا ہوتا تھا،،، تبھی ان تینوں کو وہ ڈانٹ کم اور سرزنش زیادہ لگی تھی،،، اب بھی وہ گھر کی سجاوٹ کو خاموشی دیکھتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گم تھے جب محشم کی آواز پر ایک ساتھ تینوں نے اسے دیکھا تھا،،،

"نہی،،، نہیں بھائی سب اچھا ہے بلکہ بہت اچھا ہے،،، بھابھی نے ہمیں منع کر دیا تھا ورنہ ہم تو کل کے لئے بھی سجاوٹ کرتے مگر اچھا ہوا آج آپ نے کروالی بھابھی ہوٹل سے گھر ہی آئیں گی



نا،، پھر جب واپس آئیں گی تو یہ ان کے لئے سرپرائز ہوگا،، وہ یہ سب دیکھ کر بہت خوش ہوئی،، "مہران جھجھکتے ہوئے بولا،، جسے محشف نے صاف محسوس کر لیا تھا،، خود کا منہ بھی ابھی تک لٹکا ہوا تھا اور آج خلاف توقع محمر کی زبان بھی بند تھی،،

"ادھر آؤ تینوں جلدی سے،، "محشف نے ڈپٹ کر بولتے ہوئے تینوں کو اپنے پاس بلایا تھا،، وہ تینوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے بھائی کے پاس چلے گئے تھے تبھی اچانک محشف نے اپنے پاس آ کر کھڑے ہوتے خود کو کھینچ کر گلے لگایا تھا،، ساتھ ہی دوسرا ہاتھ بڑھا کر محمر کو بھی سمیٹ لیا تھا،،

"تو بھی آ جا یا ر کس کا ویٹ کر رہا ہے،،؟؟؟" محشف نے خاموش کھڑے مہران سے کہا اور وہ بھی دونوں بھائیوں کے بیچ اپنی جگہ بناتا ہوا زبردستی گھستا ہوا آ کھڑا ہوا تھا،،

"وی آر سوری بھائی،، ہم سے غلطی ہو گئی،، "محمر شرمندہ سی آواز میں بولا تھا کیونکہ یہ سارا "شر" اسی نے پھیلا یا تھا،،

"بس بس،، سوری کو پاس رکھو اپنے اور یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر کب تک لڑکیوں کی طرح روتے رہو گے،،؟؟؟ مرد بنو اور مردوں کی طرح سچوئیشن کو فیس کرنا سیکھو،، تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یا محمش تم سے پیار نہیں کرتے،،؟؟؟ ہم تم سے بہت پیار کرتے ہیں بس زیادہ جتانے کا موقع نہیں ملتا،، کیونکہ بھائی نے ویسے ہی تمہیں بہت سر چڑھایا ہوا ہے،، ہم بھی تمہارے ایسے ہی ناز اٹھانے لگے تو مزید بگڑ جاؤ گے،، صبح محمش نے جو کیا اسے اس کا احساس ہے،، اس کی نیت خود کو اس طرح مارنے کی نہیں ہوگی مگر نجانے کس موڈ میں تھا کہ غلطی کر گیا اور مجھے لگا تھا کہ جیسے تم دونوں بھاگ نکلے،، ویسے خود بھی نکل بھاگے گا،، اسی لئے میں بے فکری سے ناشتہ کرنے لگا تھا،،

مخود کا رونا بھی میں نے سنا تھا مگر مجھے لگا کہ ہمیشہ کی طرح یہ ڈانٹ سن کر ہی رونے لگا ہے،، مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ محمش اسے واقعی مار رہا ہے مگر جب بھائی کی تیز دھاڑتی آواز سنی تو میں باہر بھاگا آیا،، تم تینوں اپنے دل میں کوئی میل مت رکھنا اچھا،، محمش کو اپنی غلطی کا احساس ہے اسی لئے وہ صبح سے کسی کے سامنے نہیں آیا،، نجانے کیوں اتنا وانڈ ہو گیا تھا،،؟؟؟ اب تم اپنے اپنے موڈ ٹھیک کرو،، سب ٹھیک ہے اوکے،، "محشف نے ایک کے بعد ایک ان تینوں کی پیشانی چومتے ہوئے انھیں خود سے الگ کیا تھا،،

"بھائی، بھائی،، وہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں،، "مخود کی روہانسی جھجھکتی آواز سن کر محشف اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تھا،،

"بھائی مجھے محمش بھائی نے نہیں مارا تھا،، مطلب وہ بیڈ کو صرف میری ٹانگوں پر مارنے کی ایکٹنگ کر رہے تھے،، اصل میں بیڈ کا سرازین سے لگا تھا،، میری ٹانگوں سے انھوں نے بیٹ کو اسی طرح ہٹ کیا تھا کہ اس کا سرازین پر تھا اور بیٹ کا بیچ کا حصہ میری ٹانگ سے ٹچ ہوا تھا،، مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی مگر میں بھائی کے غصے سے چینخنے پر اور ان کے گرن پکڑنے پر ڈر کر رو رہا تھا،، چوٹ مجھے بالکل نہیں لگی تھی،، محمش بھائی نے بیٹ اس عجیب اسٹائل میں مارا تھا کہ چوٹ بھی نا لگے اور میں ڈر بھی جاؤں اور وہ بھی صرف ایک بار،، میں بس محمش بھائی سے بچنے کے لئے زور زور سے رو رہا تھا تاکہ وہ میرے رونے سے بوکھلا کر مجھے چھوڑ دیں،، انھوں نے تو نہیں چھوڑا مگر غلط وقت پر بھائی آگئے،، سیفی بھائی مجھ سے کیسی بھی قسم لے لیں مجھے سچ مچ نہیں پتہ تھا کہ اتنی صبح ہی بھائی یوں اچانک آجائیں گے اور محمش بھائی پر اس بری طرح برسیں گے،، میری وجہ سے سب کچھ بگڑ ہو گیا،،، میرے محمش بھائی میری وجہ سے اتنا ہرٹ ہوئے ہیں مجھے اسی لئے خود پر

بہت غصہ آ رہا ہے سیفی بھائی،، پلیرز محمش بھائی سے کہیں مجھے معاف کر دیں،، میری تو ہمت ہی نہیں ہو رہی ان کے سامنے جا کر ان سے معافی مانگنے کی،، " بولتے بولتے محود کی آواز رندھ گئی تھی،، پوری بات سن کر محشف نے خفگی سے محود کو دیکھا،،

"سیفی بھائی اصل غلطی اس روتی شکل کی نہیں میری ہے،، وہ فیک آئی ڈیز ہم تینوں کے نام پر میں نے بنائی تھیں،، آپ کو لگتا ہے یہ "بے بی بوائز" اتنے بریو ہو سکتے ہیں،،؟؟؟ یہ تو کالج میں بھی سینئر لڑکیوں کو ماں کی نظروں سے دیکھتے ہیں تو کلاس میٹس کو بہنیں سمجھتے ہیں اور جونیئر لڑکیوں کو انھوں نے اپنی بیٹی بنایا ہوا ہے،، لڑکی تو دور ان دونوں کو تو لڑکوں کے نام سے بھی آئی ڈی بناتے ڈر لگتا ہے کہ بھائی اور آپ دونوں کمپیوٹر ہیکرز،، میرا مطلب آئی ٹی ایکسپرٹس کو پتہ چل گیا تو زبردست پٹائی ہوگی اسی لئے اس نیک کام میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں یہ سب میں نے کیا ہے،،" محمر نے منہ بناتے ہوئے کہا،،

"میری تو کوئی بھی غلطی نہیں بھائی،، نا میں نے اس محمر کمینے کی طرح آئی ڈیز بنائیں اور نا ہی اس "رخصتی کی دلہن" (محود) کی طرح رونے کا ٹانگ کیا،،، لیکن مجھ پر بھی محمش بھائی نے غصہ کیا اور اب مجھ سے ناراض بھی ہو گئے،،، "مہراں کا منہ لٹک گیا تھا کہ ہمیشہ یہی ہوتا تھا،، ان تینوں بھائیوں میں ہر "شرارت" کا "ماسٹر مائنڈ" محمر کمینہ ہوتا تھا،، وہ ہی ہر کام میں ٹانگ اڑا کر ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ پھنسا لیا کرتا تھا،، ہر دفعہ مہراں اور محود کی غلطیاں نا ہونے کے برابر ہی ہوتی تھیں،، پھر بھی محمر کے پھیلانے "گند" میں وہ دونوں بھی ساتھ ہی گھسیٹ لئے جاتے،، اب بھی ان کی باتیں سن کر محشف نے تاسف سے سر ہلایا تھا،،



"تم تینوں نابس کبھی بڑے مت ہونا،، چلو اب جو ہو گیا سو ہو گیا،، محمش کی فکر مت کرو وہ تم تینوں سے خفا نہیں رہ سکتا، وہ بھائی کی وجہ سے ڈپریسڈ ہے،، مگر جلد ہی صحیح ہو جائے گا،، اب تم تینوں جلدی سے تیار ہو اور جانے کی کرو،، بھائی بھی تیار ہو کر آتے ہونگے،، میں بھی جا رہا ہوں پھر بھابھی کو بھی پک کرنا ہے پارلر سے ابھی اور یہ محمش محترم بھی نجانے کہاں گم ہیں صبح سے کوئی پتہ ہی نہیں،، بھابھی کو پارلر چھوڑ کر خود سیر سپاٹوں پر نکلا ہوا ہے،، صبح سے فون بھی سوئچ آف آ رہا ہے،، "محشف بولتا ہوا اپنے روم کی طرف چل دیا تھا اور ہال کے دروازے کے پیچھے چھپ کر ان کی باتیں سنتا محشم اپنے صبح والے "اور" ری ایکشن پر شرمندہ ہوتا دوبارہ اپنے روم کی طرف پلٹ گیا تھا، ساتھ ہی اس کی انگلیاں اپنے فون پر محمش کا نمبر ملا رہی تھیں جو نجانے صبح سے کہاں گیا ہوا تھا،؟؟ مگر محمش کا فون بقول محشف کے اب بھی سوئچ آف آ رہا تھا جس سے حقیقتاً محشم بھی اب پریشان ہو گیا تھا،،

ولیمے کا فنکشن شروع ہو چکا تھا،، محمش کا اب تک کچھ پتہ نہیں تھا،، تیار ہونے کے بعد جزا اور پری کو پارلر سے لینے محشف ہی گیا تھا، تینوں خرگوش محشم کے ساتھ ہوٹل جانے کے لئے نکل گئے تھے کیونکہ ضیاء صاحب کی پوری فیملی اور پری کے امی بابا ہوٹل پہنچ گئے تھے،، اور تو اور محشم نے پرسوں صبح نانا جان سے نمبر لے کر ماموں کی فیملی کو بھی برات ولیمے پر انوائٹ کیا تھا،، مگر وہ لوگ برات میں شامل نا ہو کر آج صبح ہی ولیمے کے فنکشن کے لئے نجانے کیا سوچ کر چلے آئے تھے،، وقار بھائی اور بلال نے بھی اس کا نمبر نانا جان سے ہی لیا تھا اور وہ دونوں جب سے مری پہنچے تھے لگاتار محشم سے رابطے میں تھے،، اب بھی ہوٹل پہنچتے ہی ان دونوں کی کالز ایک کے بعد ایک محشم

کو آنی شروع ہو گئی تھیں،، تبھی اسے مجبوراً ہوٹل جانا پڑا تھا مگر اس کا دماغ محشم میں ہی اٹکا ہوا تھا جو نجانے کہاں تھا،؟؟ محشم کے پہنچنے تک ہوٹل میں تقریباً آدھے مہمان آچکے تھے،، جزا کو لے کر محشف بھی بس پہنچنے والا تھا،، ہوٹل پہنچتے ہی تینوں خرگوش اچھلتے کودتے ہوئے اندر بھاگ گئے تھے جبکہ محشم اندر جاتے ہی ضیاء صاحب کی فیملی سے اور پری کے امی بابا سے ملنے رک گیا تھا جو اسے اینٹرینس کے پاس ہی مل گئے تھے،، ذی العید نے محشم کو گلے لگا کر مبارکباد دی تھی ساتھ ہی اپنے ہوٹل میں ہوئے اس "ڈرامے" پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے محشم سے معافی بھی مانگی تھی مگر کیونکہ اس بے چارے کی اس سارے قصے میں کوئی غلطی نہیں تھی اسی لئے محشم نے اسے معافی مانگنے پر ڈانٹ دیا تھا مگر اس نے ذی العید کو بھروسے مند اور ذمہ دار اسٹاف رکھنے کی تاکید ضرور کی تھی،،، ضیاء صاحب نے بھی محشم کو گلے لگا کر مبارکباد دی تھی،،، اور محشم بھی ان کے گلے لگتا واقعی سچے دل سے ان کا احسان مند تھا کہ آج اس کی اس دوبارہ شادی اور ولیمے کا سہرا انہی کے سر تھا،، ان کی وجہ سے ہی وہ اور جزا اپنی زندگی کا یہ سب سے خوبصورت وقت سیلیبریٹ کر سکے تھے،، ورنہ اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اور جزا دوبارہ سے بھی شادی کریں گے،، ضیاء صاحب اسے تو بیٹا سمجھتے ہی تھے،،، ساتھ ہی انھوں نے ایک حقیقی باپ کی طرح ہی جزا کو بھی اپنی بیٹی بنا کر تمام رسم و رواج کے ساتھ اپنے گھر سے رخصت کیا تھا، محشم تہہ دل سے ان کی بڑائی کا قائل ہو گیا تھا،، ان کا احسان وہ مرتے دم تک نہیں بھول سکتا تھا،، اب بھی انھوں نے محشم کو بتایا تھا کہ انھوں نے ریاض ملک کی فائل کھلوا دی تھی اور دونوں باپ بیٹی کی پکڑ کا "پکا" انتظام بھی وہ کروا چکے تھے،، اب ریاض ملک کہیں بچ کر نہیں جاسکتے تھے اس لئے محشم اب ان دونوں کی طرف سے بے فکر رہے جبکہ ریاض ملک اور رمشا کا نام سنتے ہی محشم کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا،، تبھی اس نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کی بات بے دھیانی سے سنی تھی اور پری کی بڑی بہن اور ذی العید کی منکوحہ پلوشہ کے سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ پری کے امی بابا سے مل کر ان کی دعائیں سمیٹا ماموں لوگوں کی طرف بڑھ گیا تھا،، وقار بھائی نے اسے گلے لگا کر ڈھیروں مبارکباد دی تھیں اور بلال بھی کافی دیر اسے گلے لگائے اس سے شکوے شکایات میں بزی رہا تھا کہ اس نے اچانک اپنا نمبر کیوں چینج کر لیا تھا،، اس کے نمبر چینج کرنے کی وجہ سے ہی وہ اتنے وقت سے اس سے رابطہ نہیں کر سکے تھے،، وہ دونوں بھائی بیوی بچوں سمیت آئے تھے،، تبھی محشم ان کی بیویوں کو سلام کر کے بچوں کو پیار کرتا ہوا ماموں سے ملنے لگا تھا،، آج تو ماموں بھی ہمیشہ والی سردمہری بھلا کر خوب گرم جوشی سے اس سے ملے تھے اور ممانی نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے ڈھیروں دعائیں دی تھیں،، محشم ان دونوں کے رویئے کی اس اچانک تبدیلی پر حیران رہ گیا تھا،، پھر اس نے تینوں خرگوشوں کو بھی ماموں ممانی سے ملوایا تھا جو اتنے سال بعد ان تینوں کو دیکھ کر شاکڈ رہ گئے تھے،، تینوں نا صرف جوان ہو چکے تھے بلکہ دکھنے میں بھی نہایت ہی حسین تھے،، ایک جیسی شکل والے تینوں خرگوشوں کی پہچان آج بھی اتنی ہی مشکل تھی جتنی چودہ سال پہلے تھی،، بلیو، بلیک اور چاکلیٹ براؤن ٹکسیڈوز پہنے بلا کے حسین اور طرح دار سے تینوں bunnies بالکل اپنے باپ اور محشم کی نوعمری کی تصویر تھے،، ممانی تو وفور شوق سے بار بار انھیں دیکھ کر ایک ایک کا نام پوچھ کر ان کی پہچان محشم سے سمجھنے کی کوششوں میں مصروف تھیں،،

"اے محشم یہ تمھاری ماں جیسی آنکھوں والے کا کیا نام ہے،،؟؟؟" وہ بلیک ٹکسیڈو میں اپنے دائیں طرف کھڑے محود کے بارے میں پوچھنے لگیں،،



"ممائی میرا نام محود ہے،،، " محود نے نجل سے انداز میں سر کھجاتے ہوئے کہا،،، محشم اس کے انداز پر ہولے سے مسکرا دیا تھا،،،

"اور تمہارا کیا نام ہے بیٹا،،،؟؟؟" اب انہوں نے چاکلیٹ براؤن ٹکسیڈو میں دونوں بھائیوں کے بیچ کھڑے محمر سے پوچھا تھا،،،

"جی میرا نام محمر ہے،،، اور اس سے پہلے کہ آپ مجھ سے میری پہچان پوچھیں میں خود ہی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ میرے دائیں گال پر ہنستے ہوئے ڈمپل پڑتا ہے اور میری آنکھیں بالکل میرے ڈیڈ جیسی ہیں،،، میری ناک پر بالکل ان کے جیسا تل بھی ہے تو آپ بس یہ دو نشانیاں ہی یاد رکھیں،،،، " بلا کے حاضر جواب محمر نے ممائی کو تفصیل سے بتایا تھا،،، اس کے تعارف پر ممائی سمیت بلال وقار ان کی بیویاں اور ماموں بھی ہنس دیئے تھے،،،

"محمر،،، " محشم نے اسے تنبیہی انداز میں پکارا تھا،،،

"ممائی اسے عادت ہے بس مزاق کی اور ممائی یہ میرا سب سے پیارا بچہ ہے مہراں،،، بالکل میرے اور محشم جیسا ہے اس کی ہنسی آواز سب ہم دونوں جیسی ہے،،، یہاں تک کہ بالوں کا کلر اور اسٹائل بھی بالکل ہم دونوں جیسا ہے،،، " بلیوں ٹکسیڈوں میں شرمائے سے کھڑے مہراں کا تعارف محشم نے خود دیا تھا،،، جو کہ بالکل ٹھیک تھا،،، مہراں محشم اور محشم تینوں بھائی ہو بہو ایک جیسے تھے،،، مہراں کی کم عمری ہی وہ واحد چیز تھی جو اسے بڑے دونوں بھائیوں سے جدا کرتی تھی،،، تینوں خرگوشوں میں خطرناک حد تک مماثلت تھی مگر دھیان سے دیکھنے پر کچھ ایک فیچرز ان کے ڈفرنٹ تھے،،، جیسے کہ محود کی آنکھوں کی بناوٹ،،، محمر کے گال کے ڈمپل اور مہراں کے محشم اور محشم جیسے گولڈن بال،،، محود محمر اور محشم کے بالوں کا رنگ ڈارک براؤن تھا،،، کچھ ایک چیزوں کے فرق کے باوجود بھی

کوئی انجان شخص جب انھیں پہلی بار دیکھتا تھا تو اسے وہ تینوں ایک جیسے ہی لگتے تھے،، اب بھی ممائی ان تینوں کو بغور دیکھتے ہوئے ان کے کپڑوں کے ساتھ ان کی پہچان بھی ازبر کر رہی تھیں،، ان کی آنکھیں اور چہرے کے تاثرات دیکھ کر محمر کی ہنسی نہیں رک رہی تھی،،

"ممائی میں آپ کو ہم تینوں کی تصویریں دوں گا جس سے ہم لوگ آپ کو آرام سے یاد ہو جائیں گے،، تصویروں کے پیچھے نام بھی لکھ دوں گا،، اور پہچاننے کے لئے نشانیاں بھی ڈیٹیل کے ساتھ،،"

محمر ایک بار پھر سے بولا تھا اور محشم نے ایک بار پھر اسے گھورا تھا،،

"محشم محشف اور محشم کہاں ہیں،،؟؟؟ ان سے بھی تو ملو او،، عرصہ ہو گیا انھیں دیکھے ہوئے،،"

وقار بھائی کے پوچھنے پر محشم کا دھیان ایک بار پھر سے محشم کی طرف چلا گیا تھا،، پھر اس سے پہلے کہ وہ انھیں جواب دیتا اچانک اس کا فون بجنے لگا تھا،، محشم نے فون نکال کر دیکھا تھا محشف کی کال تھی،،

"ہاں سیفی بولو،، اچھا تم پہنچ گئے،، اوکے میں آ رہا ہوں،،" محشم نے ممائی کی فیملی سے ایکسیوز کرتا باہر گیٹ کی طرف چلا گیا تھا،، تینوں خرگوش بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر بھاگ گئے تھے،، گیٹ کے بلکل آگے محشف کی گاڑی کھڑی تھی جس میں سچی سنوری جزا پری کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی،، پری پورے راستے بول بول محشف کے کان کھا گئی تھی،، محشف نے باہر نکل کر گاڑی کا گیٹ کھولا تھا اور پری کے بعد جب جزا باہر نکل کر آئی تھی تو تینوں خرگوشوں کے چہرے اسے دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھے تھے،، آج ان کی بھابھی لگ ہی اتنی حسین رہی تھی کہ وہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے جا رہے تھے،،

جزا نے آج اپنے لمبے گھنے بالوں کو کھول کر رول کروایا ہوا تھا،، جن میں سائیڈ کی مانگ نکال کر بائیں سائیڈ پر جھومر سیٹ کیا گیا تھا،، پیشانی کے بالکل بیچ میں ٹیکہ اس طرح سیٹ تھا کہ ٹیکے کی چھلی چین بالوں میں چھپی ہوئی تھی اور نظر نہیں آ رہی تھی،، لمبے گھنے بالوں کو بائیں کندھے پر خوبصورت اسٹائل میں پھیلا کر سیٹ کروایا ہوا تھا،، بھاری کام سے مزین دوپٹہ آدھے سر پر سیٹ کیا گیا تھا تو آدھا پیچھے اور آدھا دائیں کندھے پر سیٹ تھا،، لہنگے سے میچنگ جیولری کے علاوہ آنی کے زیور بھی اس کی گلے کی زینت بنے ہوئے تھے،، جو اس کی بری کے لئے آنی نے رکھے ہوئے تھے،، چہرے پر مہرون اور پیچ کلر کی مناسبت سے اس کی بو جھل آنکھوں پر اسموکی میک اپ کیا گیا تھا ہونٹوں پر میٹ کی مہرون لپ اسٹک لگی تھی،، ناک میں نتھ کی جگہ خوبصورت سی مہرون نگ کی لونگ پہنی ہوئی تھی،، وہ اپنی زندگی میں کل کے بعد آج دوسری بار اتنے ڈارک میک اپ میں تھی،، یہاں تک کہ آج اس نے بیوٹیشن سے کہہ کر محشم کی آنکھوں سے میچ کرتے چاکلیٹ براؤن لینسز بھی اپنی آنکھوں میں لگوائے تھے جس پر پری نے اس کا خوب ریکارڈ لگایا تھا مگر جزا نے تیار ہوئی پری کے بال دونوں اطراف سے پکڑ کر اتنی زور سے کھینچے سے کہ اس کا بنا بنایا ہیئر اسٹائل تباہ ہو کر رہ گیا تھا،، جس پر پری نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر جزا نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر دوبارہ سے اس نے مزید کوئی بکواس کی تو وہ پھر سے اس کے ساتھ اپنی حرکت سبب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،، تبھی پری نے دل پر جبر کر کے اپنے ہونٹوں پر ٹیپ لگا لیا تھا کہ وہ اپنے خوبصورت بالوں کو گھونسلے کی شکل میں محشم کے سامنے لے جانے کا رسک بالکل نہیں لے سکتی تھی،، اسے پتہ تھا یہ جنگلی جزا دھمکیاں نہیں دیتی اس نے اگر کہہ دیا کہ وہ دوبارہ اس کے



خوبصورت بالوں کو نوچ ڈالے گی تو وہ واقعی ایسا کر سکتی تھی اسی لئے ابھی جزا سے پنگا نالینے میں ہی سمجھداری تھی،،

پری بھی آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی،، اس نے ہلکے پستنی اور آسمانی شیڈ کا دیدہ زیب لہنگا پہنا تھا،، اپنے لمبے بالوں کی بیچ سے مانگ نکال کر اس نے بڑا سا ٹیکا لگایا تھا اور باقی بالوں کو اوپری بالوں کی لٹوں کو رول کر کے آدھے ہاف بال باندھے ہوئے تھے جن میں ایک پیارہ سا آسمانی اور پستنی نگوں کا ہیڈ پیس لگا ہوا تھا،، اور پیچھے کے لمبے سلکی بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا،، بند گلے کی ویلیوٹ کے کام سے مزین آسمانی اور پستنی چولی پر لمبے لمبے ایئر رنگ پہنے اس نے بڑا سا آسمانی اور پستنی شیڈ کا دوپٹہ کھول کر دائیں کندھے پر سیٹ کیا تھا،، دوپٹے پر بھی چاروں طرف آسمانی پتلی سی پٹی لگی تھی جس پر وائیٹ اور گرین سیکوئیز ورک تھا،، پورے لہنگے سمیت دوپٹے پر بھی باریک باریک سفید ننھے ہیرے جیسے نگ لگے ہوئے تھے،، لہنگا سیکوئس کے کام سے بھرا جھلملا رہا تھا،، لہنگے کے گھیرے پر بڑے بڑے آسمانی اور سفید اسٹون کا ہیوی کام تھا،،

"ویکم بیوٹی فل لیڈی،، لگتا ہے آج ہی آپ نے پرستان سے سیدھے زمین پر لینڈ کیا ہے،، ویسے آپ کی خادمہ بھی آج کافی حسین لگ رہی ہیں،،" محمر نے دھیمی آواز میں جزا سے کہا تھا،، پھر بھی پری نے سن لیا تھا اور گھور کر اسے دیکھا تھا،،

"محمر bunny آج مجھ سے پنگا مت لینا پہلے ہی بہت تپی ہوئی ہوں،،" پری نے محمر کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے ناک پھلا کر اسے وارننگ دی تھی،، تبھی وہ شرافت سے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ ہو گیا تھا،، جبکہ محشم ان سب سے ذرا پیچھے ہی رک کر اب محمش کو میسج ٹائپ کر کے سینڈ کر رہا تھا،، محمش کا فون تو آن ہو گیا تھا مگر وہ کوئی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا جو محشم کے لئے پریشانی کا

باعث بن رہا تھا،،، محشم نے میج فارورڈ کر دیا تھا مگر اب بھی وہ ایک طرف کھڑا محشم کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا بیل جا رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا اور ایک بار پھر سے ناکام ہونے کی صورت محشم جزا کے پاس آیا تھا اور پھر سے اس نے محشم کا نمبر ملاتے ہوئے گاڑی کے باہر کھڑی جزا کی طرف بنا دیکھے ہی اس کا ہاتھ تھام لیا تھا اور فون کان سے لگا لیا تھا جزا جو گاڑی سے باہر نکلتے ہی تینوں خرگوشوں سے اپنی تعریف سن کر خوش ہو رہی تھی محشم کو خود کے بجائے فون کی طرف متوجہ دیکھ کر اس کا چہرہ بجھ کر رہ گیا تھا،،، آج پری نے اس کی اتنی تعریف کی تھی کہ وہ شادی والے دن سے بھی زیادہ آج حسین لگ رہی تھی شاید یہ محشم کی محبتوں کا اعجاز تھا جو آج اس پر برات والے دن سے بھی زیادہ ٹوٹ کر روپ آیا تھا،،، مگر محشم نے اسے ایک نظر تک نا دیکھا تھا اور مسلسل فون کان پر لگائے ہوئے تھا،،، پھر وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے لئے اندر کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ گیٹ سے باہر ہی تینوں خرگوشوں نے اسے روک دیا تھا،،، ساتھ ہی محرم نے ایک زوردار سیٹی بجائی تھی،،، تبھی ان پر پھولوں کی بارش اور خوشبوئیں سپرے کی صورت برسنے لگی تھیں جو ہوٹل کے اوپری فلور سے ان پر کی جا رہی تھی،،،

"اب چلیں بھائی اندر،،،" مہران نے حیران کھڑے محشم سے کہا تھا تبھی وہ اوپر دیکھتا ہوا جزا کا ہاتھ تھامے اندر کی طرف بڑھنے لگا تھا،،، گیٹ سے اسٹیج تک جاتی لمبی سی روش پر چلتے ہوئے وہ مووی میکرز کی تیز فلیش لائٹس اور لگاتار پھولوں اور دلفریب خوشبوؤں کی بارش میں بھگتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے،،، جزا کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں مگر خود پر برستے پھول اور دلفریب خوشبوؤں کی بارش دیکھ کر اسے تینوں خرگوشوں پر پیار آیا تھا اسے پتہ تھا اس کا یہ اسپیشل ویلکم ان تینوں نے ہی کیا تھا،،، اپنے ویلکم سے لے کر ہوٹل کی سجاوٹ تک دل موہ لینے والی تھی مگر وہ پھر بھی اس

طرح خوش نہیں ہو سکی تھی جیسے اسے ہونا چاہیے تھا،،، وجہ محشم کی بے نیازی تھی،،، وہ پری کی تعریفوں پر جتنی زیادہ ایکسائیٹڈ ہو کر ہوٹل تک آئی تھی محشم کے روکھے پھیکے رویے نے اس کی ساری خوشی ملیامیٹ کر دی تھی،،، دل کو یکایک ہی اداسی نے گھیر لیا تھا،،، بہت زیادہ کی تو ڈیمانڈ نہیں کی تھی اس نے وہ تو بس اس لاپرواہ شخص کی ایک ستائشی نظر اور تعریفی جملے پر ہی خوش ہو جاتی،،، سب کے سامنے وہ چاہے کچھ بولتا نہیں مگر بس ایک نظر ہی اس کے چہرے پر ڈال لیتا تو وہ یوں افسردہ تو نا ہوتی،،، انہی سوچوں میں گھری وہ اپنی لمبی ہیل کے ساتھ ایک ہاتھ سے اپنا بھاری لہنگا سنبھالتے ہوئے آہستہ آہستہ محشم کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتی ہوئی اسٹیج تک پہنچ گئی تھی،،، پھولوں سے سجے خوبصورت اسٹیج پر محشم نے اسے اسٹیج کے بیچ و بیچ رکھے کاؤچ پر بیٹھا دیا تھا،،، اور اس بار بھی اس پر ایک نگاہ ڈالے بنا خود مصروف سے انداز میں اسٹیج سے اتر کر نیچے چلا گیا تھا،،، مووی میکر اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا تھا مگر وہ ان سنا کئے اسٹیج سے اتر گیا تھا،،، مووی میکر بھی مایوسی سے کیمرہ بند کر کے دوسری طرف چلا گیا تھا،،، اسٹیج سے اتر کر محشم اب سامنے ہی اینٹرنس سے کچھ دور کھڑے محشف کے پاس جا رہا تھا،،، محشف کے پاس ہی تینوں bunnies کے ساتھ پری بھی کھڑی تھی،،، جزانے ان سب کی طرف اداسی سے بھری ایک طائرانہ نظر ڈالی تھی تبھی اس کی نظر سامنے ممانی کی فیملی پر پڑی تھی اور وہ حیرت سے ساکت رہ گئی تھی،،، سامنے ہی بلال بھائی وقار بھائی ان کی بیویاں بچے سب موجود تھے ماموں بھی وقار بھائی کے ساتھ کھڑے تھے،،، وہ ابھی ان سب کو دیکھتے ہوئے ان کی آمد کے متعلق سوچ ہی رہی تھی تبھی اس کی کمر پر تیز زوردار چھبن ہوئی تھی،،،

"سی سی یی،،،" اس نے پلٹ کر اپنے دائیں طرف دیکھا تھا اور وہ زور سے اچھل پڑی تھی،،،



\*\*\*\*\*

جزا محشم  
ولیمہ اسپیشل

جزا کے بالکل پیچھے ممانی کھڑی اسے کڑی نظروں سے گھور رہی تھیں، اس کی کمر کو بھی انھوں نے ہی نوچا تھا،،

"سنا ہے بڑے پر نکل آئے ہیں تیرے یہاں آکر،،،؟؟؟ یہ شادی،،، ولیمہ،؟؟ محشم بھی خاصہ مہربان لگ رہا ہے تجھ پر ورنہ پہلے تو وہ بڑا خلاف تھا تیرے باپ اور تجھ سے یہاں تک کہ بات طلاق تک آپہنچی تھی،،، تیری ماں اسی غم میں اللہ کے گھر چلی گئی،،، نا وہ محشم کو سمجھا سکی نا تیرے باپ کو،،، پھر تو نے یہاں آکر ایسا کونسا جادو چلایا جو اس معاملے میں کسی کی بھی نا سننے والا محشم یوں اچانک سے بدل گیا،،،؟؟ اور تو اور بات طلاق سے دوبارہ شادی اور ولیمہ تک پہنچ گئی،،، ویسے تو بڑی شریف زادی بنی رہتی تھی،،، ممانی مجھے یہ نہیں آتا مجھے وہ نہیں آتا،،، میں بہت سیدھی اور شریف ہوں مگر اب دیکھو،،، ارے تو تو سارے گنوں کی پوری نکلی جزااااا،،، یعنی ایک مہینے میں ہی تو نے محشم جیسے مرد کو اتنی آسانی سے قابو میں کر لیا،؟؟؟ ایسا کونسا منتر پڑھ کر پھونکا ہے تو نے اس پر مجھے بھی بتا دے،،، " ممانی نے جزا کو اکیلا پا کر گھیر لیا تھا، اور اسے اپنی شاطر آنکھوں سے گھورتے ہوئے اس کا بازو مڑور کر پوچھنے لگی تھیں،،، جبکہ حیرت سے پوری آنکھیں کھولے بیٹھی جزا کو ان کے لفظوں نے سخت تکلیف دی تھی،،، اصل میں ممانی کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ

یہاں آتے ہی جزا نے آخر ایسا کیا کیا تھا جو اس کا نام سن کر بھڑک اٹھنے والے محشم کی کایا پلٹ گئی تھی،، اب یہ تو جزا کا دل ہی جانتا تھا کہ اس شادی اور ویسے سے پہلے وہ کیا کچھ جھیل چکی تھی،، "میں بتاؤں ممائی،، اصل میں کوئی خاص منتر نہیں پھونکا بس محبت کا شربت پلایا تھا،، "اپنے بالکل پیچھے محمر کی آواز سن کر ممائی اچانک اچھل پڑی تھیں اور فوراً پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا،، پری کے ساتھ تینوں خرگوش ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے ان کے بالکل پاس کھڑے تھے مگر ان تینوں کی آنکھوں میں لکھی وارنگ ممائی واضح سمجھا گئی تھی کہ اگر عزت پیاری ہے تو شرافت کے ساتھ وہاں سے نو دو گیارہ ہو جائیں،، تبھی وہ گڑبڑاتے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہاں سے رخصت ہو گئی تھیں،،

پری محشم محمر اور محود نے محشم کو محشم کے پاس کھڑے دیکھ لیا تھا،، اسی لئے جزا کو اکیلے اسٹیج پر بیٹھا دیکھ کر وہ چاروں اسٹیج کی طرف بڑھ گئے تھے مگر ان سے پہلے ہی اسٹیج کے بائیں طرف کونے میں بنی سیڑھیوں سے انھوں نے ممائی کو بھی اسٹیج پر چڑھتے دیکھا تھا اور پری نے تیزی سے اسٹیج کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے تینوں خرگوشوں کو بتا دیا تھا کہ ممائی جیسی فسادی عورت اسٹیج پر جزا کا دل ہی نوچنے جا رہی ہوگی اور وہی ہوا بھی تھا،، ممائی نے دل کے ساتھ ساتھ اس کی کمر بھی نوچی تھی اور پری سمیت ان تینوں نے نا صرف ممائی کی حرکت دیکھی تھی بلکہ ان کی پوری بات بھی سن لی تھی،، انھیں یقین ہو گیا تھا کہ پری کی بات سو فیصد سچ تھی،، ممائی ایک "فسادی" عورت تھیں،، تبھی ان کے جاتے ہی وہ چاروں جزا کی طرف متوجہ ہوئے تھے جس کی آنکھوں سے اس وقت ٹپاٹپ آنسو گرتے ہوئے اس کے گود میں رکھے ہاتھوں کے پیالے میں جمع ہو رہے تھے،، اسے

یوں روتا دیکھ کر وہ چاروں بوکھلا گئے تھے اور محمر محمود اور مہران جزا کے سامنے ہی اسے گھیر کر کھڑے ہو گئے تھے،، جبکہ پری اس کے پاس کاؤچ پر آ بیٹھی تھی،،

"جزا پلیزززز،، یوں اسٹیج پر مہمانوں کے سامنے تو مت روؤں سب کیا سوچیں گے،،؟؟؟ تم تو بہت اسٹرونگ لڑکی ہو،، پھر یوں کیوں رو رہی ہو،،؟؟؟ مجھے تو ویسے ہی تمھاری یہ ممانی اچھی نہیں لگتیں،، تم نے جب انکل آنٹی کے انتقال کے بعد ممانی کی اصلیت مجھے فون پر بتائی تھی تب سے ہی یہ ممانی مجھے "زہر" لگنے لگی تھیں،،" پری نے اپنے پرس سے ٹشو نکالتے ہوئے احتیاط سے جزا کے آنسو صاف کئے تھے تاکہ اس کا آئی میک اپ خراب نا ہو،،

"ہاں بھابھی پلیززز چپ ہو جائیں نا،، آپ فکر نا کریں آپ کا پورا بدلہ میں آج کے فنکشن کے دوران ممانی بیگم کی جان عذاب میں ڈال کر لے لوں گا،، مگر آپ ان کی فضول باتوں پر یوں مت رویں،،" محمر نے بھی اسے جھکے سر کے ساتھ خاموشی سے آنسو بہاتے دیکھ کر کہا تھا،، مگر جزا کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے، اس کا دل ایک تو ویسے ہی افسردہ ہو رہا تھا اوپر سے ممانی نے آکر اس کے افسردہ و مایوس دل کو مزید دکھا دیا تھا،، تبھی اس کی آنکھیں تیزی سے بھیگتی جا رہی تھیں،،

"محمود bunny تم جاؤ اور محشم بھائی کو بلا کر لاؤ آج ان کا ولیمہ ہے،، انھیں جزا کے پاس ہونا چاہیے اور وہ اسے اکیلا چھوڑ کر خود نیچے ٹہلتے پھر رہے ہیں،" پری نے جزا کو چپ نا ہوتے دیکھ کر محمود سے کہا تھا،، مگر اس سے پہلے کہ محمود اسٹیج سے اترتا جزا نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا تھا اور سر اٹھا کر محمود کو دیکھتے ہوئے زور و شور سے نفی میں سر ہلایا تھا،، ساتھ ہی اس نے پری سے ٹشو لے کر اپنی بھیگتی آنکھیں صاف کی تھیں،،



"میں ٹھیک ہوں محود انھیں مت بلاؤ،،، " جزا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور ٹٹو سے چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی،،، وہ تینوں بھائی پری اور جزا کو اس طرح سے آڑ میں لئے ہوئے کھڑے تھے کہ اسٹیج سے نیچے کوئی بھی مہمان جزا کو نا دیکھ سکے،،، تبھی بلا وجہ تماشا بننے سے بچ گیا تھا،،،

"تم لوگ جاؤ فنکشن انجوائے کرو میں بیٹھی ہوں یہاں اوکے،،، " جزا نے خود کو کافی حد تک نارمل کر لیا تھا تبھی پری سمیت تینوں خرگوشوں سے کہا،،، "نہیں بھابھی،،، بس بھائی آ جائیں،،، پھر ہم چلے جائیں گے،،، " مہراں نے کہا تھا،،، "نہیں،،، میں نے کہا ناں تم لوگ جاؤ،،، پری تم بھی جاؤ اور انکل آنٹی کو کھانے پینے کا پوچھو،،، پلو شہ آپ اکیلی بور ہو رہی ہو گی اور تم تینوں بھی جاؤ،،، گیسٹ کو دیکھو،،، محرم مہمانوں کے ساتھ بالکل بد تمیزی مت کرنا چاہے وہ ممانی ہو یا کوئی اور چلو اب جاؤ میں ٹھیک ہوں،،، " جزا نے ان سب کو اسٹیج سے روانہ کر دیا تھا،،، تینوں خرگوش پری کے ساتھ ہی منہ بناتے ہوئے اتر گئے تھے،،، اور پلٹ کر ایک بار پھر اسٹیج کی طرف دیکھا تھا جزا اب بھی سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی تھی،،، مگر اب زرینہ بیگم اپنی نند کے ساتھ اس کے پاس اسٹیج پر جاتی دکھائی دی تھیں،،، تبھی وہ چاروں ذرا ریلیکس ہو گئے تھے،،،

"ویسے پری سوچنے کی بات یہ ہے کہ بھائی آج کے دن بھابھی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر خود کیوں نیچے ٹھلتے پھر رہے ہیں،،،؟؟؟ آج مہمان خصوصی وہ خود ہیں،،، جسے ملنا ہو گا وہ خود اسٹیج پر ان سے ملنے آ جائے گا،،، بھائی کیوں جا رہے ہیں سب سے ملنے،،،؟؟؟ یہ بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی،،،؟؟؟ " محرم

نے سامنے مین انٹرنس پر کھڑے محشم کو دیکھتے ہوئے کہا جو پریشان صورت لئے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا،

"شاید تم بھول رہے ہو میری جان کہ محشم بھائی اب تک لاپتہ ہیں اسی لئے بھائی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں،،، اپنے چھوٹے کے بنا وہ اپنا ولیمہ کیسے سکون سے کر سکتے ہیں،،،؟؟؟" مہران نے محرم کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے اسے اصل بات بتائی تھی تبھی پری بھی بری طرح چونکی تھی،

"کیا مطلب "دوسرے انگریز" یہاں نہیں ہیں،،،؟؟؟ پھر وہ کہاں ہیں،،،؟؟؟" پری نے ان تینوں سے پوچھا تھا آواز میں واضح حیرت جھلک رہی تھی،

"سننے میں یہی آیا ہے کہ آپ لوگوں کو جب پارلر چھوڑنے گئے تھے،،، تبھی سے واپس نہیں لوٹے،،، نمبر بھی بند ہے اور کہیں کوئی اتا پتہ بھی نہیں جناب کا،،، نجانے کہاں کہاں کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں،،،؟؟؟" مہران نے دوبارہ سے کہا تھا،،،

"او نووووووو،،، یہ کہا کر دیا پری،،،؟؟؟" پری اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے زور سے بڑبڑائی تھی اور وہ تینوں حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے تھے،،،

"کیا ہوا سب خیریت تو ہے پری،،،؟؟؟" محمد نے پوچھا تھا،،،

"ہاں سب خیریت ہی ہے محمد bunny،،، چلو سب کی خیریت مطلب باقی مہمانوں کی خبر گیری کرتے ہیں،،،" پری اداسی سے بولتی ہوئی اپنی بڑی بہن کی طرف بڑھ گئی تھی اور وہ تینوں بھی نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے سامنے گیٹ کی طرف چلے گئے تھے جہاں سے ان کے کالج کے دوستوں کا گروپ چلا آ رہا تھا،،،

"ہاں جمشید،، اس نمبر کو ٹریس کرواؤ جلد سے جلد اور لوکیشن پتہ چلتے ہی مجھے بتاؤ،،، ابھی کے ابھی،،، "محشم کب سے محشم کا نمبر لگاتے ہوئے عاجز ہو چکا تھا،،، مگر وہ اس کی کال پک نہیں کر رہا تھا،،، تبھی محشم نے مجبوراً اس کا نمبر ٹریس کرنے کے لئے اپنے ایک آفیسر کو کال کیا تھا،،، اور خود مہمانوں کی طرف بڑھ گیا تھا،،، اس کا کام ایسا تھا کہ اس کے حلقہ احباب میں کافی لوگ شامل تھے،،، اسی لئے اپنی شادی پر اس نے جیسے آدھے شہر کو ہی انوائٹ کر لیا تھا،،، اب بھی ایک کے بعد ایک اس کے جاننے والوں کا جیسے تانتا سا لگ گیا تھا،،، دماغ پر محشم کی ٹینشن سوار تھی تو وہ آنے والے مہمانوں سے خوش اخلاقی سے ملنا بھی ضروری تھا،،،

ابھی بھی محشم اپنے ایک سینئر آفیسر کی فیملی سے مل رہا تھا کہ تبھی اس کا فون رنگ ہوا اس کے جونیئر آفیسر کی کال تھی،،،

"ہاں بولو جمشید ٹریس ہوا نمبر،،،؟؟؟ واٹ ٹ ٹ،،،؟؟؟ لوکیشن یہیں کی ہے،،،؟؟؟ اففففف یہ لڑکا مجھے پاگل کر دے گا،،،، "محشم جمشید کی بات سن کر جھنجھلا گیا تھا،،، پھر کال بند کرتے ہوئے اس نے متلاشی نظروں سے چاروں طرف دیکھا تھا تبھی اس کی نظر محشم پر پڑی تھی،،، وہ لپک کر اس کے پاس گیا تھا،،،

"سیفی،،، محشم اسی ہوٹل میں موجود ہے،،، اس کے فون کی لوکیشن یہیں کی ٹریس ہوئی ہے،،، تم دیکھو اسے کہاں ہے وہ،،،؟؟؟ اور تینوں بچوں سے بھی کہو کہ محشم کو ڈھونڈ کر مجھے بتائیں،،، "محشم محشم سے کہتے ہوئے جیسے ہی پلٹا اچانک اس کی نظر اوپری فلور کی گیلری پر پڑی تھی،،، اور گیلری کے آگے لگی ریلنگ پر جھکے محشم کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کو اپنی جگہ تھم سا گیا تھا،،،



"گدھا، نالائق، کمینہ،، مجھے شام سے ٹینشن دی ہوئی ہے اور خود کتنے مزے سے وہاں اوپر لٹکا ہوا ہے،،" محشم نے غصے دانت پیستے ہوئے کہا اور حیران کھڑے محنت کو وہیں چھوڑ کر خود تیزی سے ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر نکلا تھا کہ اوپری فلور کے لئے سیڑھیاں باہر کی جانب سے جا رہی تھیں،، وہ تیزی سے سیڑھیاں طے کرتا ہوا اوپر پہنچا تھا اور سامنے ہی ریلنگ پر جھکے محشم کے پیچھے جا کھڑا ہوا،،

"بھائی مجھ پر غصہ کرنے سے بہتر ہے کہ اپنا موڈ ٹھیک کر لیں،، آج اپنا اسپیشل دن آپ میری وجہ سے برباد مت کریں،،" محشم نے ہنوز نیچے جھکے ہی محشم سے کہا تھا،،

"تم م م م،، گدھے،، الو،، نالائق،، تم نے شام سے مجھے گھما کر رکھا ہوا ہے،، کہاں تھے تم،،؟؟؟ جانتے ہو میں کتنا فکر مند تھا،؟؟ کیا حرکت کی تم نے یہ،،؟؟؟ وہ بھی آج کے دن جب مجھے ایک لمحے کی فرصت نہیں تھی،، میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا کہ کروں تو کیا کروں،،؟؟؟ ادھر سب مہمانوں کو دیکھوں یا تمہیں ڈھونڈنے جاؤں،،؟؟؟" محشم نے جھلا کر اپنے ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کا مکا مارا تھا،،

"میں تو یہی تھا بلکہ آپ کے پیچھے پیچھے ہی ہوٹل پہنچا تھا،، آپ تینوں خرگوشوں کو لے کر جب گھر سے نکلے تھے تبھی میں تیار ہونے روم میں پہنچا تھا پھر میں تیار ہو کر آپ کے پیچھے پیچھے ہی یہاں چلا آیا تھا،، جب آپ بھا بھی کے ساتھ گیٹ سے اسٹیج تک جا رہے تھے تو آپ پر پھول نچھاور کرنے والوں میں بھی میں شامل تھا،،" محشم مزے سے بولتے اب سیدھا کھڑا ہو گیا تھا مگر وہ اب بھی محشم کی طرف پلٹا نہیں تھا،، تبھی محشم نے اس کا بازو پکڑ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا،،

"یعنی تم یہاں اتنی دیر سے موجود تھے؟؟؟ تو پھر نیچے کیوں نہیں آئے؟؟ اور میری کالز پک کیوں نہیں کیں تم نے؟؟؟ کب سے کال کر رہا ہوں اور میسج تک کئے ہیں مگر تم نے ایک بھی کال کا جواب دیا نا میسج کا رسیپائی دیا؟؟" محشم نے غصے سے پوچھا تھا،

"جی میں یہاں موجود تھا مگر نیچے نہیں آیا،، نا آپ کے سامنے کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ جب تک آپ غصہ ہیں میں آپ کو اپنی شکل دکھاؤ اور نا ہی آپ کے سامنے آؤں اسی لئے میں آپ کے سامنے نہیں آیا بھائی، میں اپنی وجہ سے آپ کا اتنا اسپیشل دن برباد کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے میں نے اپنا فون بھی سائلنٹ موڈ پر کیا ہوا ہے،،" محشم نظریں نیچی کئے جوتے کی ٹو کارپٹ پر مارتے ہوئے بول رہا تھا،، اس کے دھیمے اور آزرده لہجے پر محشم کے دل کو جیسے دھکا سا لگا تھا،، اس کا بھائی آج اس کی وجہ سے اتنا زیادہ دکھی تھا جبکہ محشم یہ بھی جان چکا تھا کہ اس پورے معاملے میں غلطی تینوں خرگوشوں کی تھی،، محشم بے قصور تھا،،

"ابھی دو تھپڑ پڑیں گے نا تو اچھی طرح عقل ٹھکانے لگ جائے گی،، زیادہ غیرت مند بننے کی کوشش مت کرو،، میں اگر غصے میں کچھ بول گیا تو تم یوں دل سے لگا کر بیٹھ گئے،؟؟؟ جانتے بھی ہو میرا کیا حال ہو رہا تھا،؟؟؟ میں کسی سے ڈھنگ سے بات تک نہیں کر پا رہا تھا، میرا دھیان تم میں ہی اٹکا ہوا تھا،، کتنے برے برے خیال دل میں آرہے تھے،، اور یہ بار بار اسپیشل دن کی کیا گردان کئے جا رہے ہو تم،؟؟؟ میرے لئے تم لوگوں سے بڑھ کر کچھ اسپیشل نہیں ہے،، آئی سمجھ،، ادھر آؤ جلدی سے،، مجھے تم سب بس اسی طرح پریشان کیا کرو،، کبھی بڑے مت ہونا،، وہ تینوں تو بچے ہیں ہی،، تم بھی فوراً بچے بن جایا کرو،،" محشم نے اسے مصنوعی انداز میں ڈپٹتے ہوئے آگے بڑھ کر اپنے سینے سے لگایا تھا،،

"یار تمہیں پتہ ہے کہ میں ان تینوں کے لئے کتنی زیادہ ٹچی ہوں،، تمہیں یاد ہے نا ماما بھی ڈیڈ کے بعد انہیں کچھ نہیں کہتی تھیں،، ان کی بڑی سے بڑی غلطی وہ نظر انداز کر دیا کرتی تھیں،، کیونکہ وہ ڈیڈ کے بہت زیادہ لاڈلے اور سر چڑھے تھے،، وہ ہم سے چھوٹے ہیں محمش،، اور ماما ڈیڈ کی محبت ان کے حصے میں بہت کم آئی ہے،، انہیں ماما ڈیڈ دونوں میں سے کسی کی کمی محسوس نا ہو اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی پڑے گی،، میں نے انہیں ڈیڈ کے بعد بہت مشکل سے سنبھالا تھا،، پھر ماما بھی چلی گئیں،، اب وہ پوری طرح بس ہم پر ڈیپنڈنٹ ہیں،، ہم ان تینوں کے بھائی ہی نہیں ماں اور باپ بھی ہیں،، اسی لئے غصے میں بھی ان کے ساتھ کبھی ایسا ہیو مت کرنا کہ ہماری وجہ سے ان کی آنکھ میں آنسو آئیں اور وہ ہمارے ہوتے ہوئے بھی ماما ڈیڈ کو مس کریں،، "محشم نے محمش کی پیٹھ تھپکتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا تھا اور اس کی پیشانی چوم کر پیار سے محمش کو سمجھایا تھا،،

"جی بھائی،، میں آگے سے خیال رکھوں گا،، مجھے بھی محود کی وہ روتی ہوئی شکل نہیں بھول رہی نجانے مجھے کیا ہو گیا تھا،،؟؟؟ اب میں خیال رکھونگا مگر بھائی وہ بس میں محود کو ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا،، میں نے اسے بیٹ نہیں مارا تھا بلکہ بیٹ زمین پر مارا تھا، صرف ذرا سا ٹچ کیا تھا اس کی ٹانگوں سے،، "محشم نے محمش کو وہی بات بتائی تھی جو وہ محود کی زبانی سن چکا تھا،،

"مجھے پتہ ہے،، محود یہ بات پہلے ہی بتا چکا ہے اور تم سے بہت شرمندہ بھی ہے،، مگر اب تم سے معافی مانگتے ہوئے بھی ڈر رہا ہے،، "محشم مسکراتے ہوئے بولا تھا اور محمش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پلٹا تھا، جب اس کی نظر سامنے سیڑھیوں پر کھڑے محشف پر پڑی تھی جو سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا، ان دونوں کے پاس آتے ہی وہ تاسف سے نفی میں سر ہلانے لگا تھا،،



"بھائی شاید آج آپ کا ولیمہ ہے،،، اسی لئے سب لوگ بار بار آپ کو پوچھ رہے ہیں،،، اگر آپ نے اس "روٹھی ہوئی محبوبہ" کو منا لیا ہو تو نیچے چلیں،،،؟؟" محشف نے گھور کر محمش کو دیکھا تھا اور اپنی بات ختم کرتے ہی وہ پلٹ کر سیڑھیاں اترتا چلا گیا تھا کیونکہ آج اسے بھی محمش پر بہت غصہ آ رہا تھا جس نے اس کی بھی کسی کال کا جواب نہیں دیا تھا،

"بھائی اب آپ کو دوسری "محبوبہ" کو منانا پڑے گا،،، "محمش تاسف سے سر ہلاتا ہوا بولا تھا اور خود کو گھورتے محشم کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ گڑبڑا کر سیڑھیاں اترنے لگا تھا،،، محشم بھی اس کے ساتھ ہی تھا مگر اپنی "محبوبہ" یعنی محمش کو مناتے مناتے وہ یہ واقعی بھول گیا تھا کہ اس کی "اصل محبوبہ" اس سے نا صرف بری طرح روٹھ چکی تھی بلکہ اچھی خاصی بد ظن بھی ہو گئی تھی،،، اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سارا قصور صرف اور صرف محشم کا تھا جو اتنے خاص دن اپنی سب سے "خاص ہستی" کو یکسر بھول بیٹھا تھا،،، اس کی غلطی ناقابل معافی تھی،،، وہ جزا کا مجرم تھا اور اتنا طے تھا کہ آج پھر جزا محشم ابراہیم اسے اس جرم کی کڑی سزا سنانے والی تھی،،،

سارے مہمان آچکے تھے،،، پورا ہال مہمانوں سے کھپا کھچ بھر گیا تھا،،، جن میں عورتیں غول کے غول کی میں اسٹیج پر چڑھی آرہی تھیں،،، اور جزا اب سب کو اکیلے ڈیل کر کے تھک چکی تھی،،، محشم کا اب تک اسٹیج پر کوئی اتا پتہ نہیں تھا،،، جزا نے متلاشی نظروں سے اسٹیج سے نیچے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی،،، مگر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا،،، جبکہ کچھ دیر پہلے جزا نے اسے مہمانوں کے بیچ کھڑے دیکھا تھا،،، مگر اب وہ کہیں دکھائی نہیں دیا تھا،،، اس سے پہلے بھی وہ کافی دیر محفل سے غائب رہا تھا،،، مگر پھر وہ واپس آگیا تھا،،، مگر اب پھر وہ غائب ہو گیا تھا،،، جزا کی بے

چین نگاہیں اب بھی اسے چاروں طرف اسے ڈھونڈ رہی تھیں کہ تبھی اسے وہ اینٹرنس سے اندر آتا دکھائی دیا تھا،، مگر اب بھی اسٹیج پر آنے کے بجائے وہ نیچے ہی رک گیا تھا،، سب سے ملتا ملاتا ہنستا مسکراتا ہوا وہ جزا کو بھول کر سب کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا،، اور جزا ایک بار پھر سخت شکایتی نظروں سے ہنستے مسکراتے محشم کو دیکھتی رہ گئی تھی،، جتنی عجیب ان کی زندگی تھی،، جتنی عجیب یہ شادی تھی اتنا ہی عجیب یہ ولیمہ تھا اور اس سے زیادہ عجیب و غریب یہ دولہا تھا جسے اکیلی اسٹیج پر کھڑی اپنی دلہن کی فکر تھی نا یہ خیال کہ اتنے بہت سے انجان لوگوں کو وہ اکیلی کیسے ہینڈل کر رہی ہوگی،،؟؟؟ مووی میکر الگ ایک طرف کھڑا اکیلی دلہن کو کیپچر کر رہا تھا تو کبھی بھاگا بھاگا دولہا کے پاس جا رہا تھا، ساتھ ہی فوٹو گرافر بھی سو بار محشم سے ریکوئسٹ کر چکا تھا کہ وہ اسٹیج پر اپنی دولہن کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جائے تاکہ وہ ان کے کچھ یادگار فوٹو لے سکے مگر ہر بار جیسے ہی محشم جزا کے پاس جانے کا ارادہ کرتا تھا کوئی نا کوئی اسے بیچ میں ہی پکڑ کر اپنے ساتھ باتوں میں الجھا لیتا تھا،، اور وہ پھر سے نیچے ہی رہ جاتا تھا،،

اب ڈنر شروع ہو چکا تھا، اسی لئے سارے مہمانوں کو ہوٹل کے اوپری فلور پر بنے ڈائننگ ہال میں بھیج دیا گیا تھا،، تینوں خرگوشوں کے علاوہ محشم نے محشف کو بھی اوپر بھیج دیا تھا تاکہ کسی بھی مہمان کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نا رہ جائے،، محشم نے انھیں ہدایت دی تھی کہ وہ اپنی نگرانی میں ڈنر سرو کروائیں،، تاکہ کسی کو بھی کسی قسم کی شکایت نا ہو،، سارے مہمان اوپر ڈنر کرنے جا چکے تھے اسی لئے نیچے اب کافی کم لوگ رہ گئے تھے،، اور محشم بھی کافی حد تک فری ہو گیا تھا،،

"جزا سچ پوچھو تو محشم بھائی کی آج کی حرکت مجھے بھی خاصی بری لگی ہے اور ساتھ ساتھ دوسرے انگریز پر بھی مجھے سخت غصہ ہے،، اگر میری باتوں نے انھیں ہرٹ کیا تھا تو مجھ سے باز پرس کرتے

نا،، یوں روپوش ہونے کی کیا ضرورت تھی،،؟؟ یہ تمہارے والے انگریز بھی ناقص سے ون اینڈ اوٹلی "پیس" ہیں اس دنیا میں جو اپنے بھائیوں کے پیچھے اتنے دیوانے ہیں،، بھلا بتاؤ وہ "دوسرے انگریز" کوئی چھوٹے بچے ہیں جو منہ پھلا کر جان بوجھ کر خود ہی کہیں "گم" ہو گئے اور یہ جناب اپنا ولیمہ چھوڑ کر بھائی کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں،، "پری نے سر جھکائے کھڑی جزا سے کہا تھا،، مگر اس نے پری کو کوئی جواب نہیں دیا تھا،، تبھی اسٹیج پر ایک آنٹی کچھ لڑکیوں کو لئے جزا سے ملنے چلی آئی تھیں اور پری ایک طرف جا کر کھڑی ہو گئی تھی،، وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی دوبارہ جزا کے پاس آکر بیٹھی تھی مگر جزا کی مسلسل خاموشی اسے بھی اپ سیٹ کر گئی تھی،، اپنی زندگی کے اتنے خاص موقعے پر بھی اس کی دوست کتنی دکھی تھی،، پری کو بے اختیار اس کا اداس چہرہ دیکھ کر جیسے اس پر ترس آیا تھا،، کل بھی محشم بھائی کی "دیوانی" نے جزا کا اتنا خوبصورت دن برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی،، وہ اسے مرنے مارنے پر تلی ہوئی تھی،، اور آج محشم بھائی نے خود ہی اپنی بیوی کو ہرٹ کر ڈالا تھا،، پری اسٹیج پر ایک طرف کونے میں کھڑی اپنے سامنے مصنوعی انداز میں مسکراتی ہوئی جزا کو دیکھتی جا رہی تھی،، تبھی اس نے محشم کو اسٹیج پر آتے دیکھا تھا،، وہ محشم کا ہاتھ تھام کر اوپر آ رہا تھا،، محشم کو دیکھ کر پری کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی کیونکہ محشم نے بالکل پری کے لہنگے کے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا،، پری کے سوٹ کا رنگ آسمانی اور پستنی تھا اور محشم نے بھی آسمانی اور پستنی کلر کے کو مینیشن کا ٹکسیڈو پہنا تھا،، بلاشبہ وہ کلر میں خوبصورت نہیں خوبصورت ترین لگ رہا تھا،، اس کے سوا اس کی خوبصورتی و جاہت کو چار چاند لگاتی اس کی وہ شرم و حیا سے مزین جھکی نظریں اور خوبصورت



مسکراہٹ پری کو جیسے اپنی طرف مقناطیس کی طرح کھینچتی تھی،، اب بھی وہ محشم کے پیچھے دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھتا نظریں جھکائے چلا آ رہا تھا اور پری کسی ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی بالکل جزا کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی،، محشم اور محشم بھی جزا کے پاس آ کھڑے ہوئے تھے،، "اسلام وعلیکم بھابھی،، یہ میں آپ کے لئے لایا تھا،،" محشم نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا مٹھی باکس نکالتے ہوئے جزا کو دیا تھا،،

"تھینک یو بھائی،،" جزا نے دھیمی سی آواز میں جواب دیتے ہوئے وہ باکس تھام لیا تھا مگر سر اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھا تھا،، محشم نے الجھ کر جزا کا یہ بجھا بجھا سا انداز دیکھا تھا،، "لگتا ہے آپ پریزینٹ لینے واپس امریکہ چلے گئے تھے،، تبھی یہاں آپ کی گمشدگی نے اودھم مچایا ہوا تھا،،" پری نے محشم پر لطیف سا طنز کیا تھا،، محشم سمیت محشم نے بھی چونک کر اسے دیکھا تھا اور جزا نے گھور کر پری کو دیکھا تھا،،

"میں تھوڑا کام میں بڑی ہو گیا تھا،،" محشم نے بنا اس کی طرف دیکھے جواب دیا تھا کہ یہ لڑکی پوری طرح اس کے حواسوں پر چھا گئی تھی مگر اب وہ اسے دیکھ کر خود پر سے اختیار نہیں کھونا چاہتا تھا کیونکہ وہ اب جلد ہی کسی اور کی ہونے والی تھی،،

"پری انکل آنٹی کو بلا کر لے آؤ ان سے کہو کہ میں فنکشن کے بعد ان کے ساتھ ہی ان کے گھر جاؤں گی،،" پری کے محشم کو کوئی جواب دینے سے پہلے ہی جزا نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے وہاں سے بھگایا تھا اور پری بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی محشم کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی جس نے ایک بار بھی اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا جبکہ جزا کی بات اور ٹون سے محشم کو زور کا جھٹکا لگا تھا،،

"کہاں جا رہی ہیں بھابھی آپ،؟؟؟ گھر پر آپ کے لئے ایک سرپرائز رکھا ہے مہراں لوگوں نے اور آپ وہ بنا دیکھے ہی جا رہی ہیں،؟؟؟" محمش نے جزا کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے محشم کے سوال کو زبان دی تھی،،

"بھائی رسم ہوتی ہے یہ بھی اگر آج ماما پاپا زندہ ہوتے تب بھی مجھے جانا پڑتا،، مگر اب انکل اور آنٹی نے ماما پاپا کی جگہ مجھے اپنے گھر سے رخصت کیا ہے اس لئے مجھے ان کے ساتھ جانا پڑے گا،،" جزا اب بھی سنجیدگی سے بولی تھی،، محمش نے ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر پریشان چہرے کے ساتھ کھڑے محشم کو دیکھا تھا،، یقیناً اس نے بھی جزا کی اس سنجیدگی کو نوٹ کر لیا تھا کیونکہ محشم کے چہرے پر سچے تاثرات اس بات کے گواہ تھے،،

"مگر بچے اپ سیٹ ہو جائیں گے جزا،، انھوں نے آپ کے لئے گھر پر ایک سرپرائز پلان کیا ہے،،" اور یہ کونسی رسم ہے،؟؟؟ اگر ہے بھی تو کوئی ضرورت نہیں اسے پورا کرنے کی سر سے میں بات کر لوں گا،،" محشم نے ایک محمش کے چہرے پر ڈال کر اسے خفیف سا اشارہ کیا تھا کل وہ جا کر تینوں خرگوشوں کو بلا کر لے آئے کیونکہ محشم کو پتہ تھا کہ وہ تینوں جزا کو روک کر ہی دم لیں گے،، تبھی محشم بھی اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر اسٹیج سے اتر گیا تھا،، جبکہ جزا نے اب بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی،،

"آپ سن رہی ہیں،؟؟ میں آپ سے بات کر رہا ہوں،، آپ بالکل کہیں نہیں جائیں گی اوکے،،،" محشم نے کہتے ہوئے جزا کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا مگر تبھی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا تھا،،

"ڈوناٹ ٹرائے ٹوٹ چکی،" "جزا نے محشم کی طرف سے رخ موڑتے ہوئے بھینچی بھینچی آواز میں کہا تھا

جبکہ محشم اس کے انداز اور بات پر شکوہ سا رہ گیا تھا اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ آج کچھ نا پھر سے غلط کر گیا ہے،،،

"جزا کیا ہوا،،،؟؟؟ اور یہ اس طرح کیوں کہہ رہی ہیں آپ،؟؟؟" محشم نے اپنی طرف سے رخ موڑے کھڑی جزا سے پوچھا تھا لہجہ حد درجہ پریشانی لئے ہوئے تھا،،، مگر جزا نے اسے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا،،،

"جزا میں کچھ پوچھ رہا ہوں،،، ادھر دیکھیں میری طرف،،، کیا ہوا ہے،؟؟؟ کیوں ناراض ہیں آپ مجھ سے،؟؟؟" محشم نے اب جزا کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا مگر وہ ایک بار پھر اس سے تیزی سے دور ہوئی تھی،،،

"اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ابھی کے ابھی یہاں سے اتر کر نیچے نا جاؤں تو مجھ سے بات کرنے یا چھونے کی کوشش مت کیجیے گا،،، میں نہیں چاہتی کہ یہاں کوئی سین کری ایٹ ہو،،، اس لئے خاموشی سے اپنے کام سے کام رکھیں اور میری فکر چھوڑ دیں،،،" جزا نے تلخی سے کہتے ہوئے اس سے کچھ اور دور ہوئی تھی اور شکوہ سے کھڑے محشم کے لئے اس کے الفاظ اس کا لہجہ اور انداز سب ہی غیر متوقع تھا،،، اسے جزا کے رویئے پر سخت تکلیف ہوئی تھی،،، مگر اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جزا اس سے خفا کس بات پر تھی،،،؟؟؟ اور پھر اس سے پہلے کہ دوبارہ سے اس کی طرف کوئی پیش رفت کرتا تبھی زرینہ آنٹی اور پری کی امی شبنہ بیگم اسٹیج پر چلی آئی تھیں پیچھے پیچھے ضیاء صاحب پری کے بابا بھی تھے،،،



"ہاں بھی جزا بیٹے ڈنر کر لیں آپ بھی،، پھر چلتے ہیں گھر،،، بیگم آپ لوگ لے جائیں جزا کو ڈنر کے لئے پری بھی اوپر ہی ہے پھر نکلنے کی کرتے ہیں،، کیوں بھی محشم اجازت ہے،،؟؟؟" ابرار شاہ یعنی پری کے بابا نے جزا سے کہتے ہوئے محشم کو بھی مخاطب کیا تھا جو اسٹیج سے اترتی جزا کو دیکھ کر سخت بے چین ہو رہا تھا،،،

"انکل آپ جزا کو کہاں لے جا رہے ہیں،،؟؟؟" محشم نے بے قراری سے ان سے پوچھا تھا،،  
 "بیٹا،، ولیمے کے بعد لڑکی اپنے میکے جاتی ہے اسی لئے بس اسی رسم کو پورا کرنے لے لئے ہم جزا کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں،،،، "ضیاء صاحب نے جواب دیا تھا،،  
 "مگر سر وہ گھر پر جزا کے لئے بچوں نے ایک سرپرائز پلان کیا ہے،،، وہ آج چلی گئیں تو بچوں کا دل ٹوٹ جائے گا،،، میں انھیں کل آپ سے ملوانے لے آؤں گا،،،" محشم جھجھکتے ہوئے بولا تھا،، پہلے محشم کی وجہ سے وہ اتنا پریشان رہا تھا اور اب اسے جزا کی ٹینشن لگ گئی تھی،،، مگر اتنا طے تھا کہ اسے کسی بھی حال میں کچھ بھی کر کے آج ہی جزا کو منانا تھا کیونکہ وہ اس کی ناراضگی افورڈ کر ہی نہیں سکتا تھا،،،

"مگر محشم یہ رسم ہوتی ہے بیٹا،،، اور پھر جزا خود بھی جانا چاہتی ہے ابھی پری نے ہمیں بتایا تھی تو ہم آئے ہیں،،، "ضیاء صاحب نے جیسے اسے سمجھانا چاہا تھا،،،  
 "سر وہ انھیں پتہ نہیں ہے نا اس لئے کہہ رہی ہیں،،، "محشم نے ایک بار پھر سے انھیں منع کرنے کی کوشش کی تھی،، اس مرتبہ ضیاء صاحب بھی چپ ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ کھڑے ان کے بہنوئی نے بھی ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں انھیں چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا،،،

"آپ نے کھانا کھایا انکل،، اور سر آپ نے،،؟؟؟" محشم نے ان دونوں سے پوچھا تھا،،  
 "ارے کھالیں گے یار،، اپنے گھر کا فنکشن ہے،،" ابرار شاہ نے محشم کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے جواب دیا تھا تبھی محشم اسے بلانے چلا آیا تھا،،

"بھائی آپ لوگوں کے لئے ٹیبل لگوا دی ہے،، چلیں کھانا کھالیں،، انکل آپ لوگ بھی آئیں  
 پلیزززز،،" محشم ان سب کو اپنے ساتھ ہی اوپر لے گیا تھا،، جہاں تمام فیملی میمبرز کے لئے ایک  
 الگ روم میں کھانے کی لمبی سی ٹیبل لگائی گئی تھی آدھے سے زیادہ مہمان اب رخصت ہونا شروع  
 ہو گئے تھے،، محشم جب اس روم میں پہنچا تو سامنے ہی وہ دشمن جال رخ موڑے پری کے پاس بیٹھی  
 اس سے دھیمی آواز میں باتیں کر رہی تھی،، اس کے دائیں طرف پری اور بائیں طرف زرینہ بیگم  
 بیٹھی تھیں،، زرینہ بیگم کے ساتھ ہی شبانہ بیگم بیٹھی تھیں،، ان کے سامنے والی لائن میں ضیاء  
 صاحب اور ابرار شاہ آ بیٹھے تھے جبکہ ان کے پیچھے ہی محشم بھی کھڑا تھا جس کی نظریں سبھی دھجی  
 پری پر ٹکی تھیں،، وہ کب سے پری کو دیکھ کر اپنی نظروں پر لگام ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ  
 آج اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ محشم کی نظریں اس سے ہٹنے سے انکاری ہوئی جا رہی تھیں،، یہ  
 بس محشم ہی جانتا تھا کہ اس نے کس طرح اپنی نظروں کنٹرول کیا ہوا تھا،، ساتھ ہی دل میں درد  
 بھرا یہ احساس بھی چٹکیاں لے رہا تھا کہ اس کے سامنے بیٹھی یہ "خوبصورت پری" بہت جلد کسی اور  
 کی ہونے والی ہے،، جہاں وہ کچھ ہی دن میں اس کے لئے حد درجہ سیریس ہو چکا تھا وہیں پری اپنے  
 دل میں اس کے لئے کوئی فیلنگ نہیں رکھتی بلکہ اس کا "آئیڈیل" ایک پولیس والا تھا محشم جیسا  
 شخص نہیں،،

"بھائی کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیں نا،،،" ویٹرز کے ساتھ کھانا اندر لاتے محشف کی آواز سن پری کے بارے میں سوچتا محمش اور جزا کو دیکھتا محشم دونوں چونک گئے تھے،،، لمحے کے ہزارویں حصے میں محمش خود کو سنبھالتے ہوئے سر جھٹکا تھا اور سامنے پڑی چیئر گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا تھا،، جبکہ جزا کو دیکھتے محشم نے بھی ایک گہری بے بسی بھری سانس کھینچ کر عین جزا کے سامنے والی چیئر سنبھال لی تھی،،، جزا نے اب بھی نظر اٹھا کر محشم کی طرف نہیں دیکھا تھا لیکن پری نے محشف کی آواز سن کر سامنے بیٹھتے محشم کو نظر اٹھا کر ضرور دیکھا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئی تھی،،،

"محشم بھائی جزا کا ولیمہ تو ہو گیا،،، اب آپ اپنا ولیمہ کب کھلا رہے ہیں،،،؟؟؟" پری کی بات پر محشم سمیت پری کے آس پاس بیٹھے سب لوگ حیران رہ گئے تھے،،، محمش نے بھی گھور کر پری کو دیکھا تھا، ایسی احمقانہ بات کی توقع وہ پری سے ہی کر سکتا تھا،،،

"جزا کا ولیمہ،،،؟؟؟ یہ ولیمہ جزا کے ساتھ ساتھ میرا بھی ہے پری،،، مزید کونسا دوسرا ولیمہ کروں پھر،،،؟؟؟" محشم نے اسے حیرت سے تکتے ہوئے جواب دیا تھا،،،

"ایویں ہی آپ کا ہے،،،؟؟؟ یہ جزا کا ولیمہ تھا،،، وہی اسٹیج پر اکیلی بیٹھی سب مہمانوں کو بھگتا رہی تھی،،، آپ تو مجھے ایک بار کے علاوہ اسٹیج پر نظر ہی نہیں آئے،،، آپ شاید اپنے "چھوٹے" کے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے تھے،،،" پری نے مزے سے بولتے ہوئے چیئر کی بیک سے کمر ٹکا کر سامنے بیٹھے محمش کو دیکھا تھا جو اب غصے سے اسے گھور رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر محشم کے ذہن میں اچانک جھماکہ سا ہوا تھا،،،



"اوہ ہ ہ ہ شٹ،،،، تو اسی لئے جزا مجھ سے ناراض ہیں،،،، مائی گڈ نیس میں نے یہ سوچا کیسے نہیں،،؟؟  
اففففففف،،،، محشم ابراہیم کمر کس لو،،،، اب صحیح والی بینڈ بجنی ہے تمہاری کیونکہ جزا کا غصہ بھی جائز  
ہے،،،، میری کوتاہی بھی سامنے ہے اور فی الحال جزا کا مجھے معاف کرنے کا بھی کوئی ارادہ نظر نہیں آ  
رہا،،،، "محشم نے سوچتے ہوئے بے اختیار سنجیدہ چہرے کے ساتھ نیچی نظریں کئے بیٹھی جزا کو دیکھا  
تھا،،،،

"پری وہ اصل میں مہمانوں کو بھی دیکھنا تھا ناں،،،، میرے ڈپارٹمنٹ کے سارے آفیسرز ان کی فیملیز  
سب انوائٹڈ تھے تو بس انہی کی وجہ سے اسٹیج پر نہیں آ سکا،،،، "محشم نے گڑبڑا کر صفائی دینی چاہی  
تھی،،،،

"تو انھیں ملنے آپ سے اسٹیج پر آنا چاہیے تھا ناں،،،، مہمان خصوصی آپ تھے آج کے دن،،،، اب یہ  
کیا کہ آپ سب سے ملنے خود نیچے بھاگ گئے تھے،،،، ویسے آج میری گناہگار آنکھوں اور کانوں نے  
جو دیکھا اور سنا وہ یہ تھا کہ آپ اپنے بھائی کو ڈھونڈنے نکلے ہوئے تھے جو شاید ہوٹل کا راستہ بھول  
گئے تھے،،،، مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب یہ آپ کو "بازیاب" ہو گئے تھے تب تو آپ جزا کے  
پاس جاسکتے تھے،،،، پورا وقت میں نے جزا کو اکیلے ہی وہاں کھڑا پایا ہے،،،، اسی لئے مجھے لگا کہ ولیمہ  
بس جزا کا ہے اور آپ کا شاید اگلی بار ہوگا،،،، لیکن ہاں،،،، اگر واقعی آپ کو اپنا ولیمہ کرنا ہو تو مجھے دو  
دن پہلے بتا دیجیے گا تاکہ میں شاپنگ کر کے رکھوں،،،، "پری کی باتوں سے محشم شرمندہ ہوئے جا رہا  
تھا جبکہ باقی سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی سوائے پری کی امی کے جنہوں نے اس کی  
بات سن کر اپنا سر پیٹ تھا،،،،

"بکو اس کرو! اس لڑکی سے بس دنیا جہاں کی،،، محشم بیٹا میری اس لمبی زبان والی بیٹی کی باتوں کا برا مت ماننا، اسے فضول بولنے کا بہت شوق ہے،،، یہ سب باپ کی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے ان کی پشت پناہی حاصل ہے اسے ورنہ میرے ہاتھ لگے تو اس کو دو دن میں ٹھیک کر دوں،،،" پری کی امی نے غصے سے اسے گھورا تھا،،، ان کی بات سن کر محشم مسکرا دیا تھا،،،

"میرا بھی کچھ ایسا ہی خیال ہے،،،" محشم بڑبڑا کر رہ گیا تھا،،،

"میری بے عزتی وہ بھی کھلے عام دیکھا آپ نے،،،؟؟؟" پری نے اپنی آئی برو اچکاتے ہوئے اپنے بابا کو جتایا تھا،،،

"چھوڑو بیٹا تمہاری امی کو کوئی اور نہیں ملتا نا فرسٹریشن نکالنے کو اسی لئے انھوں نے تمہیں ٹارگٹ کیا ہوا ہے،،، تم دل پر مت لو،،،" پری کے بابا نے اسے تسلی دی تھی،،، تب جا کر پری کی پیشانی پر چڑھی آنکھیں ذرا نیچے ہوئی تھیں،،، اسی وقت ماموں کی فیملی کے ساتھ تینوں خرگوش بھی اچھلتے کودتے چلے آئے تھے،،، اور آتے ہی انھوں نے پری کو نجانے کیا اشارے کرنے شروع کر دیئے تھے،،، پھر وہ سب ایک ساتھ ہی پری کے پاس خالی پڑی چیئرز پر جا بیٹھے تھے،،، مہراں عین پری کے ساتھ والی چیئر پر آ بیٹھا تھا،،، اس کے برابر میں محمدر اور آخر میں محمود بیٹھا تھا،،، مگر پھر محمود محمدر اپنی چیئر پری کے پیچھے رکھ کر بیٹھ گئے تھے تاکہ ایک دوسرے سے بات چیت کرنے میں آسانی رہے،،، پری بھی اپنا رخ ان کی طرف کر کے بیٹھ گئی تھی،،،

اصل میں تینوں خرگوشوں کو محشم نے سب بتا دیا تھا، انھیں بھابھی کا غصہ بھی سمجھ آ رہا تھا،،، اور بھائی کی "لاچاری" سے بھی وہ واقف تھے،،، آج وہ جزا کو انکل کے ساتھ کسی بھی طرح بھیجنا نہیں چاہتے تھے اسی لئے انھوں نے پری کی خدمات حاصل کی تھیں،،،

"پری بس بھابھی کو راضی کرنا ہے ہم نے گھر کو بہت پیارا سا ڈیکوریٹ کیا ہے اور بھابھی کا روم تو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا ہے اسی لئے ان کا جانا بہت ضروری ہے،،، آپ بھابھی کو سمجھائیں،،، ویسے تو ہم انھیں قسم دے کر روک سکتے ہیں مگر وہ کیا ہے نا بھائی کہتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے قسم نہیں کھاتے،،، قسم جھوٹے لوگ کھاتے ہیں،،، اور ہم جھوٹے نہیں ہیں،،، بس آپ کسی بھی طرح بھابھی کو منالیں،،،" مہران نے بات کا آغاز کیا تھا اور اس کی آخری بات پر محرم خود نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا،،،

"ہمممممم،،، وہ سب تو ٹھیک ہے مہران bunny میں تم لوگوں کا اگر ساتھ دوں تو بدلے میں مجھے کیا انعام ملے گا،،،؟؟؟" پری نے سودے بازی شروع کی تھی،،،

"کیا انعام چاہتی ہیں آپ،،،؟؟؟" محرم نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا تھا،،،

"زیادہ کچھ نہیں بس بنا میرا نام لئے "دوسرے انگریز" کو کسی بھی بہانے سے یہ پیغام پہنچانا ہے کہ میرا رشتہ ٹوٹ گیا ہے،،، ویسے تو میرے پاس ان کا نمبر بھی ہے مگر میں ایک شرم و حیا والی لڑکی ہوں اگر میں انھیں کال کر کے اپنی زبانی اپنے رشتہ ٹوٹنے کی خبر دوں گی اور "دوسرے انگریز" نے آگے سے مجھے کہہ دیا کہ تمہارا رشتہ ٹوٹ گیا تو میں کیا کروں،،،؟؟؟ بس وہی لمحہ میرے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا ہوگا،،، اب مری میں برف پڑنے والی ہے ڈوبنے کی جگہ کہیں ملے گی نہیں تو مجبوراً مجھے زہر پھانک کر خودکشی کرنی پڑے گی،،،" پری کی بات سن کر محرم اپنی جگہ سے زور سے اچھل پڑا تھا،،،

"اووووو،،، تو یہ بات ہے،،، یعنی اب سلسلہ یہاں تک پہنچ گیا،،،؟؟؟ نمبر بھی ایکسچینج ہو گئے ہیں،،،؟؟؟" مہران نے پری کو حیرت سے دیکھا تھا،،،



"نمبر ایکسچینج نہیں ہوئے بس مابدولت نے جزا کے فون سے اڑایا ہے اور تمہارے چھوٹے بھائی کی آج کی گمشدگی بھی اسی رشتے والے سلسلے کی ایک کڑی تھی،،،" پری نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا،،،  
 "ریٹلی ی ی ی ی،،، یہ تو واقعی بریکنگ نیوز ہے،،،" محود نے خوشی سے اچھلتے ہوئے سامنے بیٹھے دونوں بڑے بھائیوں کو دیکھا تھا جبکہ لبوں پر شرارتی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی،،،  
 "اب خبرنامے کی طرح یہ "خبر" سب جگہ نشرنا کر دینا محود bunny ورنہ میری جوتی ہوگی اور تم تینوں کا سر،،، کرے گا ایک اور بھگتو گے تینوں،،،" پری نے مہران محود اور محمر کو دھمکایا تھا اور تبھی اس کے ساتھ بیٹھی جزا نے ایک زوردار چٹکی اس کے بازو پر نوچی تھی،،،  
 "یہ چپکے چپکے سرگوشیوں میں کیا باتیں کر رہے ہو تم چاروں،،،؟؟؟ اور تم بدتمیز پری سیدھی بیٹھو تم،،، ممانی تمہیں ہی دیکھ رہی ہیں،،، چلتا پھرتا نیوز چینل ہیں یہ،،، سب جگہ خبر نشر کر دیں گی،،،" جزا نے ممانی کی طرف ترچھی نظروں سے دیکھا تھا جو ٹیبل پر قدرے جھکی پری اور تینوں خرگوشوں کی باتیں سننے کی کوشش کر رہی تھیں،،، پری نے غصے کو خود کو تکتی ممانی کو گھور کر دیکھا تھا اور وہ گڑبڑا کر سیدھی ہو گئی تھیں،،، محود محمر بھی واپس اپنی جگہ جا بیٹھے تھے پھر سب نے کھانا خاموشی سے کھایا تھا،،،

سارے مہمان رخصت ہو چکے تھے،،، ماموں ممانی بھی رخصت ہوتے وقت ویسے میں اپنی اچانک آمد کا مقصد بھی محشم کو سمجھا گئے تھے جس سے محشم کی حیرت کافی حد تک دور ہو گئی تھی،،، اصل میں ماموں اینڈ فیملی یہاں محشم کا ولیمہ اٹینڈ کرنے نہیں بلکہ زین کو ڈھونڈھنے آئے تھے جو کچھ دن پہلے مری گھومنے آیا تھا،،، اور اب تک لاہور واپس نہیں لوٹا تھا،،، ان کی کچھ دن پہلے اس سے فون پر

بات ہوئی تھی مگر اس کے بعد سے نا اس کا فون لگ رہا تھا اور نا ہی اس کی کوئی خیر خیریت ہی انھیں ملی تھی،، تب سے وہ سب اس کی طرف سے بہت پریشان تھے اور محشم کا ولیمہ اٹینڈ کرنے کا اصل مقصد بھی یہ تھا کہ وہ زین کو ڈھونڈ نکالنے میں محشم کی مدد لینا چاہتے تھے،، اس کی مری میں پوسٹنگ کا انھیں بھی تو کچھ فائدہ ہونا چاہیے تھا،، اسی لئے جاتے جاتے بھی ماموں اور ممانی نے محشم سے زین کو ڈھونڈ نکالنے کی التجا کی تھی،، اور محشم نے بھی انھیں تسلی دی تھی کہ زین کو ڈھونڈ نکالنے کی ہر ممکنہ کوشش کرے گا،، یوں ماموں کی فیملی کافی خوش خوش واپس گئی تھی،، اب تقریباً بس گھر والے ہی باقی بچے تھے،، جزا بھی ضیاء صاحب کے ساتھ جانے کو تیار تھی،، اور اس کو یوں سب کے ساتھ جانے کے لئے پر تولتے دیکھ کر محشم سخت بے چین ہوا جا رہا تھا مگر پھر بھی دل پر پتھر رکھے سب کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا،، جزا بھی سر جھکائے وہیں سب کے ساتھ کھڑی تھی کہ تبھی پری اس کا بازو کھینچ کر اپنے ساتھ گھسیٹ کر ڈائننگ ہال کے اس کونے میں لے گئی تھی،، جہاں پردے کے پیچھے چھپے تینوں خرگوش اس لئے موجود تھے کہ ضرورت پڑتے ہی وہ کود کر پری کہ مدد کو باہر آسکیں،،

"جزا تو نا "خواب نگر" چلی جا آج کیونکہ مجھ سے تینوں خرگوشوں نے کہا ہے کہ تیرے والے انگریز میرے والے انگریز کو بخشنے کے موڈ میں نہیں ہیں،،، یہاں تو وہ مہمانوں کا لحاظ کر کے چپ ہو گئے ہیں مگر گھر جاتے ہی وہ اپنا سارا غصہ بیچارے "دوسرے انگریز" پر نکالنے کا پورا ارادہ کر چکے ہیں،،، پلیززز تو چلی جاناں ان کے ساتھ ورنہ تیرے میاں تیرے سوا کسی کے قابو میں نہیں آئیں گے،،،"

"پری نے آزدگی سے کہا تھا جبکہ اس کی شاندار ایکٹنگ پر پردے کے پیچھے چھپے وہ تینوں اسے داد دیئے بنا نہیں رہ سکے تھے،،،"

"تمہیں پتہ ہے نا پری آج کی ساری سچوئشن،،، محشم نے مجھے آج اتنا ہرٹ کیا ہے،، میں ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی،، تم بھی فکر مت کرو،، وہ محشم بھائی سے بہت محبت کرتے ہیں کچھ نہیں کہیں گے انہیں،،" جزا نے صاف منع کر دیا تھا اور پیچھے پلٹ ہی رہی تھی کہ پری نے ایک بار پھر جزا کا بازو پکڑ کر روکا تھا،،

"جزاااا،، تم سمجھ نہیں رہی ہو،، وہ ان سے بہت خفا ہیں،، کئی بار تو میرے سامنے ہی انہوں نے اپنے "چھوٹے" کو دھمکایا ہے،، تم انہیں جانتی ہو تمہانے شوہر کتنے غصہ ور ہیں،، صبح کا پورا سین تم نے مجھے خود بتایا تھا اور آج اس دوسرے انگریز نے جو غائب ہونے کی حرکت آج کی ہے،، تمہارے میاں ان پر بہت بھڑکے ہوئے ہیں،، پلیزززز سمجھو نا اگر انہوں نے "دوسرے انگریز" کو پھر ڈانٹا یا مارا تو وہ گھر سے لمبے ہی نکل جائیں گے،،" پری نے جزا کو پھر سے سمجھایا تھا جس نے اس نے گھور کر پری کو دیکھا تھا،،

"تم مجھے کیوں بھیجنا چاہ رہی ہو پری،،؟؟؟ مجھے اصل بات بتاؤ کیا خرافات چل رہی ہے تمہارے دماغ میں،،؟؟؟؟" جزا نے پری کو آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا تھا،،

"او ہیلوووو،، کیا خرافات چلنی ہے میرے دماغ میں،،؟؟؟ میں کونسا تمہارے ساتھ تمہارے "خواب نگر" چلنے کی کہہ رہی ہوں،،؟؟؟ تمہیں بتایا ناں میں نے کہ آج جب محشم بھائی تینوں خرگوشوں سے کہہ رہے تھے کہ آج اس محشم کا دماغ درست کرونگا گھر جا کر مار مار کر شکل نا بگاڑ دی تو میرا نام بھی محشم نہیں،، وہی بات میں نے بھی سن لی تھی اسی لئے تو تم سے کہہ رہی ہوں،، پلیزززز تم چلی جاؤ نا ان کے ساتھ،،، پلیزززز،،" پری نے محشم کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جزا کو بتایا تھا اور آخر میں پھر اس سے ریکوئسٹ کی تھی،، تبھی جزا نے پر سوچ نظروں سے اپنے دائیں طرف کھڑے باقی



سب لوگوں کو دیکھا تھا اتفاق سے محمش ان کے بیچ موجود نہیں تھا،، جزا کو پری کی بات پر کچھ کچھ یقین آگیا تھا،، کیونکہ آج اس نے محشم کا غصہ بھی دیکھا تھا اور محشم کا ری ایکشن بھی،، اسے بھی محرم لوگوں سے پتہ چل گیا تھا کہ محشم آج دن سے نجانے کہاں غائب تھا،، تبھی وہ کچھ کچھ اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی،، اور ضیاء صاحب کے آواز دینے پر بنا پری کو جواب دیئے دوبارہ ان کی طرف چلی گئی تھی،،

"بھئی جزا بیٹا،، ہم آپ کو کل لینے گھر آئیں گے،، آج آپ محشم کے ساتھ اپنے گھر جائیں،، یہ محشم کے ساتھ ساتھ باقی بچوں کا بھی خواہش ہے،، انھوں نے کوئی سرپرائز پلان کیا ہوا ہے تمہارے لئے گھر پر،،" ضیاء صاحب نے جزا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا،، جزا نے چونک کر انھیں دیکھا تھا،، ان کے پاس ہی محشم سر جھکائے مودب سا کھڑا تھا،،

"جی انکل،،" جزا نے محشم کے جھکے سر کو دیکھ کر آہستگی سے جواب دیا تھا،،

"چلیں جزا بیٹا پھر چلتے ہیں ہم لوگ،،" شبانہ بیگم نے جزا کو گلے لگاتے ہوئے پیار کیا تھا،، ان کے ساتھ ہی زرینہ بیگم پلو شہ اور پری سب اس سے ملتے ہوئے رخصت ہو گئی تھیں،، جانے سے پہلے پری نے جزا کے گلے لگتے ہوئے ایک بار پھر اسے محشم کو بچانے کی التجا کی تھی ساتھ ہی اس نے جزا کے پیچھے کھڑے مسکراتے ہوئے تینوں خرگوشوں کو بھی کھمس اپ کر کے مشن کمپیٹیڈ کا اشارہ دیا تھا،،

"مشمش بھائی میں آپ کے ساتھ آپ کی گاڑی میں چلوں گی،،" وہ سب گھر جانے کے لئے نکل رہے تھے،، جب سر جھکائے کھڑی جزا نے اچانک محشم سے کہا تھا،، جبکہ اس کے سامنے کھڑے محشم نے

سخت شاکی نظروں سے سر سے پیر تک چادر میں لپیٹی جزا کو دیکھا تھا،، مگر دانستہ کچھ کہنے کی کوشش نہیں کی تھی،، محمش نے ایک نظر بھائی کی طرف دیکھا تھا اور محشم نے سر ہلا کر جیسے اسے جزا کو ساتھ لے جانے کی رضامندی دے دی تھی،،

"شیور بھابھی چلیں،،" بھائی کا اشارہ ملتے ہی وہ جزا کو اپنے ساتھ لئے گاڑی میں آ بیٹھا تھا جہاں محشف پہلے ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا،،

محشم بھی تینوں خرگوشوں کو اپنے ساتھ لئے گاڑی کی طرف چلا گیا تھا،،

پھر وہ محشم سے پہلے ہی گھر پہنچ گئی تھی اور گھر کے باہر گاڑی رکنے کے بعد جیسے وہ باہر نکلی تھی اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا،، سامنے ہی سجا سجایا "خواب نگر" دیکھتے ہوئے اس نے اپنے ساتھ آئے محمش اور محشف کو خوشگوار حیرت سے دیکھا تھا،،

"بھائی یہ کس نے کیا،،؟؟؟ کیا یہی تھا وہ سرپرائز،،؟؟؟" جزا نے خوشی سے چپکتے ہوئے محمش اور محشف سے پوچھا تھا،،

"جی بھابھی یہی تھا سرپرائز،،" آپ کی خواہش تھی نا بھابھی کہ جب آپ گھر آئیں تو آپ کا ویلکم اس طرح سے ہو اسی لئے ہم نے آپ کی خواہش کو پورا کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے،،" محشف مسکراتے ہوئے بولا تھا اور جزا ان سب کی محبت دیکھ کر جیسے سرشار ہو گئی تھی،، اس نے خوشی سے چپکتے چہرے کے ساتھ لان کا پورا چکر لگاتے ہوئے ایک ایک چیز کو ستائشی انداز میں دیکھا تھا،، پھر لان سے ہوتے ہوئے وہ جب اندر ہال میں پہنچی تو اندر بھی اتنی خوبصورت سجاوٹ دیکھ کر جیسے خوشی سے جھوم اٹھی تھی،،

"جزااااااا،،، " خوشی سے گنگ ہوتی زبان کے ساتھ وہ نجانے کب تک بیڈروم کے دروازے پر کھڑی ایسے ہی ساکت و جامد کھڑی رہتی کہ محشم کی پکار پر چونک کر ہوش میں آئی تھی اور اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے دروازے کو جلدی سے لاک کیا تھا اور خود اپنے کپڑے لے کر اندر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تھی،،، پھر پورے آدمے گھنٹے بعد جب وہ نہا کر باہر آئی تھی تو اس کے دھلے دھلائے چہرے کے پر میک اپ کے نام پر کچھ نہیں تھا، یہاں تک کہ ہونٹوں پر لپ اسٹک بھی باقی نہیں بچی تھی،،، باتھ روم سے باہر آتے ہی اس نے بال سلجھانے کے بعد سارے زیور لا کر میں رکھے تھے،،، کلائیوں میں صرف دو دو کانچ کی چوڑیوں اور ناک میں مہرون نگ کی لونگ کے سوا اس نے ہر چیز بد دلی سے اٹھا کر اندر لا کر میں رکھ دی تھی،،، چاکلیٹ براؤن کلر کے جو لیننس اس نے بہت شوق سے اپنی آنکھوں میں لگائے تھے،،، انھیں بھی وہ فلش میں بہا چکی تھی،،، جس کے لئے آج اس نے اتنا ہار سنگھار کیا تھا جب اس نے ہی ایک ستائشی نظر اس پر نہیں ڈالی تھی تو وہ اب کس کے



لئے اتنا کچھ خود پر لا د کر رکھتی،؟؟؟ پہلے وہ اسے دیکھنے کو راضی نہیں تھا اور اب جزا اس کے لئے ہار سنگھار برقرار رکھنے کو تیار نہیں تھی،،، اسی لئے سب کاموں سے نیٹ کر اس نے عشاء کی نماز پڑھی تھی اور نماز سے فارغ ہو کر جب وہ دوبارہ ہال میں پہنچی تھی تو اسے یوں روٹین والے گھریلو حلیے میں دیکھ کر ہال میں بیٹھے وہ سارے بھائی ششدر رہ گئے تھے،،، خاص کر محشم کے دل کو سخت دھچکا لگا تھا،،،

"چائے بناؤں آپ سب کے لئے،،،؟؟؟" وہ بنا کسی کو مخاطب کئے ان سب سے پوچھنے لگی تھی مگر محشم نے نفی میں سر ہلا دیا تھا،،،

"نہیں بھابھی،،، رات بہت ہو گئی ہے،،، اب سونے جائیں گے ہم لوگ بھی بس،،، آپ بھی ریسٹ کریں،،،" وہ بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا،،، اس کی دیکھا دیکھی تینوں خرگوش اور محشم بھی اٹھ کر اپنے اپنے روم کی طرف بڑھ گئے تھے،،، جزا بھی لا پرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے بیڈ روم کی طرف چلی گئی تھی،،، جبکہ محشم اب تک ہال میں بیٹھا جزا کے رویئے کو ہی سوچے جا رہا تھا،،، پھر تھکے ہوئے انداز میں وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،، جہاں جزا اب بیڈ پر بکھرے پھولوں کو سمیٹ کر ایک طرف کر رہی تھی،،، وہ روم کا دروازہ لاک کرتے ہوئے اس کے پاس چلا آیا تھا،،،

"جزا یہ سب کیا ہے،،،؟؟؟ آپ نے میرا انتظار بھی نہیں کیا،،،؟؟؟" وہ دھیرے سے بولا تھا،،،

"کس بات کا انتظار،،،؟؟؟" وہ نا سمجھی سے محشم کو دیکھتے ہوئے بولی تھی،،،

"میں نے اب تک آپ کو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا، اتنی جلدی آپ نے چینیج کیوں کیا،،،؟؟؟"

اس نے شاکی لہجے میں پوچھا تھا،،،

"کیونکہ مجھے نیند آ رہی ہے،،، اب اتنے بھاری کپڑے اور جیولری پہن کر سو تو نہیں سکتی نا،،،؟؟؟" وہ سارے پھول سمیٹ کر اب اپنا بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ رہی تھی،،، مگر محشم جانتا تھا وہ اسے بے نیازی کی مار دے رہی تھی،،

"کیوں کر رہی ہیں آپ ایسی باتیں،،،؟؟؟ میری مجبوری سمجھنے کی کوشش کریں پلیزززز،، میں محشم کی وجہ سے بہت زیادہ ٹینسڈ تھا،،، پھر آج سارے مہمانوں کو بھی مجھے ہی دیکھنا تھا اسی لئے میں آپ کے پاس نہیں آ سکا،،، پلیزززز سمجھنے کی کوشش کریں،،، مجھے شوق نہیں ہے آپ کو یوں غصہ دلانے کا،،،" محشم نے لاچاری سے کہا تھا،،، وہ جزا کو منانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے اندازہ تھا کہ وہ اس سے ضرورت سے زیادہ خفا تھی تبھی اس کے لئے آج جیسے محشم کی طرف دیکھنا بھی حرام تھا،،، اس وقت بھی اس نے بنا محشم کی طرف دیکھے اپنا چہرہ بلینکٹ میں چھپا لیا تھا،،، محشم مایوس سا ہوتا اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے واش روم میں چلا گیا تھا،،، اور جزا نے چہرے سے بلینکٹ ہٹا کر اس بے نیاز شخص کو دیکھا تھا جو دس منٹ بعد واش روم سے باہر آیا تھا اور بنا اس سے کوئی بات کئے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تھا،،، وہ کڑھتے ہوئے نماز پڑھتے محشم کو دیکھتی جا رہی تھی ساتھ ہی نجانے کیوں اسے بے تحاشہ رونا آ رہا تھا،،، تبھی خاموشی سے آنسو بہاتے ہوئے وہ نماز پڑھتے محشم کو دیکھتے دیکھتے نجانے کب سو گئی تھی،،، پھر ابھی اسے سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ تبھی اسے اپنے اطراف سخت ہاتھوں کی گرفت محسوس ہوئی تھی اور ساتھ ہی نیند میں ڈوبے حواسوں کو بے دار کرتا وہ نرم گرم سا ہونٹوں کا لمس جو اسے اپنے چہرے کے ساتھ گردن پر بھی جابجا محسوس ہو رہا تھا،،، تبھی اس نے سخت بے چین ہو کر اپنی نیند سے بوجھل آنکھیں کھولی تھیں اور خود کو محشم کی مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں پایا تھا،،، اور پھر اس نے سخت غصے سے خود پر چھائے اس لاپرواہ،،، بے

نیاز سے شخص کو خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا مگر وہ اس کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لے کر اس کو بالکل بے بس کر چکا تھا،،

"آتم سوری،،، " جزا کی سماعتوں میں اس کی مخمور سی سرگوشی گونجی تھی،،،

"کبھی معاف نہیں کرونگی،،، " اس نے ضدی لہجے میں کہا تھا،،، مگر اس کے غصے اور احتجاج کو کسی خاطر میں لائے بنا وہ اس کی رگ جاں سے بھی قریب آگیا تھا،،، پھر اسے اپنی پناہوں میں سمیٹتے ہوئے محشم نے اپنی من مانیوں شروع کر دی تھی اور لاکھ چاہنے کے باوجود بھی جزا اس سے جیت نہیں سکی تھی،،، اس کی محبتوں کے سامنے بے بس ہوتے ہوئے اس نے خود کو محشم کے سپرد کر دیا تھا،،،

اگلے دن صبح بہت روشن اور چمکیلا دن لے کر طلوع ہوئی تھی فجر کے بعد سوئے محشم کی آنکھ خاصی تاخیر سے کھلی تھی،،، جس وقت وہ اٹھا دن کے گیارہ بجے کا وقت تھا،،، اس نے اپنے پاس سوئی ہوئی جزا کو ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا مگر جزا کی جگہ خالی پڑی تھی،،، محشم نے مندی مندی آنکھوں سے خالی بستر کو دیکھا تھا،،، پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون اٹھا کر ٹائم دیکھا تھا،،،

"اففففففف،،، اتنی دیر سویا میں،،،؟؟؟ جزا نے بھی مجھے نہیں آٹھایا،،، " وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے بستر سے نکلا تھا کہ تبھی محمّر اس کے روم میں چائے لے کر چلا آیا تھا،،،

"شکر ہے بھائی آپ اٹھ گئے،،، ورنہ مجھے لگا تھا کہ لنچ ٹائم میں ہی اٹھیں گے،،، " محمّر نے چائے کا کپ اسے تھمایا تھا،،،

"ہاں یار دیر ہوگئی اٹھتے ہوئے آج،،، تم لوگوں نے ناشتہ کر لیا،،،؟؟ جزا کو بلاؤ ذرا میرے کپڑے پریس کر دیں،،، " محشم نے زور سے جماہی لیتے ہوئے کہا تھا،،،



"کہاں سے بلاؤں،؟؟؟ بھابھی تو چلی گئیں،،،" محمّر لا پرواہی سے بولتا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ جزا کے جانے کا سن کر محمّم کی نیند سے بوجھل آنکھیں پوری کھل گئی تھیں،،، اس نے باہر جاتے محمّر کو زور سے آواز دی تھی جو دروازے پر ہی رک گیا تھا اور پلٹ کر محمّم کو دیکھنے لگا تھا،،،

"محمّر جزا کہاں چلی گئیں،،،؟؟؟" محمّم بولتا ہوا تیزی سے اس کے پاس آیا تھا،،،

"لاہور،،،" محمّر کا جواب سن محمّم ششدر رہ گیا تھا،،،

\*\*\*\*\*

"کیا کہہ رہے ہو تم محمّر جزا لاہور چلی گئیں،،،؟؟؟ مجھے بنا بتائے،،،؟؟؟ کب گئیں وہ،،،؟؟؟" محمّم نے تیزی سے محمّر کے سامنے جا کر پوچھا تھا،،، اس کی آنکھوں میں چھپی تڑپ اور بے چینی محمّر کو جیسے مزہ دے گئی تھی،،، تبھی وہ بامشکل اپنی مسکراہٹ چھپا کر تاسف سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا،،،

"اےسس،،،" یہ میری زبان،،، آج ہی بھابھی نے ناشتے میں کیلا لھلا دیا تھا اسی لئے زیادہ ہی پھسل رہی ہے،،، بھائی وہ لاہور جانے سے میرا مطلب یہ تھا کہ بھابھی لاہور والوں کے ساتھ گئی ہیں،،، آپ جب اپنے گدھے گھوڑے سب بیچ کر سو رہے تھے تبھی یہاں کا موسم دیکھ کر کچھ دیر پہلے ہی بلال بھائی وقار بھائی اور ان کی بیویاں گھر چلی آئی تھیں،،، وہ لوگ گھومنے کے ساتھ یہاں سے کچھ شاپنگ کرنے بھی نکلے تھے اور ساتھ ہی وہ نیولی میرڈکیل کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے تاکہ ان کی شاپنگ اور آپ کی آؤٹنگ دونوں ساتھ ہی ہو جائیں اسی لئے ہوٹل سے سیدھے یہیں چلے آئے،،، آپ کو اور بھابھی کو ساتھ لے جانے کے لئے مگر بھابھی نے کہا کہ آپ خاصے لیٹ سوئے

ہیں اسی لئے آپ کو نا جگایا جائے،، اور کیونکہ انہیں نا یہاں کے راستوں کی صحیح سے سمجھ ہے نا ہی کام کی جگہوں کے بارے میں کچھ خاص پتہ،، اسی لئے بلال بھائی اور وقار بھائی بھابھی کے علاوہ مہران اور محمود بھی ساتھ ہی لے گئے ہیں،، محنت بھائی اور محمش بھائی تو ان کے آنے سے پہلے ہی انسٹیوٹ چلے گئے تھے،، اسی لئے وہ مہران اور محمود کو لے گئے ہیں،، مجھے بھی ساتھ لے جانے کی کہہ رہے تھے مگر دل چاہتے ہوئے بھی میں آپ کی وجہ سے ان کے ساتھ نہیں گیا،، دل پر پتھر رکھ کر گھر میں ہی رک گیا،، "محرم نے اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے آخر میں منہ بنایا تھا جبکہ اس کے سامنے کھڑے محشم کی جیسے جان میں جان آئی تھی،، اس نے بے اختیار شکر کی سانس لی تھی،، تبھی محرم اس کے پرسکون چہرے کو شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا تھا،،

"بھائی بھابھی نے آپ کو میسج بھی کیا ہے جانے سے پہلے،، ذرا فون چیک کریں اپنا ہو سکتا ہے کوئی خاص پیغام بھی دیا ہو،،؟؟" محرم بولتے ہی چھپاک سے باہر نکلا تھا کہ اب وہ اگر وہاں رکتا تو محشم کا جوتا ہوتا اور اس کا سر،،، محرم کے جاتے ہی محشم نے اپنا فون چیک کیا تھا،، واقعی اس کے فون پر جزا کا ٹیکسٹ میسج موجود تھا، جو نیند میں اس نے دیکھا ہی نہیں تھا،،

"بلال بھائی اور وقار بھائی مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں،، اگر برا لگا ہو تو مجھے کال کر دیجیئے گا محمود اور مہران میرے ساتھ ہیں،، آپ کے کال کرتے ہی میں فوراً واپس آ جاؤ گی،،، " جزا کا میسج دیکھ کر اس کے لبوں پر محظوظ کن مسکراہٹ دوڑ گئی تھی،، اسے فوراً ہی اس کا رات والا رویہ ساتھ میں اپنی من مانیاں اور جزا کا بگڑا موڈ بھی یاد آیا تھا،، محشم نے جس طرح رات کو اپنی مرضی کی تھی اس نے جزا کا موڈ سخت برہم کر ڈالا تھا،، تبھی فجر کے وقت بھی وہ محشم سے اتنی خفا تھی کہ نماز پڑھتے ہی فوراً بستر پر لیٹ گئی تھی،، اور اپنے ساتھ ہی لیٹتے محشم کو وارننگ بھی دے دی تھی کہ

اب وہ اسے نا چھیڑنے کی کوشش کرے اور نا اس کے متھے لگے ورنہ وہ اس سے بات کرے گی اور نا ہی مہینہ بھر اسے اپنے آس پاس پھٹکنے دے گی بلکہ محدود لوگوں کو اپنے بیڈروم میں شفٹ کر کے خود ان کے روم پر قبضہ جمالے گی،، اس کی یہ بھیانک دھمکی محشم کے ہاتھوں کے طوطے اڑانے کے لئے کافی تھی،، تبھی اس نے باقاعدہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرنے کے ساتھ جزا میڈم سے معافی مانگی تھی ساتھ ہی اپنی ہٹلر بیوی کو شرافت سے بلیکٹ اوڑھا کر تھپکتے ہوئے سلا دیا تھا،، وہ جانتا تھا اس وقت کرنٹ مارتی جزا کو چھیڑنا اپنی شامت کو آواز دینے کے مترادف تھا کیونکہ وہ ظالم لڑکی محشم کو سزا دینے کے معاملے میں بہت ہی زیادہ کھٹور تھی،، اگر اس وقت وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر چھوٹی سی بھی کوئی "حرکت" کرتا تو اس کی کچھ دیر کی محبت کا یہ مظاہرہ اسے پورے مہینے کے لئے پنجرے میں قید پنچھی کی طرح پھڑپھڑانے پر مجبور کر دیتا،، تبھی وہ اسے سلا کر کتنی ہی دیر جاگ کر اس کے سوئے ہوئے خوبصورت معصوم چہرے کو دیکھتا رہا تھا،، "مجھے ایسے مت دیکھیں محشم،، آپ کے دیکھنے سے میں ڈسٹرب ہو رہی ہوں،، یاد رکھیں ایک مہینہ،،،" وہ آنکھیں بند کئے ہوئے بڑبڑائی تھی اور وہ گڑبڑا کر خود بھی پیچھے ہو گیا تھا،،

"یہ لڑکی پتہ نہیں میرے معاملے میں اتنی اسٹرکڈ کیوں ہے،،،" وہ منہ بنا کر بڑبڑاتا ہوا آنکھیں موند گیا تھا کہ کچھ بعید نہیں تھا کہ اپنے کہے پر عمل درآمد کرنے میں وہ ذرا دیر نہیں لگاتی اور اسے سزا دے کر ہی رہتی پھر اس دوران جزا کی ڈھٹائی،، بے نیازی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی تھی،، اس وقت نا اسے محشم کی تڑپ دکھائی دیتی تھی نا اس کی بے بسی،، اور نا ہی اس کی محبت،، ایسے وقت میں وہ بس وہی عمل کرتی تھی جس سے محشم کو زیادہ سے تڑپا سکے اور پھر وہ خود اس کی تڑپ کا تماشا دیکھ کر خوش ہوا کرتی تھی،،



اب بھی اس کے کانوں میں جزا کی آواز اور وہ وارنگ دوبارہ سے گونجی تھی تبھی اس نے محظوظ انداز میں مسکراتے ہوئے اسے کال کی تھی،، دوسری طرف دو بیلز کے بعد کال پک کر لی تھی،، "واپس آ جاؤں،،؟؟؟" جزا نے کال پک کرتے ہی تیزی سے کہا تھا اور مسکراتا ہوا محشم زور سے ہنس دیا تھا،،

"نا سلام نادعا نا خیر نا خیریت،، فون اٹھاتے ہی سیدھا سوال داغ دیا،، "محشم کی مسکراتی آواز سن کر وہ بھڑک گئی تھی،،

"ایک گھنٹے پہلے بخیریت اپنے سامنے سوتا چھوڑ کر آئی ہوں،، سوتے سوتے بھی خیریت مشکوک ہوگئی،؟؟" جزا نے تنک کر کہا تھا،،

"ہاں ناں مشکوک ہی سمجھ لیں یہ دل آپ کے لئے بہت تڑپ رہا ہے مچل رہا ہے،، آنکھوں کو آپ کی دید کی پیاس ستا رہی ہے،، مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی ہے اسپیشلی کل کی رات تو بہت شدت سے یاد آ رہی ہے وہ جب،،،"

"محشم م م م،،، بے حیا،، بے شرم،، "جزا کی زوردار چیخ نما آواز پر اس کا زوردار قہقہہ کمرے میں گونجا تھا،، اسے اندازہ تھا کہ جزا کا چہرہ اس وقت شرم اور غصے سے سرخ ہو گیا ہوگا،،

"اففففف،، سب کے سامنے اتنی زور سے چلا رہی ہیں،،؟؟ کیا سوچیں گے سب کہ جزا اپنے شوہر کو ایسے القابات سے نوازتی ہے،، اس کی ذرا عزت نہیں کرتی،، "محشم نے اسے دوبارہ چھیڑا تھا،،

"جی نہیں میں آپ کی طرح بے شرم نہیں ہوں،، میرے پاس فی الحال کوئی بھی نہیں ہے،، محدود مہران سب کی پکس لے رہے ہیں،، میں سب سے کافی دور ہوں،، "جزا نے جواب دیا تھا،،

"ہاں جی "دوریاں" رکھنی آپ کو خاصی پسند جو ہیں،، "محشم نے پھر سے اسے چھیڑا تھا،،

"آپ نے یہ فضول باتیں کرنے کو کال کی ہے،؟؟؟ ٹھیک ہے میں فون رکھ رہی ہوں،،، " جزا نے غصے سے کہا تھا،،

"اچھا اچھا،، بابا سوری،، اچھی مصیبت ہے اب بندہ اپنی بیوی سے بھی فری نہیں ہو سکتا،،، یہ بتائیں کہاں پر ہیں آپ،،،؟؟؟" محشم نے منہ بنا کر مسکراتے ہوئے پوچھا تھا،،

"بس ہم مال روڈ پر ہیں،، اس سے پہلے بلال بھائی وقار بھائی نے میرے ساتھ ساتھ آپ کے لئے بھی کافی شاپنگ کی ہے،، نانا جان نے رات کے گفٹس سے الگ ہم دونوں کی شاپنگ کرنے کے بھی انھیں پیسے دیئے تھے،، تبھی انھوں نے ڈھیروں چیزیں خرید لی ہیں،،، مگر مجھ سے اب چلا نہیں جا رہا میں نے محود سے کہا ہے کہ اب گھر چلتے ہیں،،، مگر یہ لوگ ابھی مزید گھومنے کے موڈ میں ہیں،،، مجھے آنے نہیں دے رہے،، آپ پلینرز انھیں فون کر کے مجھے ان سے آزاد کروائیں،،، کب سے ویٹ کر رہی تھی آپ کی کال کا،،، " جزا کی تھکی تھکی آواز پر محشم کو بے ساختہ اس پر ٹوٹ پیار آیا تھا،،، وہ جانتا تھا کہ جزا واقعی کل سے بے حد تھکی ہوئی تھی،،،

"اوکے سویٹ ہارٹ،، ڈونٹ وری،، میں بات کرتا ہوں بلال سے آپ ایک کام کریں بس مجھے اپنی لوکیشن سینڈ کر دیں،، " اس نے جلدی سے اپنی وارڈروب کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا،،

"کیوں لوکیشن کیوں،،،؟؟؟ " وہ مشکوک انداز میں پوچھنے لگی تھی،،،

"انھیں گھومنے دیں ناں،،، میں آپ کو اور بچوں کو محشم سے کہہ کر واپس بلوا لیتا ہوں،،، اسے لوکیشن سینڈ کرونگا تو وہ کریکٹ جگہ پر پہنچ جائے گا،،،

"اوکے میں بھیجتی ہوں،،، " جزا نے کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کی تھی اور اسے لوکیشن واٹس ایپ کر دی تھی،،، محشم لوکیشن دیکھتے ہی خود تیار ہونے چل دیا تھا اسے اب جزا کو لینے مال روڈ جانا تھا،،،

آمنہ پھپھو اور مولانا صاحب،، کر سٹی،، زارا،، سرفراز صاحب سب کو اپنے ساتھ اپنے گھر پر لے جا رہے تھے،، یوسف کو آج شام اپنے مقررہ وقت پر شارلٹ سے ملنا تھا اسی لئے اس نے ایک ضروری کام کا کہہ کر زارا کو اس کے بابا کے ساتھ ہی آمنہ بیگم کے یہاں جانے کی کہہ دیا تھا،، وہ رات واپسی پر زارا کو اپنے ساتھ واپس لانے کا ارادہ رکھتا تھا تبھی اس وقت وہ سب ساتھ ہی باہر جا رہے تھے مگر زارا سخت بے چین ہوئی جا رہی تھی،، اس نے یوسف اور بابا دونوں سے کہا تھا کہ اسے کہیں نہیں جانا مگر مولانا صاحب سمیت آمنہ بیگم کر سٹین سب نے اسے اتنی محبت سے فورس کیا تھا کہ وہ چاہتے ہوئے بھی منع نہیں کر پائی تھی،، پھر وہ سب جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے،، یوسف فلیٹ کو لاک کرتا ان سب کے ساتھ باہر تک آیا تھا مگر اس دوران ایک عجیب بات یہ ہوئی تھی کہ زارا فلیٹ سے نیچے گراؤنڈ فلور تک اس کے بعد بلڈنگ سے باہر آنے تک بھی یوسف کا ہاتھ تھامے رہی تھی،، جبکہ اس کے پاس اس کے بابا بھی موجود تھے مگر پھر بھی وہ یوسف کو ایسے پکڑے ہوئے تھی جیسے کسی چھوٹے سے بچے کو کسی انجان بھیڑ والی جگہ پر لوگوں کے ہجوم میں چلتے ہوئے خود کے گم ہو جانے کا خوف ہو اور وہ اپنے ماں باپ کا ہاتھ کس کر پکڑتے ہوئے بھیڑ والی جگہ سے بخیر و عافیت گزر جانا چاہتا ہو،، وہی حال اس وقت زارا کا تھا وہ یوسف کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار نہیں تھی،، یوسف اس کے ساتھ ہی اپنی گاڑی تک آیا تھا اور گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے جب اس نے مسکرا کر زارا کو مولانا صاحب کے ساتھ جانے کو کہا تھا تو نا تو وہ اس کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار ہو رہی تھی اور نا ہی کہیں اور جانے کو راضی تھی،، مولانا صاحب آمنہ بیگم اور کر سٹی کو پچھلی سیٹس پر بیٹھانے کے بعد منتظر نظروں سے زارا کو دیکھ رہے تھے جو دونوں ہاتھوں سے یوسف کا ہاتھ پکڑے



کھڑی تھی،، یہاں تک کہ اس کے بابا بھی مولانا صاحب کے پاس والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکے تھے،،

"زارا جان،،، جائیں دیکھیں پھپھا جان آپ کے انتظار میں کھڑے ہیں،،، "یوسف نے دھیرے سے کہتے ہوئے پیچھے کھڑے مولانا صاحب کو دیکھا تھا،،،

"میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گی،،، تم مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو،،،؟؟؟" وہ یوسف کو گھورتے ہوئے بولی تھی،،،

"میں بس یوں گیا اور یوں آیا،،، اور دیکھیں بابا بھی تو آپ کے ساتھ ہیں ناں دیکھیں،،، "یوسف نے اسے گاڑی میں بیٹھے سرفراز صاحب کو دکھایا تھا،،،

"ہاں،،، مگر میں پھر بھی تمہارے ساتھ رہوں گی،،، بابا تو بوڑھے ہیں،،، وہ مجھے کسی سے بھی نہیں بچا سکتے،،، مگر تم تو جوان ہو نا،،، تمہارے ہوتے ہوئے کوئی بھی میرے پاس آنے کی کوشش کرے تو تم اسے مار سکتے ہو،،، ویسے بھی تم بہت اچھے ہو،،، تم نے اپنی ممی کو بھی سمجھایا ان سے مجھے بچایا،،، وہ بھی اب مجھ سے نفرت نہیں کرتیں،،، بس مجھے کچھ نہیں پتہ تم میرے ساتھ رہا کرو،،، "اس نے ضدی لہجے میں بولتے ہوئے یوسف کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا،،، یوسف کو اس کے معصومیت بھرے اس انداز پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا مگر ساتھ ہی اس کے خوف زدہ انداز پر اس کے دل میں درد کی ایک لہر سی اٹھی تھی،،، وہ اب تک خود کو غیر محفوظ تصور کرتی تھی،،،

"زارا جان،،، سویٹ ہارٹ،،،، مائی ہنی بن،،، میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں گا بھی کہاں،،،؟؟؟ آپ کے بنا اکیلے تو میں بھی تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا،،، میں آپ سے زیادہ دیر کے لئے دور نہیں جا رہا مگر مجھے بس ایک بہت ضروری کام ہے،،، میں بھی پھپھا جان کے یہاں ہی آ رہا ہوں کچھ ہی دیر میں،،،

ابھی آپ ان لوگوں کے ساتھ جائیں،،، پراس میں بہت جلدی آؤنگا آپ کے پاس،،، "یوسف نے پھر سے اسے بہلاتے ہوئے کہا تھا،،،

"نہیں،،، نہیں،،، ت،،، تم،،، تم،،، بعد میں اپنا کام کرنا میں جب واپس پاکستان چلی جاؤں،،، مگر میں جب تک یہاں ہوں بس میرے ساتھ رہو،،، "زارا اب بھی اس کی بات نہیں مانی تھی اور اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا،،،

"تو پاکستان آپ مجھے نہیں لے کر جائیں گی،،؟ وہاں اکیلی رہ لیں گی میرے بنا،،،؟؟ زارا اب میں آپ کا شوہر ہوں،،، آپ وہیں رہیں گی جہاں میں رہونگا،،، جس طرح آپ میرے بنا اکیلی نہیں رہ سکتیں،،، اسی طرح میں بھی آپ کے بنا اکیلا نہیں رہ سکتا،،، "یوسف نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا تبھی زارا نے چونک کر اسے دیکھا تھا،،،

"تو تم میرے ساتھ پاکستان چلو نا پھر،،، ہم دونوں وہی رہیں گے پلیزززز،،، پلیزززز یوسف تم میرے ساتھ پاکستان میں رہنا،،، "زارا نے خوشی سے چہکتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے یوسف سے کہا تھا،،، یوسف نے ایک نظر اس کے خوشی سے چہکتے چہرے کو دیکھا تھا پھر اپنی طرف آتے پھپھا جان کو دیکھ کر وہ ان کی طرف متوجہ ہوا تھا،،،

"یوسف بیٹا کیا بات ہے،،،؟؟ زارا بچے چلو آپ ہمارے ساتھ،،، آپ کے بابا جان انتظار کر رہے ہیں،،، "وہ مسکرا کر زارا سے بولے تھے،،،

"پھپھا جان آپ لوگ نکل جائیں،،، زارا کو میں اپنے ساتھ لے کر آ رہا ہوں،،، مجھے ان سے کچھ بات کرنی تھی،،، "یوسف نے زارا کے کچھ بولنے سے پہلے ہی الزام اپنے اوپر لے لیا تھا اور مولانا صاحب نے زارا کے دونوں ہاتھوں میں کس کر تھا یوسف کا ہاتھ دیکھ لیا تھا تبھی وہ زیر لب مسکرا کر

یوسف کو دیکھنے لگے تھے جبکہ یوسف ان کی مسکراتی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے نجل سا ہو گیا تھا،

"کوئی بات نہیں برخوردار شادی کے بعد اکثر وقت بے وقت ضروری باتیں یاد آتی رہتی ہیں،،،،"

مولانا صاحب یوسف کا کندھا تھپتھپا کر اثبات میں سر ہلاتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے اور یوسف زارا کو تھامے اپنی گاڑی میں چلا آیا تھا،،،

"زارا میری جان اب آپ مجھے شرمندہ بھی کروانے لگی ہیں،، پھپھا جان کو دیکھا تھا وہ سمجھ رہے تھے مجھے راستے میں آپ کو اپنی لازوال محبت کی داستان سنانی ہے،،،" یوسف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا اور پھر بے اختیار کھکھلا کر ہنس دیا تھا،،،

"تو کیا ہوا تم مجھ سے محبت تو کرتے ہو نا،،، اگر وہ یہ سمجھتے ہیں تو سمجھنے دو،،، تم شوہر ہو میرے کوئی غیر تو نہیں جو مجھ سے محبت بھری باتیں کرنا تمہارے لئے جرم ہو،،،؟؟" زارا نے آرام سے جواب دیا تھا جبکہ اس کے جواب پر یوسف نے اپنی ہنسی کے ساتھ ساتھ گاڑی کو بھی فوراً بریک لگائے تھے کہ سگنل آگیا تھا،،، اب وہ گردن موڑے ششدر سا زارا کو دیکھ رہا تھا جواب اس کی طرف سے رخ موڑے باہر کی طرف دیکھ رہی تھی،،، وہ زارا سے اس طرح کی غیر متوقع "سمجھداری" کی بات سن کر شاکڈ رہ گیا تھا،،،

"زارا میری جان،،، پلیزز یہ بات میری طرف دیکھ کر بولیں نا،،،؟؟؟ ابھی جو کچھ کہا آپ نے مجھے دیکھ کر کہیں،،، وہ محبت اور شوہر والی بات،،،" وہ وفور شوق سے چپکتے ہوئے بولا تھا مگر تبھی زارا کو باہر دو سیاح فام لڑکوں کے ساتھ دو گورے لڑکے فٹ پاتھ کے پاس ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں لئے دکھائی دیئے تھے جنہیں دیکھتے ہی اس نے زور سے چلاتے ہوئے یوسف کے بازو کو پکڑا



تھا اور اس کے بازوؤں میں منہ چھپاتے ہوئے چیخ چیخ کر رونے لگی تھی،،، یوسف اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر رہ گیا تھا،، اس نے جلدی سے زارا کو سیدھا کرتے ہوئے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیا تھا،،

"زارا!،، زارا جان،، کیا ہوا،،؟؟؟؟ کیوں رو رہی ہیں،،؟؟" یوسف نے روتی ہوئی زارا کے گھبرائے چہرے کو دیکھا اور اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا تبھی زارا نے باہر کی طرف اشارہ کیا تھا یوسف نے اس کے اشارے کرنے پر فوراً باہر دیکھا تھا مگر اب وہ لڑکے وہاں نہیں تھے،، تبھی سگنل کھل گیا تھا،، یوسف کو ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی آگے بڑھانی پڑی تھی اور زارا نے دوبارہ سے اس کا بازو دبوج لیا تھا،،

"زارا مجھے بتائیں تو کیا ہوا،،؟؟؟؟ کچھ دیکھا وہاں کیا آپ نے،،؟؟" یوسف نے مسلسل اپنے بازو سے لپٹی زارا سے پوچھا،،

"یوسف وہاں وہ دو،،، دون،،، نو،،، دونوں ویسے ہی گورے کالے لڑکے تھے،،، وہ شراب پی رہے تھے یوسف،،،، وہ،،، وہ پھر سے مجھے لے جائیں گے،،، یہاں سب ایسے ہی ہیں،،، سب،،، یہاں سب مجھے ایک جیسے لگتے ہیں،،، تم پلیرز،،، بس مجھے پاکستان لے جاؤ مجھے یہاں نہیں رہنا یہاں پر سب برے لوگ ہیں،، مجھے واپس لے جاؤ پاکستان میں اب واپس نہیں آؤنگی یہاں،،،" وہ روتے ہوئے بولی تھی،،، اور یوسف نے ایک ہاتھ سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا اور وہ بھی اس وقت اتنی ڈری ہوئی تھی کہ بنا کوئی احتجاج کئے اس کے بالکل قریب کھسک کر اس کے سینے میں منہ چھپا کر بیٹھ گئی تھی،،، اور یوسف کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے خون اتر آیا تھا،،، اسے اپنی زارا کے اذیت میں گزرے ایک ایک لمحے کا حساب ان چاروں لڑکوں کو تڑپا تڑپا کر مارتے ہوئے لینا تھا،،

وہ زارا کو آمنہ بیگم کے پاس چھوڑ کر شارلٹ کے پاس جا رہا تھا،،، مگر جب وہ گھر کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا تب بھی زارا یوسف کو روکنے کے لئے دروازے تک آگئی تھی،،، اور یوسف نے اسے بامشکل یہ کہہ کر سمجھایا تھا کہ وہ پاکستان جانے کے لئے اپنے پاسپورٹ ویزا ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کرنے کچھ دیر کو باہر جا رہا ہے تاکہ پھر وہ اس کے ساتھ پاکستان جاسکے،،، تب جاکر ڈری سہمی زارا نم آنکھوں کے ساتھ گھبراتے ہوئے اسے چھوڑنے پر راضی ہوئی تھی،،، یوسف کا دل اپنی زارا کو اس حالت میں دیکھ کر کٹا جا رہا تھا،،، وہ زارا کو اس حال میں دیکھ کر بالکل جانا نہیں چاہتا تھا مگر اس وقت اس کا جانا بہت ضروری تھا،،، تبھی وہ دل پر پتھر رکھ کر گھر سے نکل گیا تھا اور لمبے سے کاریڈور کو پار کرتے ہوئے لفٹ کی طرف مڑنے سے پہلے بھی یوسف نے جب پلٹ کر فلیٹ کی طرف دیکھا تھا تب بھی زارا فلیٹ کا دروازہ پکڑے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی،،،

"انفف میری زارا،،، اللہ پاک میری زارا کو دوبارہ سے وہی والی زارا بنا دے جس سے میں یونیورسٹی کیمپس میں پہلی بار ملا تھا،،،" یوسف دل ہی دل میں دعا کرتا ہوا زارا سے نظریں چرا کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا تھا،،،

اس حادثے کے بعد یوسف کی وہ کانفیڈینٹ ہنس مکھ سی زارا تو جیسے کہیں کھو کر ہی رہ گئی تھی جس کو وہ جانتا تھا،،، وہ زارا جو کانفیڈینٹلی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کیا کرتی تھی،،، اس کی زارا سے اس کی ذات کا غرور،،، اس کا وقار،،، سر اٹھا کر بات کرنے کا حوصلہ سب کچھ چھین لیا گیا تھا،،، اب اس کی زارا ڈر و خوف کے ایک ایسے مضبوط حصار میں قید ہو کر رہ گئی تھی جس نے اس جیسی سمجھدار عاقل و بالغ باشعور لڑکی کو بالکل ابنار مل کر کے رکھ دیا تھا،،، اور زارا کی اس ابنار ملیٹی کو

دور کر کے اسے نارمل لائف کی طرف لانے کا بس ایک ہی علاج تھا،، اور وہ تھا یوسف کا پیار،، اس کی محبت اس کی توجہ،، اس کا ساتھ،، جس کے سہارے اسے زارا کو اس خوف بھری زندگی سے باہر نکال کر دوبارہ نارمل لائف کی طرف لانا تھا تبھی یوسف نے خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ اب چاہے کتنا ہی وقت کیوں نا لگ جائے وہ اپنی زارا کو نارمل زندگی کی طرف لا کر ہی رہے گا،، پھر چاہے یہ وقت پوری زندگی پر ہی محیط کیوں نا ہو،،،،

انہی سوچوں میں غلطاں وہ شارلٹ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ گیا تھا یہ ایک بڑی سی پرانی بلڈنگ کا گراؤنڈ فلور تھا،، جہاں داخل ہوتے ہی دو سیاہ فام آدمی لپک کر اس کے پاس آئے تھے،، "تم رائن اینڈرسن ہو،،؟؟" انھوں نے یوسف سے پوچھا تھا،، یوسف کے اثبات میں جواب دیتے ہی ان میں سے ایک اسے دائیں دیوار کے ساتھ بنے دروازے کی طرف لے گیا تھا اندر ایک چھوٹا سا روم تھا روم میں داخل ہوتے ہی اس نے دیکھا کافی سارے گن مین کھڑے تھے،، اسے اس سیاہ فام آدمی کے ساتھ دیکھ کر ان میان سے دو لوگ آگے بڑھے تھے اور اپنے ساتھ لے کر فرش کے ساتھ ہی ایک طرف کونے میں نیچے کی طرف جاتی سیڑھیوں تک لے گئے،،

"دس وے سر،،،" ایک آدمی اس سے بولا اور خود وہیں رک گیا تھا،، اس کا دوسرا ساتھی بھی سیڑھیوں سے پہلے ہی رک گیا تھا،، یوسف سیڑھیاں اترتا نیچے چلا گیا تھا،، نیچے بھی ایک بہت بڑا ہال ٹائپ روم بنا ہوا تھا،، جہاں چاروں طرف دیواروں میں دروازے ہی دروازے نصب تھے،، بس کمرے کے بیچ و بیچ گولائی کے شیپ میں کافی سارے صوفے پڑے تھے اور صوفوں کے بالکل بیچ و بیچ ٹیبل رکھی تھی،، سیڑھیوں کے بالکل سامنے والے صوفے پر ہی شارلٹ بیٹھا ہوا تھا،، اس بار بھی شارلٹ کے پاس وہی دو گورے انگریز لڑکے موجود تھے جنھیں یوسف نے پہلے بھی دیکھا تھا،، یہاں



بھی بہت سارے گن مین موجود تھے مگر ان کی تعداد باہر والے کمرے کے مقابلے ڈل تھی،، اس وقت بھی شارلٹ کے پیلے ٹھکانے کی طرح یہاں کچھ ایک لڑکے فرش پر لوٹتے ہوئے نشہ کرنے میں مصروف تھے،،

"آؤ یوسف ابراہیم،، میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا مین ن ن،، " شارلٹ کی بات سن کر یوسف بری طرح چونک اٹھا تھا،،

"تم کیسے جانتے ہو میرے مسلمان ہونے کے بارے میں شارلٹ،،؟؟؟" یوسف اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتا ہوا سپاٹ لہجے میں بولا تھا،،

"جو بندہ شارلٹ سے ایک بار جڑ جاتا ہے نا یوسف،، اس کا ماضی حال مستقبل کچھ بھی شارلٹ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہتا،، خیر میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلایا ہے کہ تمہاری بیوی زارا کے مجرموں کو پکڑ لیا گیا ہے،، " شارلٹ کی زبان سے زارا کا نام سن کر یوسف نے پھر سے شارلٹ کی طرف دیکھا تھا مگر وہ اس بار اس کی طرف متوجہ نہیں تھا بلکہ اس نے اپنے ایک آدمی کے ہاتھ سے اس کا لیپ ٹاپ لیا تھا اور پھر لیپ ٹاپ کی کچھ کیز پریس کرتے ہوئے شارلٹ نے لیپ ٹاپ کی اسکرین یوسف کی طرف کر دی تھی،، اسکرین پر چلتے مناظر جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے ان کو دیکھ کر یوسف کی کنپٹیوں میں خون ٹھوکرے مارنے لگا تھا،، اس کے دماغ کی نسیں تن کر پھٹ پڑنے کے قریب تھیں،،،، چہرہ جیسے لال دکھتا انگارہ بن گیا تھا،، آنکھوں سے خون چھلکنے کی کسر رہ گئی تھی،، اسکرین پر جو منظر چل رہا تھا ان کی اسٹارٹنگ کچھ اس طرح سے ہوئی تھی کہ ایک گاڑی کسی فیکٹری کے اندر بالکل شٹر کے سامنے لا کر روکی گئی تھی،، جس میں سے ایک شخص نے اتر کر فیکٹری کا شٹر گرا دیا تھا،، اب گاڑی میں سے ایک لڑکا زارا کو گھسیٹ کر اتار رہا تھا، گاڑی سے

اترتے ہوئے وہ زارا کو ایک ہاتھ سے کھینچ کر باہر نکال رہا تھا مگر اپنا ایک ہاتھ آزاد ہوتے ہی زارا نے خود کو کھینچتے لڑکے کے ہاتھ پر بری طرح نوچا تھا جواباً لڑکے نے بلبلا کر اس کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے اسی ہاتھ میں پکڑ لیا تھا اور دوسرے ہاتھ کا ایک زوردار تھپڑ زارا کے منہ پر کھینچ مارا تھا، (زارا کو تھپڑ پڑتے دیکھ کر یوسف نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیا بھینچ لی تھیں دانتوں کو سختی سے ایک کے اوپر جمایا تھا) وہ سب لڑکے بری طرح نشے میں دھت لڑکھڑا رہے تھے،،، زارا کے منہ پر پڑنے والا وہ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ اس کا گال پھٹ گیا تھا،،، اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا،،، تبھی باقی کے تینوں لڑکوں نے بھی زارا کو گدھ کی طرح دبوج لیا تھا اور اسے بری طرح گھسیٹ کر سامنے فرش پر پٹخ دیا تھا، پھر وہ چاروں زارا کو گھیر کر کھڑے ہو گئے تھے اور بس یوسف کے ضبط کی انتہا یہی تک تھی،،، اس نے بری طرح دھاڑتے ہوئے لیپ ٹاپ اٹھا کر پوری قوت کے ساتھ اتنی زور سے سامنے دیوار پر دے مارا تھا کہ اسی وقت لیپ ٹاپ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا تھا،،،

"شارلٹ ٹ ٹ ٹ،،، کہاں ہیں وہ کمینے لے لے لے،،، بتاؤؤؤؤ،،،،، مجھے لے لے لے بتاؤؤؤؤ،،،" یوسف نے شدید غصے سے بپھرتے ہوئے شارلٹ کا گریبان پکڑ لیا تھا،،، تبھی وہاں موجود سارے گن مین یوسف کی طرف اپنی گنز کا رخ کر کے کھڑے ہو گئے تھے مگر شارلٹ کے اشارے پر وہ سب دوبارہ سے اپنی جگہوں جا کر کھڑے ہو گئے تھے،،،

"ریلیکس یوسف،،، ریلیکسس،،، میں ان چاروں کو تمہارے حوالے کرنے کو تیار ہوں،،، یہیں پر ہیں وہ لوگ اور ان کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو تم چاہو گے،،،" کہنے کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تھی اور تبھی ایک بندے نے جاکر ہال کا ایک طرف بنا دروازہ کھولا تھا،،، دروازہ کھلتے ہی سامنے وہی وہ ویڈیو والے چار بندے ایک ساتھ بندھے پڑے تھے،،، یوسف ان کے چہرے دیکھتے ہی ان کی

طرف لپکا تھا،، مگر ان کے آگے ہی دروازے کے بالکل پیچھے ایک شیشے کی دیوار تھی جس کہ وجہ سے یوسف ان تک پہنچنے سے پہلے ہی اپنی جگہ تھم کر رہ گیا تھا،، پھر وہ اچانک پلٹ کر شارلٹ کے سامنے گیا،،

"شارلٹ ہماری جو ڈیل ہوئی تھی،، اس کے مطابق تم جو چاہے مجھ سے لے لو مگر ان حرام زادوں کو میرے حوالے کر دو،، " یوسف نے قہر بھری نظروں سے ان چاروں کو دیکھا تھا،،

"یوسف،،، ریلیکس مین ن ن،،، یہ چاروں تمہارے ہی مجرم ہیں،، انھیں تمہارے لئے ہی پکڑا گیا ہے کیونکہ یہ میرے کسی کام کے نہیں ہیں،، اب یہ لوگ تمہارے ہیں مگر تم ان کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو،،؟؟؟ تم انھیں مار پیٹ کر گولی مار دو گے اور ان کا کام ختم بس،،؟؟؟ کیا یہی ان کی سزا ہے،،؟؟؟ انھوں نے جو کچھ تمہاری بیوی کے ساتھ کیا اس کی سزا اتنی چھوٹی تو نہیں ہونی چاہیے کہ انھیں دو گولیاں مار کر تم ان کا کام ختم کر دو،،؟؟؟ نہیں یوسف انھیں اسی تکلیف اور اذیت سے گزرنے دو جس سے تمہاری بیوی گزری ہے،، اس کے بعد ان کا جو دل چاہے حشر کرنا پھر انھیں جان سے مار دینا،،، ویسے بھی یہ دو دن سے بنائے کے تڑپ رہے ہیں،، اس وقت مکمل ہوش و حواس میں بھی ہیں،، اس وقت انھیں ہر وہ تکلیف محسوس ہوگی جو تم انھیں دینا چاہتے ہو،،،"

شارلٹ نے کہتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے ایک سیاہ فام گن مین کو اشارہ کیا تھا اور وہ سر ہلاتے ہوئے ایک طرف چلا گیا تھا،، پھر وہ اپنے ساتھ کوئی آٹھ کے قریب لمبے چوڑے دیو ہیکل سیاہ فام آدمیوں کو لے کر آیا تھا،، یوسف بس دانت پیستے ہوئے اب تک ان چاروں کو دیکھ رہا تھا،،

"یہ دیکھو یوسف،،، یہ انسان نہیں بلکہ آدم خور درندے ہیں،، ان کے لئے "ہم جنس پرستی" اس نشے کی طرح ہے جس کے بنا ان کا گزارا نہیں ہے،، ڈرگ کا ایک ڈوز لینے کے بعد یہ انسان نہیں



"وحشی جانور" بن جاتے ہیں اور اس وقت میرے پاس ان کے لئے ڈرگ کی وہ بھاری ڈوز موجود ہے جس کو لیتے ہی یہ ان "چاروں کتوں" کو چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے،،، مجھ سمیت یہ سب بھی تمھارا ساتھ دینے کو تیار ہیں،،، مگر پہلے تمھیں اپنے وعدے کے مطابق اپنی ڈیل کو پورا کرنا پڑے گا،،، " شارلٹ نے یوسف کے سامنے کچھ پیپرز رکھتے ہوئے کہا تھا،،، یوسف سوالیہ نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے شارلٹ کو دیکھا تھا،،،

"یہ کچھ پیپرز ہیں یوسف جن پر بس تمھارے سائن مجھے چاہیے،،،، اس میں لکھا ہے کہ تم اپنی مرضی سے "رسکن انڈرپرائزز" کے اپنے حصے کے شیئرز میرے نام کر رہے ہو،،، تمھارے باپ کی پراپرٹی چار حصوں میں تقسیم ہے،،، جس میں ایک حصہ تمھاری ماں اور باقی تم تینوں بہن بھائیوں کا ہے،،، رسکن انڈرپرائزز ایک بہت بڑے سمندر کا نام ہے،،، بس اس سمندر سے مجھے کچھ بوندیں تمھارے حصے کے شیئرز کے روپ میں چاہیے،،، ویسے بھی اب تم مسلم ہو چکے ہو،،، تو کیا کرو گے اس "حرام" کی کمائی کا جو کیسینو،،، بیئر بارز اور نقلی دوائیوں کی کمپنیوں سے لوگوں کے خون چوس چوس کر جمع کی گئی ہو،،، تمھارا باپ نام کا مبلغ تھا مگر اس کی شخصیت کے دو روپ تھے،،، جن سے تم بھی واقف ہو،،، وہ اپنے جماعتی حلقوں میں ایک جانا مانا عالم تھا مگر بزنس ورلڈ میں اس سے جڑا ہر بندہ جانتا تھا کہ رسکن انڈرپرائزز پیسے کے لئے ہر "ناجائز" کام "جائز" طریقوں سے کر کے پیسے کمانے میں مہارت رکھتا تھا اسی لئے اب یہ تم پر ہے یوسف کہ تم اس "حرام" کی کمائی کو چن کر اپنی بیوی کے ان مجرموں کو بخش دیتے ہو یا ان پیپرز پر سائن کر کے ان چاروں بندوں سے اپنی بیوی کا بدلہ لیتے ہو،،،؟؟؟" شارلٹ نے یوسف کے سامنے پین پھینکتے ہوئے کہا تھا اور اس کے سامنے کھڑے یوسف نے جھک کر

پپرز پڑھے بنا ہی سامنے پڑا پین اٹھا کر ان پپرز پر سائن کر دیئے تھے اور اٹھا کر شارلٹ کے ہاتھ میں تھما دیئے تھے،،

"شارلٹ یہ پیسہ اگر "حلال" کا بھی ہوتا ناتب بھی میرے لئے میری زارا سے زیادہ امپورٹنٹ نہیں تھا،، تم مجھے میرے باپ کے بارے میں جو "سچائیاں" بتا رہے ہو،، وہ سب کچھ میں پہلے سے ہی جانتا ہوں،، دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد میں خود بہت جلد یہ سب چھوڑ دینا چاہتا تھا مگر میں اس پیسے کو کسی ٹرسٹ کو دینا چاہتا تھا،، لیکن خیر "حرام" کی کمائی "حرام" جگہ ہی لگ گئی،، آج اگر تم ان چاروں کے بدلے مجھ سے میری زندگی بھی مانگ لیتے تو میں بنا سوچے تمہیں وہ بھی دے دیتا،، اب تمہیں اپنے کہے کے مطابق ان چاروں کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے،، "یوسف کہتے ہوئے اپنی جگہ واپس جا بیٹھا تھا اور اس نے بغور شارلٹ کو دیکھا تھا،، پھر شارلٹ کے اشارہ کرتے ہی اس کے آدمیوں نے ان آٹھوں آدمیوں کو ڈرگ کا ایک ایک انجیکشن دیا تھا،،

"اب بس تم سامنے چلتا تماشا دیکھو یوسف،، "شارلٹ نے اپنی جگہ بیٹھتے یوسف کو سامنے کی طرف متوجہ کیا تھا اور اپنے قدموں میں بیٹھے ان دو گورے لڑکوں میں سے ایک کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر وہ شیشہ ہٹایا تھا جس کے پیچھے زارا کے وہ چاروں مجرم موجود تھے،، اب وہ آٹھ دیو ہیکل آدمی نشے میں جھومنے لگے تھے اور شارلٹ کے آدمی انھیں لے کر دروازے کے اس پار چلے گئے،، جہاں اس پمبجرے نما بڑے سے کمرے میں وہ چاروں لڑکے بنا نشے کے ادھ مرے ہوئے پڑے تھے،، اندر داخل ہوتے ہی ان آٹھ کے آٹھ آدمیوں کو ان کا ٹارگٹ دے دیا گیا تھا اور وہ آٹھوں آدمی ان چار ادھ مرے لڑکوں پر جیسے ٹوٹ پڑے تھے اور پھر وہاں بربریت،، وحشت،، درندگی کا جو انسانیت سوز کھیل شروع ہوا تھا اس نے یوسف جیسے مضبوط اعصاب والے بندے کو بھی دہلا کر رکھ

گیا تھا،، ان آٹھوں وحشی درندوں نے جنسی زیادتی کے ساتھ ان لڑکوں کا جو حشر کیا تھا وہ نابتانے لائق تھا نا دیکھنے لائق مگر وہ زارا کے مجرم تھے جو اس سے بھی برے سلوک کے مستحق تھے،، ان آٹھوں لوگوں نے ان چار لڑکوں کی حالت بگاڑ کر رکھ دی تھی اور پھر ان کی سانسیں ٹوٹنے سے پہلے ہی یوسف نے شارلٹ سے ان سیاہ فام نشے میں ڈوبے آٹھوں بندوں کو ان چاروں لڑکوں سے دور کرنے کے لئے کہا تھا،، شارلٹ نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر اس کے ایک اشارت پر اس کے پاس کھڑے بندے نے اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ اندر جاکر نشے میں جھومتے ان آٹھوں لوگوں کو روم سے باہر نکالا تھا،، سامنے ہی خون سے لکھڑے وہ چاروں لڑکے بری طرح روتے ہوئے درد و تکلیف سے تڑپ رہے تھے اور اپنے ہاتھ پیر زور زور سے زمین پر پٹخ رہے تھے،،

"یہ تھی وہ اذیت جس سے گزرنا ان کے لئے بہت ضروری تھا یوسف،،، یہ لوگن اور مار ڈالو انھیں،،، "شارلٹ نے گن یوسف کو تھماتے ہوئے کہا،،،

"نہیں شارلٹ گن سے نہیں،،، ان چاروں کو ہاتھوں کے بل باندھ کر اوپر لٹکا دو،، اور مجھے ایک بلیڈ دو،،" یوسف کے کہنے مطابق اسی روم میں ان چاروں کو ہاتھوں کے بل فرش سے ذرا سا اوپر لٹکا دیا گیا تھا اور یوسف بلیڈ لے کر ان کے پاس پہنچ گیا تھا،،،

"بہت غلط کیا تھا تم نے میری زارا کے ساتھ،،،، جانتے ہو وہ زندگی ہیں میری،،، جنھیں تمھاری وجہ سے اتنے درد تکلیف اور اذیت سے گزرنا پڑا،،، مگر نہیں تمھیں ان کے درد تکلیف اذیت کا احساس کیسے ہوگا،،،؟؟ تم جیسے "ڈرگ ایڈیکٹس" انسان نما جانور جنھیں نشہ کرنے کے بعد اپنے آپ کا بھی ہوش نہیں ہوتا وہ یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ اس نشے کی لت میں ڈوب کر کسی دوسرے کے ساتھ کیا کچھ کر چکے ہیں،،،؟؟؟ اسی لئے تمھیں بھی میری زارا کے درد کا احساس نہیں ہوا،،،، نہیں ہوا



ناں،،،؟؟؟ ابھی تم جس تکلیف سے گزرے ہو نا اب میں تمہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دوں گا،،، جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں،،،؟؟؟ میں اب تم جیسے جانوروں کو اس ناپاک زندگی سے چھٹکارہ دینے والا ہوں،،،" یوسف نے روتے تڑپتے ان چاروں لڑکوں سے کہا تھا مگر شاید انہوں نے اپنی تکلیف کے سامنے اس کی باتیں بھی نہیں سنی تھیں،،، وہ چیخ چیخ کر روتے ہوئے بس یوسف سے خود کو چھوڑنے کی التجا کر رہے تھے،،، یوسف نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں اور اس کی نظروں کے سامنے وہ سب مناظر ایک ایک کر کے گھومنے لگے تھے جو اس نے ابھی لیپ ٹاپ پر دیکھے تھے،،، اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا،،، اس کے بالکل پاس ہی وہ لڑکا لٹکا ہوا تھا جس نے زارا کو تھپڑ مارا تھا تبھی غصے میں بھرے یوسف نے اس لڑکے کو بالوں سے کھینچ کر اس کا چہرہ نیچے کیا تھا اور لگاتار اس کے منہ پر اتنے تھپڑ مارے تھے کہ اس کے منہ کے ساتھ ناک سے بھی خون بہنے لگا تھا،،، پھر ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑتے ہوئے یوسف نے جھک کر اس لڑکے کی ایڑھی سے اوپر والی نرم ہڈی پر بلیڈ سے گہرا کٹ لگایا تھا ایسا ہی کٹ اس نے اس لڑکے کے دوسرے پیر پر لگایا تھا،،، کٹ لگتے ہی دونوں پیروں سے دھار کی طرح خون بہنا شروع ہو گیا تھا،،، ساتھ ہی اس لڑکے کی دردناک چیخیں دوبارہ سے روم میں گونجنے لگی تھیں اس کے بعد یوسف نے باقی تین کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا،،، اس نے ان تینوں کے پیروں کی نسوں کو کاٹ دیا تھا اور خود ان تڑپٹے مچلتے لڑکوں کو دیکھ کر اس روم سے باہر نکل کر شارلٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا،،،

"تھینکس شارلٹ،،، آج تمہاری وجہ سے میں اپنی زارا کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا سکا ہوں،،، بہت شکریہ تمہارا کہ تم نے میرا ساتھ دیا،،،" یوسف نے شارلٹ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تھا،،،

"ہمارے بزنس میں سب سے بڑا کھیل ہی زبان کا ہوتا ہے یوسف،، ہم بے ایمانی کا دھندہ بھی "ایمانداری" سے کرتے ہیں،، تم نے اپنی زبان کی پاسداری کی اور میں نے اپنی،،، تبھی دونوں فائدے میں رہے ہیں،، جو تم چاہتے تھے وہ تمہیں مل گیا اور جو میں چاہتا تھا وہ مجھے مل گیا،، اگر دوبارہ کبھی میری کسی بھی طرح کی مدد درکار ہو تو مجھے یاد کر لینا،،" شارلٹ نے ایک نظر سامنے لٹکتے ان چاروں لڑکوں کو دیکھا جن میں سے دو شاید مرچکے تھے اور باقی کے دو بھی بس اپنی آخری سانسیں لے رہے تھے،، یوسف نے بھی ایک آخری نظر ان چاروں پر ڈالی اور وہاں سے واپس جانے کے لئے مڑ گیا تھا،، آج اس نے اپنی زارا کے لئے اپنے حصے کی ساری دولت کو شارلٹ جیسے گینگسٹر کے نام کر دیا تھا،،،

مال روڈ پر پہنچتے ہی وہ جزا کی سینڈ کی گئی لوکیشن پر پہنچا تھا،، وہ ایک بہت بڑی لیڈیز اونی شالوں سویٹرز اور اونی سوٹوں کی دکان تھی جب محشم دکان کے اندر پہنچا تو وہ دکان میں ہی موجود ایک طرف رکھی چیئرز پر بے زار سی شکل بنائے بیٹھی تھی اس کے دائیں طرف محود بھی منہ لٹکائے بیٹھا تھا،، ان دونوں کے ہاتھوں میں کافی سارے شاپنگ بیگ ہوئے تھے،، باقی سب لوگ کاؤنٹر پر موجود شالیں سوٹ اور سویٹرز وغیرہ دیکھ رہے تھے مہران بھی وہیں سب کے ساتھ موجود تھا،،، محشم مسکراتا ہوا اندر چلا آیا تھا،،

"اسلام و علیکم،،" اس نے جزا کے پاس کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے سلام کیا تھا اور جزا نے جھٹکے سے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا کالی چادر کے ہالے میں اس کا سرخ و سفید چہرہ محشم کو دیکھتے ہی

"وعلیکم اسلام،، آپ،،؟؟؟ آپ کیسے آگئے،،؟؟؟ محمش بھائی آرہے تھے ناں،،؟؟؟ اچھا چلیں  
ٹھیک ہے آپ ہی آگئے تب بھی اچھا کیا،،، پلیرززز،، مجھے اپنے ساتھ لے چلیں،،،،،،،،،،،،،،،،،  
بھائی آگئے ہم چلتے ہیں اب،، "جزا ایکسانٹیڈ سے بولی تھی جبکہ اس کی زبانی "بھائی" لفظ س کر محشم  
نے سخت بد مزہ ہوتے ہوئے زیر لب "لا حول ولا" پڑھا تھا،،

www.urdu-ur.com

**Whatsapp : 03335586927**



بھا رہا تھا بلکہ سب کچھ برا لگ رہا تھا،، وہ کل رات بہت لیٹ سوئی تھی اور پھر فجر کے بعد دوبارہ صبح اٹھ بچے ہی اٹھ گئی تھی کیونکہ محمش اور محشم بھائی کو انسٹیٹیوٹ کے لئے نکلنا تھا اور تینوں خرگوشوں کو آج ذرا لیٹ کالج جانا مگر پھر بھی وہ ناشتہ جلدی کرتے تھے تبھی اسے ان سب کے لئے ناشتہ بنانا تھا،، اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ناشتہ بنانے کے بعد دوبارہ جا کر سو جائے گی،، مگر پھر محشف بھائی اور محمش بھائی کے جاتے ہی بلال اور وقار بھائی بن بلائے مہمان بن کر ٹپک پڑے،، اسی لئے ناتو بے چارے خرگوش کالج جا پائے اور نا ہی وہ دوبارہ سو سکی،، تبھی اس وقت نیند اس کے دماغ پر سوار تھی اور وہ بس اب گھر جاتے ہی بستر سنبھالنا چاہتی تھی،،

"آپ لوگوں نے ناشتہ کیا،،؟؟؟" محشم نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اپنے پاس بیٹھے مہراں سے پوچھا تھا،،

"مجھے بہت بھوک لگی ہے،، مجھے کچھ بنا کر کھلا دیجیے گا گھر جاکر،،" ان دونوں سے جواب دینے سے پہلے ہی پیچھے بیٹھی جزا نے فرمائش کی تھی اور ڈرائیونگ کرتے محشم نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا تھا،،

"میں آپ کو ناشتہ بنا کر کراؤں،،؟؟؟ جزا میں بالکل اچھا کھانا نہیں بناتا،، کیونکہ میں کبھی کسی ہوٹل کا شیف نہیں رہا ہوں،، یقین نا آئے تو پوچھ لیں ان دونوں سے کہ میرے ہاتھ کا ابلا ہوا انڈا تک کتنا گندہ بنتا ہے،،" محشم نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے پاس بیٹھا مہراں حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا،،

"بھائی جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں اسی لئے میں جھوٹ بول کر لعنت سمیٹنا نہیں چاہتا،، بھابھی بھائی کو نا صرف بہت ٹیسی کھانا بنانا آتا ہے بلکہ یہ چیز آلیٹ ایسا بناتے ہیں کہ انسان

آملیٹ کے ساتھ ساتھ پلیٹ بھی چبا ڈالے،، انھوں نے ڈیڈ سے اسپیشل ٹریننگ لے کر سب سیکھا تھا،، مجھے جو آج تھوڑا بہت کھانا بنانا آتا ہے وہ انھوں نے ہی مجھے سکھایا ہے اور صرف چیز آملیٹ ہی کیا بھائی سارے دیسی انگلش اور چائیز کھانے اے ون بناتے ہیں،، سب ڈیڈ سے سیکھا ہے،،" مہران نے محشم کے آنکھیں دکھانے کے باوجود جزا کو سب سچ کھول کھول کر بتایا تھا،،

"صحیح کہہ رہا ہے بھابھی اور بھائی لاجواب انڈے کا حلوہ بھی بنانا جانتے ہیں،، جب آپ کو فیور ہوا تھا نمونیہ سے تو اس رات ہم نے بنایا تھا،، وہ ریسپی بھی بھائی کی ہی ہے،، آپ ٹیسٹ کر کے دیکھیں،، ایک بار کھا لیا تو روز کھانے کا دل چاہے گا،،" محود دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا،،

وہ جزا کی آڑ میں خود بھی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا،،

"مجھے چیز آملیٹ کھانا ہے،، انڈے کا حلوہ بھی،،" جزا نے آنکھیں سیڑ کر محشم کو بیک ویو مرر سے گھورتے ہوئے کہا تھا،، محشم نے جزا کے تیور دیکھ کر اپنی مسکراہٹ بہت مشکل سے روکی تھی،،

"نپٹا ہوں تم دونوں سے گھر چل کر،، میرے ساتھ غداری کرتے ہوئے شرم تو آئی نہیں ہوگی ہے نا،،؟؟؟ دیکھ لیا اب فرمائشیں شروع ہو گئی ہیں،، تم سب کو کھلا دیا تھا بنا کر تب بات اور تھی مگر ہر کسی کے لئے تو میں شیف نہیں بن سکتا نا،، صبح کچن میں جاؤں کام کروں،،؟؟؟ مجھ سے نہیں ہوگا،،" محشم نے جزا کو خود کو گھورتے دیکھ کر مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا تھا،،

حالانکہ بات اس نے مزاقاً کہی تھی مگر جزا کے دل پر "ٹھاہ" کر کے لگی تھی،، وہ ہمیشہ نجانے اس کے ساتھ ایسا کیوں کرتا تھا،،؟؟؟

"بھائی بہت ہی غلط بات ہے،،، آپ نے ہمیں اتنے اچھے اچھے کھانے کھلائے ہیں بنا کر مگر بھابھی کے کہتے ہی منع کر دیا،،، مجھے لگتا ہے آپ نے جزا بھابھی کو سوتیلی بیوی سمجھ لیا ہے،،، یہ بہت غلط بات ہے آپ کی،،، یوں منع مت کریں انھیں بھی کچھ اچھا سا بنا کر کھلائیں،،، "مخود پیچھے سے بولا تھا،،،

"مجھ سے ان کا واقعی سوتیلہ ہی رشتہ ہے مخود،،، پہلے جب میں ان سے دور تھی تب بھی ایسا کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا انھیں مجھ سے،،، اس وقت بھی مجھے بھولے ہوئے تھے اور اب سامنے ہوں تب بھی انھیں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا میرے ہونے سے،،، یہ باقی ہر رشتے کو اپنے دل کے قریب اور مجھ سے اوپر ہی رکھتے ہیں،،، بس میرا نمبر یا تو آخر میں آتا ہے یا مجھے سرے سے نظر انداز کر دیا جاتا ہے،،، کل ولیمے کے پورے فنکشن میں تمہیں اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہو گا،،،؟؟؟ اور تم جانتے ہو مجھے ہنڈریڈ اینڈ ون پرسینٹ یقین ہے کہ اگر میں خود "خواب نگر" نہیں آتی تو پوری زندگی گزرنے کے بعد بھی انھیں یاد نہیں آتا کہ میرا ان سے کوئی رشتہ ہے،،،، بہر حال میں نے مزاق میں کہا تھا ناشتے کے لئے،،،، کچھ دیر پہلے ہی بلال بھائی نے پزا کھلا دیا تھا اب کچھ کھانے کا دل نہیں ہے،،،، "جزا کا دل اداس ہوا تھا مگر پھر بھی اس نے محشم کی اچھی طرح طبیعت سیٹ کر دی تھی اور بنا اس کے تاثرات دیکھے باہر کے نظاروں میں گم ہو گئی تھی جبکہ اس کے لفظوں کے تیروں سے گھائل ہوتے محشم نے اپنے مسکراتے لب بھینچ لئے تھے اور بیک ویو مرر سے اس ظالم لڑکی کو دیکھتے ہوئے جواباً کچھ نہیں کہا تھا،،، اس کی مزاق میں کہی بات کو بھی وہ سیریس لے چکی تھی،،، مہراں اور مخود بھی دونوں کے بیچ اچانک یوں ٹھننے ہوئے دیکھ کر ایک دم خاموش ہو گئے تھے،،، گھر بھی آچکا تھا اور جزا جلدی سے گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی تھی محشم کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا، اندر جاتے ہی وہ ہال میں صوفے پر بیٹھے محرم کو ہدایت دے گئی تھی کہ وہ اندر سونے جا رہی



ہے،،، اسے کوئی بھی ڈسٹرب نا کرنے پھر چاہے وہ ان کے بڑے بھیا ہی کیوں نا ہو،،، بیڈ روم میں جاتے ہی اس نے پیروں میں پہنے سینڈل اتار کر لا پرواہی سے دور اچھالے تھے اور چادر اتار کر پھنکتے ہوئے وہ اپنے بیڈ پر دراز ہو کر تکیے میں منہ دے کر لیٹ گئی تھی،،، بلینکٹ بھی منہ تک ڈھک لیا تھا،،، اس کا موڈ بری طرح خراب ہو گیا اسی لئے وہ کچھ دیر سونا چاہتی تھی تاکہ جب سو کر اٹھے تو تھوڑا دماغ بھی ٹھکانے پر آئے اور محشم کے لئے بھی اگلا لائحہ عمل تیار کیا جاسکے،،،، جبکہ اس کی سوچوں سے برطرف محشم کے ہال میں آتے ہی محمر نے اسے جزا کا پیغام من و عن دے دیا تھا تبھی وہ سر ہلاتے ہوئے بیڈ روم کے باہر تک ہی گیا تھا اور اندر جھانک کر بیڈ کی طرف دیکھا تھا سامنے ہی وہ ظالم لڑکی سر سے پیر تک بلینکٹ تانے لیٹی سو رہی تھی،،، وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتا ہوا دروازہ بند کر کے کچن میں چلا گیا تھا اور اپنی جیکٹ ایک طرف چیئر پر لٹکا کر شرٹ کی آستینیں فولڈ کرتا ان تینوں خرگوشوں کو آوازیں دینے لگا تھا کیونکہ آج تینوں خرگوشوں کے ساتھ مل کر اسے جزا کی پسند کا لہجہ اور ڈنر خود بنانا تھا،،،

"زارا جان دیکھیں میں آگیا،،، اٹھیں چلیں اپنے گھر چلتے ہیں،،،" یوسف شارلٹ کے پاس سے سیدھا مولانا صاحب کے فلیٹ پر چلا آیا تھا،،، پھپھو نے اسے بتایا تھا کہ اس کے جانے کے بعد سے زارا اندر روم میں پڑی تھی،،، وہ جانتا تھا زارا اس سے خفا ہے تبھی وہ اسے منانے اندر چلا آیا تھا،،، "تم کیوں آئے ہو،،،؟؟؟ جاؤ واپس مجھے تم سے بات نہیں کرنی،،، تم میری بات نہیں مانتے یوسف تم بھی سب کے جیسے ہو گئے ہو،،،" وہ اپنے کندھے پر رکھا یوسف کا ہاتھ جھٹک کر روتے ہوئے بولی،،،

"زارا یوسف سب کے جیسا نہیں ہے،،، یوسف اگر سب کے جیسا ہوتا تو آپ کی زندگی میں نا ہوتا،،،،

"یوسف نے اس کی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت گہری بات کی تھی مگر وہ سمجھتی تب نا،،،،

"تم نے میری بات نہیں مانی،،، یوسف مجھے تمہارے ہونے سے ڈر نہیں لگتا،،، بس مجھے تم ہی اچھے لگتے ہو،،، تم میرے بابا کی طرح مجھ پر بھروسہ کرتے ہو تبھی تو تم نے مجھ سے شادی بھی کی،،، پتہ ہے یوسف پھپھو ہاسپٹل میں حسان بھائی سے کہہ رہی تھیں کہ میں بابا پر بوجھ ہوں،،، جسے بابا کو اتار پھینکنا چاہیے میری تم سے شادی کروا کر،،، اور وہ کہہ رہی تھیں کہ بابا تمہارے پاس مجھے یہیں چھوڑ کر خود چلے جائیں،،، مگر میں یہاں نہیں رہنا چاہتی یوسف،،، تم میرے ساتھ پاکستان چلو،،، ہم وہاں رہیں گے،،، اب تو میں بابا پر بوجھ بھی نہیں رہی،،، اب کوئی مجھ سے کچھ نہیں کہے گا،،، بس پھپھو اعتراض کریں گی،،، مگر تم ان سے کہہ دینا کہ تم مجھے لے کر وہاں رہنا چاہتے ہو،،، تم میرا ساتھ مت چھوڑنا یوسف،،،، "زارا دماغی ڈسٹربنس کی نجانے کونسی اسٹیج سے گزر رہی تھی کہ کبھی کبھی لگتا تھا کہ وہ بالکل ایک چھوٹی سی بچی ہے جو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ڈر کر رونے لگتی تھی،،، لوگوں کے رویوں سے ڈرنے لگتی تھی،،، ان کی شکلوں سے ڈرتی تھی تو کبھی اچانک وہ ایک دم نارمل بی ہیو کرنے لگتی تھی،،، سمجھداری کی باتیں کرتی تھی بالکل ٹھیک ٹھاک ہو جاتی تھی،،، اس وقت وہ وہی پرانی زارا ہوتی تھی جیسے پہلے تھی،،، اس وقت بھی وہ نارملی یوسف کو ایک سمجھدار لڑکی کی طرح اپنے خدشات بتا رہی تھی جنہیں سن کر یوسف نے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا تھا،،،

"میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا زارا،،، سوائے موت کے مجھے آپ سے اور کوئی چیز جدا نہیں کر پائے گی،،،" یوسف نے زارا کا سر تھپکتے ہوئے کہا تھا اور تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی،،،

یوسف نے زارا کا سر کندھے سے ہٹاتے ہوئے اٹھ کر دروازہ کھولا باہر سرفراز صاحب اور مولانا صاحب کھڑے تھے،

"یوسف تیاری کر لو،، تمہیں میرے اور زارا کے ساتھ پاکستان چلنا پڑے گا،،" سرفراز صاحب کی بات کا ترجمہ مولانا صاحب نے کیا تھا اور یوسف ان کے سنجیدہ انداز پر چونک گیا تھا،،  
 "سب ٹھیک ہے نا بابا وہاں،،؟؟؟" یوسف نے گھبرا کر سر سے پوچھا تھا،،  
 "نہیں ہوسف،، زارا کی ماں،،"

"کیا ہوا میری اماں کو بابا،،؟؟؟" زارا چیختی ہوئی یوسف کے پیچھے آکھڑی ہوئی تھی،،،

\*\*\*\*\*

"بتائیں ناں بابا کیا ہوا ہے میری اماں کو،،؟؟؟ زارا نے دوبارہ خاموش کھڑے بابا جان سے پوچھا تھا،،،"

"تمہاری اماں کی حالت بہت خراب ہے زارا میرے پاس رافع کی کال آئی ہے،، وہ تمہیں بہت یاد کر رہی ہیں،، میں نے اب تک کسی کو تمہاری شادی کا نہیں بتایا ہے بیٹا،، تم اور یوسف دونوں میرے چلو میں یوسف کو تمہاری ماں سے ملاؤں گا تاکہ تمہاری فکر میں بیمار پڑی وہ کملی تمہاری طرف سے مطمئن ہو جائے،،" سرفراز صاحب نے زارا سے کہا تھا مگر یوسف ہنوز نا سمجھی سے انھیں دیکھا تھا، مولانا صاحب جو سرفراز صاحب کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے،، انھوں نے یوسف کے چہرے پر سچے کے تاثرات دیکھتے ہوئے اسے ساری بات سمجھائی تھی،، یوسف کو بھی سارا معاملہ جان کر افسوس ہوا تھا،، اس کی ساس جنھیں بیٹی کا دکھ بستر سے لگا گیا تھا اب وہ اسی بیٹی کو ایک بار پھر



سے بستے ہوئے دیکھ کر کتنی خوش ہو گئی،، یوسف نے باپ کے گلے لگ کر روتی ہوئی بیوی کو دکھ سے دیکھتا سوچنے لگا تھا،،

"یوسف بیٹا تم ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کرو،، ہم پاکستان چل رہے ہیں،،" سرفراز صاحب نے پھر سے کہا تھا،، مولانا صاحب نے پھر سے یوسف کو ان کی بات سمجھائی تھی،، تبھی وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اپنا فون لے کر باہر چلا گیا تھا،،

وہ دن کے بارہ بجے سوئی تھی اور اب دن کے تین بجے کا وقت تھا مگر نیند کی متوالی جزا کا ابھی تک اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا،، محشم نے آج دن کا لُچ اس کی پسند کا بنایا تھا،، پھر تینوں خرگوشوں کے ساتھ وہ مسجد ظہر پڑھنے چلا گیا تھا،، واپس آکر اس نے محود اور محمر کو روٹیاں بنوانے کے کام پر لگایا تھا،، مہران نے جلدی جلدی فروٹ ٹرانفل بنایا تھا،، کام سے فارغ ہوتے ہی محشم نے ان تینوں کو محشم اور محشف کے انسٹیٹیوٹ کھانے کا ٹفن لے کر بھیجا تھا، اب وہ تینوں بھی واپسی کے لئے انسٹیٹیوٹ سے نکل رہے تھے اور جزا اب تک پڑی سو رہی تھی،، وہ ایک نظر کلاک پر ڈالتا ہوا اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا،، اندر داخل ہوتے ہی اپنے بیڈ کی حالت دیکھ کر محشم کو بے ساختہ اپنے معصوم بیڈ کی برباد حالت پر ترس آیا تھا جس کے کشن اور تکیے سب نیچے قالین پر پڑے تھے،، بلینکٹ آدھا جزا کی ٹانگوں پر پڑا ہوا تھا آدھا نیچے لٹک رہا تھا جبکہ خود جزا بیڈ پر ترچھے رخ پر اس طرح پڑی تھی کہ اس کا سر محشم کے تکیے کی طرف تھا اور ٹانگیں اپنے طرف والی پائنتی پر تھی،، محشم بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اندر چلا آیا تھا اور جزا کے بالکل برابر میں دائیں کہنی کے بل نیم دراز ہو گیا تھا،،

"ہائے ہائے ہائے،،، مر گیا اااا،،،، اففففف،،، ظالم لڑکی کتنی زور سے مارا ہے،،، " وہ بلبلا تے ہوئے جزا سے دور ہوا تھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا تھا،،، پھر آنکھیں سیٹھ کر اس کے چہرے کو گھورتے ہوئے وہ اندازہ کرنے لگا تھا کہ آیا یہ "وار" جان بوجھ کر کیا گیا تھا یا واقعی وہ نیند میں تھی،،،؟؟؟ مگر وہ قطعی اندازہ نہیں کر پایا تھا،،، تبھی اس نے دوبارہ سے جھک کر جزا کی گردن پر انگلی پھیری تھی،،

**Whatsapp : 03335586927**

ہونے لگا تھا کہ اچانک دوبارہ سے اس پر "وار" ہوا تھا،، اس بار اس نے اپنی کہنی محشم کے بازوؤں میں ماری تھی جس سے محشم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یقیناً وہ جاگ رہی تھی اور جان بوجھ کر اسے مار رہی تھی،، تبھی اس نے جزا کو گدگدانا شروع کیا تھا،،

"بدمعاشی ی ی ی ہاں،،؟؟؟ پولیس والے کے ساتھ بدمعاشی دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے،،؟؟؟"

مائے کیوٹی پائی،،، اب بچ کر دکھائیں مجھ سے،،؟؟؟ "وہ زور زور سے اسے گدگداتے ہوئے بول رہا تھا اور پھر جزا کا سارا نالٹک جیسے لمحوں میں ختم ہوا تھا،، وہ اس کے گدگدی کرنے سے بند آنکھوں کے ساتھ ہی ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئی جا رہی تھی،، بامشکل تمام اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں جن سے ہنستے ہنستے اب پانی بہنے لگا تھا مگر محشم تھا کہ اسے دونوں طرف سے اپنے حصار میں لئے گدگدائے جا رہا تھا اور رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا،،

"محشم پلیزززز،، بسبس،، بسبس اب گدگدی مت کریں،، نہیں تو ہنستے ہنستے میری جان نکل جائے گی،،، "وہ بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ بہ دقت بولی تھی،،

"اللہ نا کرے،،، "محشم دہل کر اچانک رکا تھا اور اس کی نم آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا،،

"ایسا مت کہیں جزا،، اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے،،، میری جان کی جان مجھ سے پہلے نکلی تو میں بھی اسی دن اندر سے مر جاؤں گا،،، میں نماز میں بھی یہی دعا کرتا ہوں کہ جس طرح ڈیڈ ماما سے پہلے اس دنیا سے گئے تھے بالکل ویسے ہی اپنے ڈیڈ کی طرح میں بھی آپ سے پہلے مروں،،، " وہ اپنی سحر انگیز آنکھیں جزا کی آنکھوں میں گاڑے بولتا ہوا اسے چھوڑا اچانک کر سیدھا ہوا تھا،،،



"محشم، پلیزز اس طرح کی باتیں کر کے میرا موڈ دوبارہ خراب مت کریں،،، ورنہ میں واقعی آپ سے بات نہیں کرونگی،،، یہ مرنے مارنے کی باتیں کر کے آپ میرا دل دکھا رہے ہیں،،،" وہ محشم کے سینے پر سر رکھتی ہوئی گلوگیر لہجے میں بولی کہ تبھی اسے اپنے پہلو پر محشم کے ہاتھ محسوس ہوئے تھے،،، وہ اسے دوبارہ سے گدگدانا شروع کر چکا تھا اور وہ پھر سے ہنستے ہوئے بیڈ پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگی تھی،،،

"محشم پلیزز،،، اچھا پلیزز مجھے چھوڑیں ناں،،،" وہ ہنستے ہنستے اپنے آنسوؤں پونچھتے ہوئے بولی تھی،،،

"آئندہ نیند کا نالک کرتے ہوئے مجھ پر "اٹیک" کریں گی،،،؟؟؟؟" محشم بری طرح لوٹ پوٹ ہوتی جزا کو گدگداتا ہوا پوچھنے لگا تھا،،،

"نہیں نہیں کبھی نہیں،،، توبہ توبہ میری توبہ،،،" وہ جلدی سے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی تھی،،،

تبھی محشم نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑا تھا اور بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے اپنے سامنے کھڑا کر لیا تھا،،،

"جلدی سے فریش ہو کر کھانا کھانے باہر آئیں،،، سب آپ کی پسند کا بنایا ہے میں نے اور یہ جو نیند کا ڈرامہ کر کے مجھ غریب پر "وار" کئے گئے ہیں ناں ان کا بدلہ ابھی آدھا لیا ہے،،، پورا بدلہ رات کو لوں گا،،،" وہ معنی خیز انداز میں بولتا ہوا اسے بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا،،،

"بے حیائی تو جیسے آپ پر ختم ہے محشم،،،" وہ اسے ایک طرف دھکیلتی ہوئی اندر واش روم میں بھاگ گئی تھی،،، اسے اب یاد بھی نہیں تھا کہ وہ صبح محشم سے سخت خفا ہو کر سوئی تھی،،، بس ایسی

ہی تھی وہ،،، نہایت جذباتی،، موڈی اور صاف دل کی اور اس طرح کے لوگوں کا ایک سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ سہ ہر اچھی بری بات پر بہت جلدی ری ایکٹ کر جاتے ہیں،،، جزا کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا،،، جسے محشم اب اچھی طرح سمجھنے لگا تھا تبھی تو وہ بھی جزا کو خوشگوار موڈ کو دیکھ کر خود بھی مطمئن ہو گیا تھا،،، ساتھ ہی باہری دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ جزا کے متعلق سوچ کر مسکراتا ہوا باہر چلا گیا تھا کیونکہ شاید نہیں یقیناً تینوں خرگوش واپس آچکے تھے،،،

وہ دن میں اپنے روم میں بیٹھی جزا کے ولیمے کی پکس دیکھ رہی تھی،،، جو اس نے تینوں خرگوشوں سے لی تھیں،،، انہی میں سے ایک پک میں وہ اور محشم ایک ساتھ کھڑے تھے،،، یہ پک اس وقت لی گئی تھی جب محشم محشم کے ساتھ جزا کے پاس اسٹیج پر آیا تھا،،، یہ پک اسی وقت کی تھی،،، نجانے کس نے لی تھی،،،؟؟؟ مگر مہود محمر اور مہران نے اپنے فون میں موجود شادی کی ساری پکس پری کو واٹس ایپ کر دی تھیں،،، پری نے ولیمے میں ہی ان تینوں کا نمبر لے لیا تھا تاکہ کانٹیکٹ کرنے میں آسانی ہو سکے،،، اب بھی کوئی سو سے اوپر پکس وہ تینوں اسے واٹس ایپ کر چکے تھے،،، جنہیں وہ اطمینان سے بیٹھی دیکھ رہی تھی اور اس پک پر آکر وہ رک گئی تھی جو اتنی بھرپور اور مکمل لگ رہی تھی کہ وہ بے اختیار اسے دیکھتی جا رہی تھی،،، پک میں پری اور جزا ایک ساتھ اسٹیج پر اس طرح سے کھڑی تھیں کہ ان دونوں کے آس پاس محشم اور محشم دونوں بھائی موجود تھے،،، جزا کے دائیں طرف محشم کھڑا تھا اور پری کے بائیں طرف محشم کھڑا تھا،،، ایک طرح سے یہ پک دو کپلز کی ایک کمبائن پک کا تاثر دے رہی تھی،،، محشم اور جزا دولہا دلہن کے لباس میں ایک جیسے رنگ کے ڈریس میں ایک ساتھ کھڑے ایک خوبصورت کپل کا روپ دھارے ہوئے تھے اور ان کے بالکل برابر میں پری اور

محمش ایک جیسے رنگ کے ڈریسز میں ایک ساتھ کھڑے دوسرا بھرپور اور مکمل جوڑا لگ رہے تھے،، پری نے بے اختیار اللہ سے اس ساتھ کے دائمی ہونے کی دعا کی تھی اور فون کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنکھیں موند کر بیٹھ گئی تھی،، مگر بند آنکھوں کے پیچھے بھی وہی دشمن جاں نچی نظروں کے ساتھ مسکراتا ہوا اس کے تصور میں چلا آیا تھا،، اور اس کی اس خوبصورت مقناطیسی مسکراہٹ پر تو جیسے پری کے دو جہاں قربان تھے،، تبھی اس نے دوبارہ آنکھیں کھول کر دوبارہ اپنا فون اٹھا لیا تھا،، تبھی پلوشہ اس کے روم میں چلی آئی تھی،،

"پری اب واپس چلنے کا کیا ارادہ ہے کتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں یہاں آئے ہوئے،،؟؟؟ پڑھائی کا کتنا حرج ہو رہا ہے،، اب واپس چلو اور یونی جانا اسٹارٹ کرو،،" وہ اس کے بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے بولی تھی،،

"لگتا ہے ذی العید بھائی کو دیکھ کر آپ کے دماغ کا فیوز اڑ گیا ہے آپ کیونکہ اگر آپ کے ہوش و حواس صحیح سلامت ہوتے تو آپ کو یاد ہوتا کہ میں یہاں مہینہ بھر رہنے کی پرمیشن لے کر آئی تھی اور رات ماموں نے بھی بابا سے آپ کے سامنے ہی بات کی تھی،، اور باقی مجھے نوٹس کی تو کوئی فکر ہی نہیں،، میری فرینڈز کس مرض کی دوا ہیں،،؟؟ اب ویسے بھی میرا جزا کے بنا یونی میں دل نہیں لگتا،،" پری نے منہ بنا کر وضاحت دی تھی اور پلوشہ سر پر ہاتھ مار کر رہ گئی تھی،،

"ہاں میں تو بھول ہی گئی،، مگر پری اب امی بابا گھر چلنے کے لئے کہہ رہے ہیں،، تم نے بہت رہ لیا یہاں ہمارے ساتھ ہی چلو،، میں اکیلی بور ہوتی ہوں گھر پر یار،،" پلوشہ کا ماسٹرز کمپلیٹ ہو گیا تھا،، اب وہ گھر پر فری ہی تھی،، تبھی وہ سارا دن گھر پر اکیلی بور ہو جاتی تھی اسی لئے پری کو بھی ساتھ چلنے پر فورس کر رہی تھی مگر پری اپنے فون پر دوبارہ بزی ہو گئی تھی اس نے شاید پلوشہ کی



بات سنی بھی نہیں تھی تبھی پلوشہ نے غصے سے اس کے ہاتھ سے اس کا فون اچک لیا تھا،، جبکہ اس کے اچانک فون اچکنے پر پری سٹپٹا کر رہ گئی کیونکہ فون پر اب تک وہی پک لگی تھی اور پری اپنے فون پر پاسورڈ والا لاک نہیں لگاتی تھی،، اس کے فون لر صرف سلائیڈنگ لاک گا رہتا تھا،، تبھی پلوشہ نے فون لیتے ہی سلائیڈ لاک ہٹایا تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے وہی پک اسکرین پر موجود تھی جسے پری اس کے آنے سے پہلے دیکھ رہی تھی،،

"واؤ،،، پری ی ی،،، محشم بھائی اور جزا ایک ساتھ کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں نا،،،؟؟؟ میں نے مردوں میں اتنا حسن بہت کم دیکھا ہے،،، محشم بھائی اور جزا ایک ساتھ حسین ترین جوڑا لگ رہے ہیں،،، جسٹ لائنک میڈ فار ایج اور ٹائپ،،، ورنہ زیادہ تر شادیوں میں یہی ہوتا ہے کہ حور کے پہلو میں لنگور کھڑے مسکرا رہے ہوتے ہیں،،، لڑکیاں تو پھر بھی ہر جگہ ایک سے بڑھ کر ایک حسین مل ہی جاتی ہیں مگر اکثر مرد اتنے حسین نہیں ہوتے،،،" پلوشہ بولتی ہوئی فون ہاتھ میں لئے اٹھ بیٹھی تھی اور مزید پکس دیکھنے لگی تھی،،، پھر وہ آگے ایک گروپ فوٹو پر آکر رک گئی تھی،،، اس پک میں بھی جزا کے ساتھ وہ سارے بھائی موجود تھے،،، یہ پک ذی العید بھائی نے کھانا کھانے کے بعد لی تھی،،، اس میں محشم جزا کے پیچھے کھڑا تھا اور اتفاق سے اس میں بھی پری کے بالکل پیچھے محشم ہی کھڑا تھا،،، جبکہ محشم محشم اور محشم دونوں بھائیوں کے بیچ میں کھڑا ہوا تھا،،، پری کے ساتھ ہی اس سے بالکل جڑ کر بیٹھے تینوں خرگوش بھی اپنی گردنیں پری کی طرف جھکاتے ہوئے زبردستی پک میں گھس آئے تھے،،،

"جزا کے سسرال میں سب بے حد حسین ہیں پری،،،" پلوشہ نے اس پک کو بھی دیکھتے ہوئے بے ساختہ تعریف کی تھی اور پھر وہ آگے بڑھ گئی تھی،،، اس پک میں تینوں خرگوشوں کے ساتھ مممش کھڑا تھا،،

"پری یہ دوسرا والا جزا کا دیور شاید محشم بھائی سے چھوٹا ہے نا،،،؟؟؟" پلوشہ نے مممش کے فیس پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھا تھا جس پر پری نے جھٹ سے اثبات میں سر یرا دیا تھا،،،

"یار ان کا پورا خاندان کتنے خوبصورت اور حسین شہزادوں سے بھرا ہوا ہے نا،،،؟؟ جزا کے میاں سے لے کر اس کے دیور تک سب ایک سے بڑھ کر ایک حسین و جمیل ہیں اور بہت ہی ڈیسینٹ،،، اسی دوسرے والے کو دیکھو نا،،،؟؟ کتنا خوبصورت ہے اور اسپیشلی اس کا یہ جو نظریں جھکا کر ہنسنے کا اسٹائل ہے نا یہ بڑا قاتلانہ ہے،،، ایک بھابھی کے طور پر جزا کو ان حسین شہزادوں کے لئے دلہنیں ڈھونڈتے وقت بہت ہارڈ ٹائم فیس کرنا پڑے گا،،، یہ خود اتنے پیارے ہیں کہ ان کے ساتھ خوب سے خوبصورت لڑکیاں بھی عام شکل و صورت کی لگیں گی، اسی لئے ان کے لئے جزا کو بہت زیادہ خوبصورت چہرے ڈھونڈنے پڑیں گے،،،" پلوشہ اب بھی ان سب کی تعریف میں رطب اللسان تھی،،،

"ہاں آپی جزا کو محنت تو بہت کرنی پڑے گی کیونکہ بیچاری کی قریب کی نظر بھی خاصی کمزور ہے،،،" پری نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا، جزا بے وفانے اب تک اسے کوئی تسلی آمیز خبر نہیں دی تھی،،،

"کیا مطلب،،،؟؟؟" پلوشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا،،،

"ارے میرا مطلب مجھ سے اس نے اپنی شادی سے پہلے ذکر کیا تھا کہ اسے اپنے دیور کے لئے لڑکی ڈھونڈنی ہے،،، میں نے کہا اپنی شادی اور ولیمے میں دیکھ لینا اور پھر میں نے دونوں فنکشنز پر اسے

کافی لڑکیاں دکھائی بھی مگر اسے کوئی پسند نہیں آئی،، "پری نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا،، شکر تھا اس نے بات سنبھال لی تھی ورنہ ابھی آپ کے سامنے عزت کا بیڑہ غرق ہو جانا تھا،،

"اچھا اچھا،، چلو ٹھیک ہے،، مل جائے گی کوئی نا کوئی جلد ہی،، میں ذرا امی کو دیکھ لوں،،" پلوشہ بولتے ہوئے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی مگر اچانک رک کر اس نے فون کی اسکرین تکتی پری کو مڑ کر دیکھا تھا،، پھر واپس اندر چلی آئی تھی اور پری کے ہاتھ سے اچک کر فون دوبارہ لے لیا تھا،، فون پر اب بھی وہی پہلی والی پک لگی تھی،،

"پری،،، جزا کی قریب کی نظر واقعی کمزور ہے تبھی تو اسے اس قاتلانہ مسکراہٹ والے دیور کے لئے میری پری نظر نہیں آئی،، جو اس حسین شہزادے کے پہلو میں کھڑی اس تصویر کو مکمل کر رہی ہے،، مجھے ذرا امی اور ممائی سے کہہ کر جزا کی آنکھیں ٹیسٹ کروانی پڑیں گی،،،" شرارت سے بولتی ہوئی پلوشہ سامنے بیٹھی پری کی گود میں فون پھینک کر اسے حیران پریشان سا چھوڑ کر باہر نکل گئی تھی اور اس کے جاتے ہی حیرت سے منہ کھول کر بیٹھی پری اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور پھر روم کا دروازہ لاک کرتے ہوئے اس نے اپنے فون کو دیکھا تھا اور زور زور سے اپنے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے اس نے جیسے خود کو یقین دلایا تھا کہ آیا آپ نے جو کچھ اس سے کہا وہ حقیقت میں کہا ہے یا وہ خواب دیکھ رہی تھی مگر پھر جیسے ہی اسے یقین آیا وہ خوشی سے اچھل پڑی تھی،،،

"پی پی پی پی پی،،" وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے اب دوبارہ بیڈ پر آ بیٹھی تھی،،، اپنے فون کی کال لاگ میں جاکر محمر bunny کا نمبر لگا رہی تھی،، اسے اب پتہ کرنا تھا کہ اس نے اپنے "سائلنٹ موڈ" پر رہنے والے بھائی کو اس کے رشتے کی خبر سنا کر "رنگ موڈ" پر کیا کہ نہیں،،؟؟؟ مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ فون ایک طرف رکھ کر تیار ہونے چلی گئی تھی کیونکہ اسے اب سیدھا "خواب



نگر "جا کر تینوں خرگوشوں سے ڈائریکٹ بات کرنی تھی اور ہو سکتا ہے وہاں اسے "دوسرے انگریز" کا دیدار بھی ہو جاتا،،

"کھانا کیسا بنا ہے بھابھی،؟؟؟ بتائیں ہیں ناں اپنے شیف بیسٹ،،؟؟؟" مہران نے مڑ قیمے کا پہلا نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے داد طلب نظروں سے جزا کو دیکھا تھا، مگر وہ اس کی بات کا جواب دیئے بنا حیرت سے محشم کو دیکھ رہی تھی جو اس کی پلیٹ میں اگلے تین دن کا کھانا ایک ساتھ جمع کر رہا تھا،، اس نے اب تک خود کچھ نہیں کھایا تھا مگر وہ جزا کی پلیٹ میں سب کچھ ایک ساتھ بھر چکا تھا،، لیکن پھر مسکراتے ہوئے وہ اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں کو تکتے ہوئے خود بھی اس کی پلیٹ سے ہی کھانا کھانے لگا تھا تبھی جزا کی حیرت ذرا کم ہوئی تھی،، اور وہ مہران کی طرف متوجہ ہوئی تھی،،

"کچھ کہا تم نے خرگوش،؟؟؟" جزا نے مہران کو دیکھتے ہوئے نوالہ منہ میں رکھ کر اس سے بھرے ہوئے منہ سے پوچھا تھا،،

"ہمارے بھائی زبردست شیف ہیں کہ نہیں،؟؟؟ قیمہ،، پلاؤ فش سب ہی زبردست بنایا ہے نا،،؟؟؟" مہران نے دوبارہ سے اس سے پوچھا تھا،،

"ہاں سب بہت زبردست بنایا ہے سارا ہی کھانا، اس لئے میں سوچ رہی ہوں آج سے یہ پکا کر لیتے ہیں کہ سنڈے کے دن لنچ اور ڈنر محشم بنایا کریں گے،،" جزا نے چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں رکھتے ہوئے شرارت سے محشم کو دیکھا تھا، جو اس کی بات سن کر اسے گھورنے لگا تھا،،

"مسز جزا محشم ابراہیم،،، آپ کچھ زیادہ ہی نہیں پھیل رہیں،،،؟؟؟ یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے،،، ایک چھٹی ملتی ہے اور وہ بھی میں کچن میں گزارنے لگوں،،،؟؟؟ " محشم نے منہ بناتے ہوئے پوچھا تھا،،،  
"آپ کو سنڈے کو چھٹی ملتی تو ہے نا،،،؟؟؟ مگر ہاؤس وائف کو تو ایک دن بھی کچن سے چھٹی نہیں ملتی،،، ان کا سوچا کبھی،،،؟؟؟ نہیں نا،،،؟؟؟ اب یہ طے ہو گیا کہ سنڈے کو کھانا آپ بنایا کریں گے،،،  
" جزا نے فیصلہ کن انداز میں کہا تھا،،،

"بلکل نہیں،،، " وہ غصے سے ناک پھلا کر ضدی انداز میں بولا تھا جواباً جزا نے بھی اسے گھور کر دیکھا تھا

"اب میرے پاس آکر دکھائیے گا ذرا،،، " جزا نے جھک کر اس کے کان میں دھمکی بھری سرگوشی کی تھی اور محشم فوراً تیر کی طرح سیدھا ہو گیا تھا،،،

"میں تو مزاق کر رہا تھا یار،،، آپ ناں مزاق بھی نہیں سمجھتیں،،،، " محشم کے ایکسپریشنز کے ساتھ ٹون بھی فوراً چینج ہوئی تھی اب وہ سارے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے جزا کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے واقعی صرف "مزاق" کیا تھا،،، جبکہ بھائی بھائی کو ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشیاں کرتے دیکھ کر محرم کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ پھیل گئی تھی،،،

"بھائی آپ لوگ یہ کانوں میں تھوڑا اونچا بولا کریں ناں تاکہ ہمیں بھی سنائی دے،،، " سدا کا بدھو محود ان کو کانوں میں باتیں کرتے دیکھ کر سادگی سے بولا تھا،،، جبکہ اس کے یوں ٹوکنے پر محشم سٹیٹا کر رہ گیا تھا،،، جزا بھی فوراً سنبھل کر سیدھی ہو بیٹھی تھی،،،

"تم تینوں کی پڑھائی کا کیا حال چال ہے،،؟؟ کالج کی چھٹیاں اتنی زیادہ کیوں ہو رہی ہیں،،؟؟؟"

مخود کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے وہ اپنی خجالت چھپانے کے لئے ان تینوں سے تفتیش کرنے لگا تھا،،

"بھائی ابھی کچھ دن ہی ہوئے تھے نئے سیشن کی کلاسیس شروع ہوئے مگر پھر "بھابھی" کی اچانک آمد کے ساتھ اتنے سارے "حادثے" ہوتے چلے گئے کہ ہماری کالج سے چھٹیاں ہوتی رہیں،،، پڑھائی کے حال بھی ٹھیک نہیں رہے اور چال بھی بدل گئی،،،" اس طرح کے جواب کی امید بس محمّر سے ہی کی جاسکتی تھی،، اس کا جواب سن کر محمّم کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی جبکہ جزا فوراً بھڑک اٹھی تھی اور اس نے ہاتھ میں تھاما ڈش کا چچ محمّر کے کندھے پر کھینچ مارا تھا،،

"تم خرگوش کہیں کے،، کیا بولے تم،،؟؟ میرے آنے کے بعد حادثے ہونا شروع ہو گئے،،؟؟؟"

تمہیں ابھی بتاتی ہوں رکو ذرا،،؟؟؟ مخود جلدی سے مجھے وہ بیٹ لاکر دو جس سے یہ محمّمش بھائی سے مار کھاتے کھاتے بچا تھا،، "جزا باقاعدہ آستینیں چڑھا کر لڑنے مرنے پر آمادہ ہوتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی مگر اس کے پاس بیٹھے محمّم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے دوبارہ واپس بیٹھاتے ہوئے فوری کنٹرول کر لیا تھا،،

"بس بس جزا بچہ ہے،، رحم کر دیں،، بے چارے کی زبان بہت لمبی ہے اور غلط بندوں کے سامنے اکثر پھسل جاتی ہے،،" محمّم نے جزا کو بہلانے کی کوشش کی تھی جو خطرناک تیوروں سے مصنوعی انداز میں سہم کر بیٹھے محمّر کو گھور رہی تھی،،

"اب بناتی ہوں تمہارا اسائنمنٹ،، آنا میرے پاس منتیں کرتے ہوئے،،" وہ بیٹھتے بیٹھتے بھی اسے دھمکانا نہیں بھولی تھی،،



"غدارررر،، کبھی میرا ساتھ مت دینا تم دونوں،،؟؟" محمرا سے گھورتا ہوا بولا تھا،،

"محرم bunny محمود bunny،، مہراں bunny،،، کہاں ہو تم لوگ،،،؟؟؟ دروازہ کھولو پری

"لیس آپ کی فرینڈ آگئی مجھ سے آپ کو چھینے،، سوچا تھا ان تینوں کو پڑھائی میں لگا کر دونوں ایک ساتھ تھوڑا "کوالٹی ٹائم" اسپینڈ کریں گے مگر اب "نائی پری" کی موجودگی میں آپ کے پاس بھٹکنا بھی ناممکنات میں سے ہے،،، "محشم کی درد بھری دہائی پر جزا نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اسے تاسف بھری نظروں سے دیکھا تھا،،

"او،، او،، نیولی ویڈ کیل ساتھ ساتھ بیٹھے لپچ کر رہے ہیں،،؟؟؟" پری شرارت سے بولتی سامنے  
پڑی چیئر پر بیٹھ گئی تھی،،

"کیوں نیولی ویڈ کپل ساتھ کھانا نہیں کھاتے کیا،،؟؟" جزا نے پری کو گھورا تھا،

"آپ بھی ہمیں جوائن کریں پری،،" محشم نے مسکراتے ہوئے پیش کش کی تھی،،

"جی ضرور محشم بھائی،، میں الحمد للہ اللہ کی بڑی فرما بردار قسم کی بندی ہوں،، اس کے دیئے ہوئے رزق کو کبھی نہیں ٹھکراتی،، "پری کھانے سے کبھی "ناں" کر دے یہ امپا سیبل سی بات تھی،، "ہاں ہاں پری آج کا لچ بہت اسپیشل ہے،، بھائی نے خود سارا کھانا بنایا ہے،، "معصومیت سے بولتے ہوئے محود نے ایک بار پھر سے محشم کو نجل ہونے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ پری شرارت سے ہونٹوں کو "اووووو" کے انداز میں سکیڑ کر جزا اور محشم کو دیکھنے لگی تھی،، "یعنی بیوی کی خد متیں ہو رہی ہیں،،؟؟؟" پری نے مسکراتے ہوئے دونوں بھنیوں اچکا کر محشم کو دیکھا تھا جو اس کے انداز پر جھینپ کر رہ گیا تھا،، اتنا طے تھا کہ اس لڑکی کی شوخی کے سامنے وہ ٹک نہیں سکتا تھا،، "بس بک بک کروا لو تم سے،، پورا اسٹاک ہے فضول باتوں کا مگر کام کی کوئی بات مت کرنا،، آتے ہی نا سلام نا خیریت اور باتیں بنانے کے ساتھ ساتھ ندیدوں کی طرح ٹوٹ پڑی کھانے پر ہاتھ بھی نہیں دھوئے،، "جزا نے اپنی پلیٹ میں سالن ڈالتی پری کو گھور کر دیکھا تھا،، "تم لوگ کھانا کھا رہے تھے اسی لئے سلام نہیں کیا،، ورنہ میں نے اندر آتے ہی تینوں bunnies کو سلام کیا تھا،، چاہو تو ان تینوں سے پوچھ لو اور رہی ہاتھ دھونے کی بات تو میں تمہاری طرح گندی بچی نہیں ہوں،، میں اپنے پاس ہر وقت ایک سینینٹائزر رکھتی ہوں اور اسے دن میں کئی مرتبہ یوز بھی کرتی ہوں،، آپ نے دیکھا محشم بھائی آپ کی بیوی مجھے اپنے گھر میں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے کا طعنہ دے رہی ہے،،" پری نے جزا کو آنکھیں دکھائی تھیں مگر وہ بھی پری کی طرح ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھی،،

"بری بات جزا آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں،؟؟؟ گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسے بی ہو کیا جاتا ہے کیا،؟؟؟ پری آپ کھانا کھائیں،،، یقیناً آپ کو پسند آئے گا،،، " محشم نے بیوی کو ڈپٹنے کے ساتھ پری کو پچکارتے ہوئے کہا تھا،،، تبھی اس کا فون بجا تھا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا،،، امپورٹنٹ کال تھی اسی لئے وہ ان سے ایکسیوز کرتا ہوا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،، اور کچھ ہی دیر بعد واپس آیا تھا،،،

"جزا میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں،،، مغرب تک آ جاؤں گا،،، آپ کچھ مت بنائیے گا کھانے میں،،، میں دیکھ لوں گا آکر اور تم تینوں جا کر پڑھنے بیٹھو،،، میں آکر خود سب کچھ چیک کرونگا،،، اگر آج مجھے تم کوئی مستی کرتے نظر آئے تو سزا کے لئے تیار رہنا،،، اور پری اب رات کا کھانا کھا کر جائیے گا،،، میں رات ڈنر میں چائیز بناؤں گا،،، " محشم ایک ساتھ جزا سمیت تینوں خرگوشوں اور پری کو ہدایت دیتا ہوا باہر نکل گیا تھا،،، اس کے جاتے ہی جزا ذرا ریلیکس ہوئی تھی،،، پری نے بھی زور شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا جبکہ بھائی کی دھمکی نما ہدایت پر تینوں خرگوشوں کا دم خشک ہو گیا تھا،،،

"میرے کام کا کیا بنا،؟؟؟ محشم کے جاتے ہی پری نے بھی کھانا کھاتے کھاتے آنکھیں سکیڑ کر تینوں خرگوشوں سے پوچھا تھا،،،

"ابھی بات نہیں کی پری،،، اصل میں ہم ان سے بے حد شرمندہ ہیں،،، آپ کو پتہ ہے ناکہ ہماری وجہ سے کل ان کے ساتھ کیا ہوا تھا،،،؟؟؟ بس اسی وجہ سے ہمت نہیں ہو رہی،،، پہلے ان سے معافی تلانی کر لیں پھر ذرا قاعدے سے بات کریں گے،،، " محمر نے پری سے کہا تھا،،، جبکہ جزا نا سمجھی سے ان چاروں کو دیکھ رہی تھی،،،



"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی محمر bunny تم نے غداری کی میرے ساتھ،، اپنا کام کروا کر تم نے میرے لئے ایکسیوز بنا لیا،، جلد ہی میں واپس چلی جاؤنگی،، جانے سے پہلے میں چاہتی تھی کہ میرا رشتہ ٹوٹنے کی بات سنتے ہی اس نئے کی بات ہی چھڑ جائے،، اب ظاہر ہے اس کے لئے مجھے ہی کوششیں کرنی پڑیں گی نا،،؟؟؟ ورنہ تمہارے بھائی نے تو زندگی بھر پہل نہیں کرنی یہ بھی مجھے پتہ ہے،، محشم بھائی کا جزا سے نکاح ہو چکا تھا مگر پھر بھی انہوں نے چودہ سال پلٹ کر اسے نہیں دیکھا اور میرا تو "دوسرے انگریز" سے ایسا کوئی رشتہ بھی نہیں ہے،، بنا کسی تعلق کے وہ تو مجھے دو دن میں بھول جائیں گے،،" پری کھانا چھوڑ کر افسوس میں بیٹھ گئی تھی جبکہ محشم کے بعد پری کی پھٹکار سن کر ان تینوں کے لٹکے ہوئے منہ مزید لٹک گئے تھے،،

"کیا کھچڑی پک رہی تھی تم لوگوں میں مجھے بھی کچھ بتاؤ گے،،؟؟؟" جزا نے ان تینوں سمیت پری کو بھی گھور کر دیکھا،،

"پری،،،، آئیڈیا،،، ہم بھابھی کی مدد لے سکتے ہیں،،، یہ بھی اپنی دوست ہیں،،، انھیں میسنجر بنا کر بھائی کے پاس بھیجتے ہیں اگر بھائی راضی ہو گئے نا تو محشم بھائی کی ہمت نہیں کہ ان کے سامنے چوں بھی کر سکیں،،، پھر بھلے ہی ایک سال دو سال یا دس سال بعد بھی آپ کی شادی ہو نا تب بھی محشم بھائی آپ کو بھولنے کی غلطی نہیں کر سکیں گے،،، کیونکہ یہ رشتہ بھائی جوڑیں گے نا تو محشم بھائی قیامت تک اس تعلق کو نبھائیں گے،،، وہ بھائی سے بڑی عقدت مندانہ محبت کرتے ہیں،،،" مہرا نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کھانا ٹھونسٹی ہوئی پری کو مشورہ دیا تھا،،، مگر مہرا کی بات سنتے ہی اس کے گلے میں نوالہ پھنس کر رہ گیا تھا اس نے جلدی سے اشارے سے جزا سے پانی کا گلاس مانگا تھا اور

پانی کے دو تین گھونٹ بھر کر نوالہ گلے سے نیچے اترتے ہی اس نے خونخوار نظروں سے مہران کو دیکھا تھا، جزا بھی مہران کو گھورنے لگی تھی کہ کچھ کچھ معاملہ اسے سمجھ آنے لگا تھا،،

"تمہارے منہ میں خاک مہران bunny میں دس سال انتظار کی سولی پر لٹک کر گزار دوں تو پھر بڑھاپے میں شادی کرواؤ گے میری،،؟؟؟ اور اپنی اس جزا بھابھی کی تو کچھ کہو ہی مت،، اس سے ایک لاکھ مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اپنا دیور میرے نام کر دے،، مگر اس کے کانوں پر جوں تک نہیں ریگتی مجال ہے جو اس نے اپنے والے "انگریز" سے ایک بھی دفع کہا ہو،، "پری نے غصے سے جزا کو دیکھا تھا،،

"میرا دیور کوئی چنے مونگ پھلی نہیں ہیں،، جو اٹھا کر لفافے میں ڈال کر تمہیں تھا دوں،،؟؟؟ ان کے لئے ٹھونک بجا کر ہی کوئی فیصلہ لوں گی،، تم پہلے اپنا قبلہ درست کرو بی بی،، میں نے کہا تھا نا کہ ان کے لئے مجھے کوئی اچھی،، حیا دار اور سلیقہ مند بیوی چاہیے،، اور ہاں پڑھی لکھی بھی لازمی ہو،، بلکہ یوں کہو کہ اچھی خاصی "انسان کی بچی" ہو تاکہ وہ ان کے ساتھ سوسائٹی میں موو کر سکے،، اسی لئے میں نے محشم سے بھی ابھی بات نہیں کی ہے،، اپنے محشم بھائی کے لئے تم میں مجھے سوائے اچھی شکل کے مزید ایک بھی کوالٹی اب تک نظر نہیں آئی مس پریشہ ابرار شاہ اور نا ہی ایسی کوئی دوسری لڑکی ابھی تک مجھے ملی،، جس کو میں اپنے لائق فائق دیور کے لئے چن سکوں،،" جزا نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا جبکہ تینوں خرگوشوں سمیت پری کی آنکھیں بھی صدمے سے پھٹ سی گئی تھیں،،

"جزا تم نے میرا دل توڑ کر رکھ دیا،، bunnies جسٹ لک ایٹ می،، کیا میں "انسان کی بچی" نہیں لگتی،،؟؟؟ "پری نے ان تینوں سے پوچھا تھا جو اچانک زور و شور سے نفی میں سر ہلانے لگے تھے،،

"کیا ااااا،؟؟؟" پری کی حیرت بھری چیخ پر نفی میں ہلتے سر اچانک اثبات میں ہلنے لگے تھے،،، جبکہ جزا ان تینوں کے انداز پر بے اختیار ہنستی چلی گئی،،،

"مر مت" اتاؤلی پری" ادھر وہ تمہارے والے "انگریز" بھی تمہارے رشتے کی سن کر منہ لٹکا کر گھوم رہے ہیں،،، تم دونوں کا ہی علاج میرے پاس ہے،،، میں آج شام کو محشم سے بات کرونگی،،،"

جزا نے اپنی ہنسی روک کر پری کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی کی تھی،،، جس نے پری کو خوشی سے چہکنے پر مجبور کر دیا تھا مگر ساتھ ہی اس نے گھور کر تینوں خرگوشوں کو دیکھا تھا،،، محمر نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی تھی مگر پری کی گھوری نے اسے دوبارہ سیدھا کھڑے ہونے پر مجبور کر دیا تھا،،،

"تم تینوں کے تینوں اپنا وعدہ نبھانے میں آج ناکام ہو گئے bunnies اور اسی بات نے مجھے آنکھیں ماتھے پر رکھ لینے پر مجبور کر دیا ہے،،، اب آپ تینوں یہاں سے رخصتی لیں اور پڑھنے اپنے روم میں روانہ ہو جائیں،،، ورنہ میں شام کو محشم بھائی سے کہہ کر اچھی خاصی "دھلائی" کروا دوں گی تمہاری،،،

صاف صاف کہو گی کہ تم نے پڑھائی نہیں کی بلکہ بیٹھ کر باتیں ملاتے رہے ہم دونوں کے ساتھ،،، سمجھے،،،" پری نے فوراً تینوں خرگوشوں کو دھمکا کر وہاں سے بھیج دیا تھا،،، وہ تینوں اپنے لٹکے ہوئے منہ مزید لٹکاتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گئے تھے،،،،، پری بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی گئی تھی اور ان کے اندر روم میں جاتے ہی اس نے روم کو باہر سے لاک کیا تھا پھر دوبارہ واپس ہال میں آکر ہال کا دروازہ بھی لاک کر لیا تھا،،،

"جزا چلو مایوں والے دن کی طرح ڈانس کرتے ہیں،،، کمرہ لاک کر کے،،،" پری کے خرافاتی ذہین میں آئیڈیا آیا تھا،،،



"یہاں؟؟؟؟؟ تینوں خرگوش گھر میں ہیں؟؟؟ محشم سے بول دیں گے؟؟؟ بلکل نہیں؟؟؟" پری نے فوراً میں نفی میں سر ہلا دیا تھا،

"ارے ڈرپوک کچھ نہیں ہوتا میں bunnies کو لاک کر کے آئی ہوں اور ہال کا دروازہ بھی بند ہے؟؟؟ چل ناں؟؟؟" پری نے بولنے کے ساتھ ہی اپنے فون پر سونگ پلے کر دیا تھا، اور دونوں نے ایک طرف صوفے پر اپنے دوپٹے پھینکتے ہوئے گانے کے بولوں پر ڈانس کرنا شروع کر دیا تھا، انگنے میں آیا کلر فل کنھیا

انٹی کولونی کی پھینکے روپیہ؟؟؟  
میرے انگنے میں،

میرے انگنے میں تمھارا کیا کام ہے،  
جو ہے نام والا وہی تو بدنام ہے،  
میرے انگنے میں تمھارا کیا کام ہے،

زارا اور سرفراز صاحب کے ساتھ ہی اتفاق سے یوسف کو بھی سیم فلائیٹ میں سیٹ مل گئی تھی، پھر وہ تینوں بنا دیر کئے پاکستان روانہ ہو گئے تھے، مولانا صاحب اور آمنہ بیگم اب تک امریکہ میں ہی تھے کیونکہ ان کا یہاں ایک مہینے کا قیام تھا، آمنہ پھپھو کی رہائش راولپنڈی کی تھی، وہیں ان کا بیٹا بھی اپنے داد دادی کے ساتھ فی الحال موجود تھا، جانے سے پہلے یوسف نے اپنی ماما کو پھپھوں کا دھیان رکھنے کی ہدایت دی تھی، وہ بھی سالوں بعد اپنی دوست سے مل کر ان کے ساتھ ہی زیادہ سے زیادہ وقت بتانا چاہتی تھیں اسی لئے انھوں نے یوسف کی ہدایت مان لی تھی، کیٹی اور رینا بھی

اپنی پھپھو سے مل چکی تھیں،،، رینا ان سے مل کر خاصی خوش ہوئی تھی مگر کیٹی نے کوئی ایسی خاص خوشی ظاہر نہیں کی تھی،،، بہر حال یوسف پاکستان پہنچ چکا تھا،،، حسب توقع پورے راستے زارا یوسف کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہی آئی تھی،،، اتنے سارے لوگوں کی بھیڑ سے وہ ویسے بھی خوفزدہ ہو گئی تھی،،، فلائیٹ میں اس کی اور بابا جان کی سیٹ ساتھ ساتھ تھی اور یوسف کی سیٹ ان سے کچھ دور مگر زارا نے ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہوتے وقت سے جو یوسف کا ہاتھ پکڑا تھا تو بعد تک نہیں چھوڑا تھا،،، اور فلائیٹ میں پہنچ کر بھی وہ سختی سے اس کا بازو پکڑے رہی تھی،،، بابا نے جب سیٹ پر پہنچتے ہوئے بھی زارا کو یوسف کا بازو پکڑے دیکھا تو انھوں نے یوسف کے ساتھ اپنی سیٹ بدل لی تھی،،، یہاں تک کہ فلائیٹ میں سوتے وقت بھی وہ یوسف کے کندھے پر سر رکھے اس کا بازو پکڑے ہوئے ہی سوئی تھی اور اس کے یوں خود کے ساتھ جڑے رہنے پر وہ بے زار ہونے یا گھبرانے کی بجائے بس پورے وقت مسکراتا رہا تھا،،، حالانکہ اس نے اس سے پہلے بھی اپنے ساتھ مقناطیس کی طرح چپکنے والی لڑکیاں دیکھی تھیں جو اسے بے حد بری لگتی تھیں،،، وہ ان سے جی بھر کر بے زار ہو جاتا تھا،،، لیکن زارا کا معاملہ ان سب سے بہت جدا تھا،،، اسے اپنی زارا کا یوں اپنے ساتھ چپکے رہنا مزہ دیتا تھا،،، کیونکہ اس کی زارا کے "چپکنے" کا انداز بھی ان باقیوں سے بالکل جدا تھا،،، وہ سب لڑکیاں اس کی قربت کے لئے اس کے ساتھ چپکتی تھیں مگر اس کی زارا اسے اپنا محافظ سمجھ کر اس کے ساتھ جڑے رہنا چاہتی تھی،،، یہی چیز اسے خود پر فخر کرنے پر مجبور کرتی تھی کہ اس کی زارا اسے اپنا سب سے "قریبی" اور "بھروسے مند" رشتہ سمجھنے لگی تھی،،،

انہی سب سوچوں میں گھرے وہ پاکستان پہنچ چکے تھے،،، ایئر پورٹ سے "ابراہیم ولا" تک کا سفر انھوں نے ٹیکسی سے طے کیا تھا،،، افشاں بیگم کو اسی صبح طبیعت سنبھلنے کے بعد انہی کی ضد پر ہاسپٹل

سے گھر شفٹ کر دیا گیا تھا تبھی وہ سیدھے گھر چلے آئے تھے اور گھر میں داخل ہوتے ہی ہال میں انھیں سارہ اور رافع مل گئے تھے،، بابا اور زارا آپنی کے ساتھ اس خوبصورت ترین شخص کو دیکھ کر سارہ جیسے حیرت سے ساکت رہ گئی تھی،، اس نے اپنی پوری زندگی میں اتنا شاندار اور حسین مرد نہیں دیکھا تھا،، یہ شخص کون تھا جو گردن گھما کر چاروں طرف سے گھر کو دیکھتا اس کے بابا اور آپنی کے ساتھ ساتھ ہی اندر آ رہا تھا،،؟؟؟ اور یہ کیا آپنی نے اس انجان شخص کا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا تھا،،؟؟؟ سارہ حیرت سے سوچتی ہوئی اپنے سامنے آکر رکتی زارا کے گلے لگ گئی تھی،، رافع بھی اس انجان لڑکے کو دیکھ کر شکوہ سا کھڑا رہ گیا تھا،،

"آپنی،، آپ آگئیں،،؟؟؟ کیسی ہیں آپ،،؟؟ میں آپ کو بہت یاد کرتی تھی،، یہ،، یہ،، آپ کے ساتھ کون ہے،،؟؟؟" سارہ نے خود کو مسکرا کر دیکھتے اس ساحر شخص کے بارے میں پوچھا تھا جو ہنستے ہوئے اور بھی حسین تر لگ رہا تھا،،

"بیٹا سارہ،، تم جاؤ چائے ناشتے کا انتظام کرو،، رافع تم چلو ہمارے ساتھ،، پہلے ہم لوگ تمھاری ماں سے مل لیں،،" سرفراز صاحب نے ایک ساتھ دونوں بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا پھر یوسف اور زارا کے ساتھ اپنے روم کی طرف بڑھ گئے تھے،، رافع کہیں باہر ہی رہ گیا تھا،،

اندر داخل ہوتے ہی انھوں نے آنکھیں موندے پڑی افشاں بیگم کو دیکھا تھا،، پھر زارا اور یوسف کے ساتھ ان کے پاس بیڈ پر جا بیٹھے تھے،، اپنی ماں پاس ایک طرف زارا جا بیٹھی تھی اور دوسری طرف سرفراز صاحب بیوی کے سرہانے بیٹھ گئے تھے،،



بیڈ پر ماں کے پاس بیٹھی زارا نے ان کا زرد پڑمرده چہرہ بغور دیکھا تھا،، آنکھوں کے گرد گہرے کالے حلقے،، پیڑی زدہ ہونٹ،، پیلا کملا یا چہرہ یہ بتانے کو کافی تھے کہ اس کی اماں بہت وقت سے بیمار ہیں،،

"اماں،، دیکھیں میں آگئی،، آپ کی زارا واپس آگئی،،" زارا نے روتے روتے ماں کو پکارا تھا، اس کی آواز سن کر زارا کی اماں نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا،

"زارا میری بچی،، زارا،،، تو آگئی،،؟؟؟ میں نے کتنا یاد کیا تھے،،؟؟؟" زارا کی اماں اسے دیکھتے ہی اٹھ بیٹھی تھیں،، زارا ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی،،

"زارا میری بچی یوں رو رو کر ماں کو پریشان مت کرو،، افشاں بیگم دیکھیں،، میں کس کو اپنے ساتھ لایا ہوں،، آپ کو اپنی زارا کی بہت فکر تھی ناں کہ اب زارا کی شادی کس سے ہوگی،،؟؟؟ کون اسے اپنائے گا،،؟؟؟ دیکھیں افشاں بیگم اپنی زارا کو یوسف نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی نا صرف خوشی خوشی قبول کیا ہے بلکہ رو کر منتیں کرتے ہوئے مجھ سے اس کا ہاتھ مانگا ہے،، دو دن پہلے میں

نے ان کی شادی کر دی ہے اور شادی کے بعد بھی میں نے دیکھا ہے کہ یوسف نے ہماری بیٹی کو سر آنکھوں پر بیٹھایا ہے،، یوسف ایک نو مسلم شخص ہے جو مشہور عالم دین سہیل عالم فاروقی کی بیوی کا بھتیجا ہے اور ان کے ہاتھ پر ہی اس نے اسلام قبول کیا ہے،، وہ بہت بڑے عالم ہیں،، انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی بچی یوسف کو سوئپ دوں،، ان کے کہنے پر ہی میں نے اللہ کو نگہبان بنا کر اپنی بچی اسے سوئپی ہے،، اب اللہ کے بعد یوسف میری بچی کا سہارا ہے،،، "سرفراز صاحب نے نم آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ بیوی کو ساری

حقیقت بتا دی تھی،، افشاں بیگم نے حیرت و خوشی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ روتی آنکھوں سے

اپنے سامنے کھڑے یوسف کو دیکھا تھا اور اسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں جیسے چمک اتر آئی تھی،، وہ شہزادوں جیسا موم سے بنا شخص اتنا خوبصورت تھا کہ افشاں بیگم نے بے اختیار اسے اپنے پاس بلایا تھا،، گو یوسف کو ان کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی تھیں مگر وہ زارا سے ملتی جلتی نرم نقوش والی ادھیڑ عمر کی عورت کے پاس آ بیٹھا تھا،،

"ابراہیم صاحب،، میری زارا کے نصیب میں اتنا سوہنا شخص لکھا تھا،،؟؟؟ یہ کتنا حسین ہے کہ مجھے نظر بھر کر دیکھتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے،، جیتے رہو،، اللہ عمر دراز کرے،،" افشاں بیگم نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے اسے دعا دی تھی اور یوسف ان کو مسکراتے دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا تھا،، وہ سب اس بات سے بالکل انجان تھے کہ ان کی خوشیوں سے برطرف زارا کی شادی کی خبر کمرے کے دروازے پر کھڑے حیدر پر بجلی بن کر گری تھی،، وہ بنا سوچے سمجھے آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا تھا اور بنا کسی کی طرف دیکھے چیل کی طرح یوسف پر جھپٹا تھا،،

\*\*\*\*\*

"کمینے،، ذلیل انسان،، میری زارا پر حق جمانے کی ہمت کیسے کی تو نے،،؟؟؟ بول ل ل ل،،، اس سے شادی کرے گا،،؟؟ بول ل ل ل،،، جان لے لوں گا تیری میں،،،،" حیدر زور سے چیختا ہوا یوسف کے پاس پہنچا تھا اور اس نے یوسف کی ٹی شرٹ کے کالر کو پیچھے سے ہی جھپٹتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا،، یوسف بھی اس جارحانہ حملے پر حیرت سے اس کے ساتھ ہی گھوم گیا تھا اور نا سمجھی سے اس چیختے ہوئے لڑکے کو دیکھنے لگا تھا جو اس کے منہ پر پنج مارنے ہی لگا تھا مگر جتنی تیزی سے اس نے ہاتھ اٹھایا تھا اس سے زیادہ تیزی سے یوسف نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی پکڑ لیا تھا اور اسے پیچھے دھکیلا تھا حیدر پیٹھ کے بل فرش پر جا گرا تھا،، وہ یوسف کے سابقہ ریکارڈ کو نہیں

جانتا تھا،، وہ نہیں جانتا تھا کہ زارا کا شوہر "یوسف ابراہیم" ہونے سے پہلے "رائن اینڈرسن" تھا،، جس کا حلقہ احباب ہی پروفیشنل کریمینلز سے بھرا ہوا تھا،، جب نشے میں دھت ہو کر اس کے دوستوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھڑپیں ہوتی تھی تو وہ عام سی لڑائیاں بھی بلیڈ،، اسپائرل نائفز،، گن،، چاقو سے شروع ہوتی تھیں،، ایسی لڑائیوں کو پنپانے اور سیٹل کرنے کا کام وہ بڑے آرام سے کیا کرتا تھا،، وہ رائن اینڈرسن جس کی فیورٹ ہابی باکسنگ جوڈو اور اسٹریٹ فائٹ تھی،، اکثر وہ نشے میں جھومتے "ڈرگ ایڈیکس" کو جان بوجھ کر بس اپنے ہاتھوں کی کھلی مٹانے کو چھیڑتا، ان سے بلاوجہ "پنگے" لے کر ان کی دھلائی کیا کرتا تھا،، جو اس کے چھیڑتے ہی ہاتھوں پر لوہے کے پنچ پہننے،، چاقو بلیڈز سے اس پر حملہ آور ہوتے تھے مگر وہ ان نشے میں دھت بندوں کو بھی آسانی سے قابو کر لیا کرتا تھا اور مار مار کر ان کا کچومر بنا دیتا تھا، ایسے عادی کلر کے سامنے تو یہ عام سا لڑکا ہی تھا،، جو بچوں کی طرح اس پر ہاتھوں سے وار کر رہا تھا،، اگر جواباً یوسف اس پر ایک بھی وار کرتا تو وہ یہیں منہ سے خون ڈال دیتا مگر زارا کے سامنے وہ یہ سب کرنا نہیں چاہتا تھا،، تبھی اس نے ریلیکس سے انداز میں سینے پر ہاتھ باندھ کر نیچے پڑے حیدر کو دیکھا تھا جس نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے ایک بار متلاشی نظروں سے چاروں طرف دیکھا تھا،، سامنے ہی ٹیبل پر فروٹ باسکٹ میں رکھی تیز دھار چھری پر جیسے ہی حیدر کی نظر پڑی اس نے لپک کر وہ چھری اٹھائی اور چھری ہاتھ میں لئے دوبارہ بپھر کر یوسف پر وار کیا تھا،، اس بار اس نے یوسف کے پیٹ کو ٹارگیٹ کرنا چاہا تھا مگر یوسف نے سرعت سے اس کا وہ ہاتھ بھی اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر جھٹکے سے نیچے کیا تھا،، جبکہ حیدر کو یوسف پر چھری سے حملہ آور ہوتے دیکھ کر زارا زور سے چلاتی ہوئی لپک کر یوسف کے پاس آئی تھی اور خوفزدہ انداز میں حیدر کو دیکھتی ہوئی یوسف کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگی



تھی،،،

"چھوڑو یوسف کو،،،، چھوڑ دو،،،، اسے کچھ مت کہنا چھوڑ دو میرے یوسف کو،،، تم اسے مار ڈالنا چاہتے ہو،،،؟؟؟ یوسف کو مت مارو ورنہ میں بھی مر جاؤں گی،،،" اس سے پہلے کہ حیدر یوسف پر پھر سے حملہ کرتا کہ اچانک زارا کے اس رد عمل پر وہ اپنی جگہ تھم کر گیا تھا اور بے یقین نظروں سے یوسف کا بازو تھامے روتی ہوئی زارا کو دیکھنے لگا تھا،،،

زارا کی زوردار چینخیں سن کر اندر کمرے میں داخل ہوتے رافع،،، فاتح سجدہ نائلہ اور ان کی اماں کے سوا کمرے میں ہی ساکت سے کھڑے ہوئے سرفراز صاحب بھی ہوش میں آئے تھے اور گھبرا کر یوسف اور حیدر کی طرف بڑھے تھے،،، رافع نے بھی حیدر کے ہاتھ میں چھری دیکھ لی تھی وہ بھی تیزی سے اس کے پاس پہنچا تھا،،، اور بیڈ پر پڑی افشاں بیگم تو اتنی حیران تھیں کہ ان کی زبان سے الفاظ تک ادا نہیں ہو رہے تھے،،،

"یہ کیا کر رہے تھے تم،،،؟؟؟ ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے داماد پر چھری سے حملہ کرنے کی بولو،،، جواب دو،،، میرے ہی گھر میں میرے داماد پر ہاتھ اٹھایا اور چھری سے حملہ کیا،،، کیوں،،،؟؟؟؟"

سرفراز صاحب کی گرجدار آواز پر رافع اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا،،، اس نے شدید حیرت و بے یقینی سے باپ کا چہرہ دیکھا پھر گردن گھما کر اس بے حد حسین،،، شہزادوں جیسی آن بان والے لڑکے کو دیکھا تھا جو عمر میں شاید اسی کے برابر تھا اور اپنے ساتھ لگ کر روتی ہوئی زارا کو دھیمی سی آواز میں بچوں کی طرح تسلیاں دے رہا تھا،،، یہ منظر حیدر کی جلتی نگاہوں نے بھی دیکھا تھا کہ اس کی منگیتر،،، اس کی محبت اس کی زارا کو وہ شخص کتنے حق سے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا،،، تبھی اس نے سرفراز

صاحب کی بات کو بھی نظر انداز کر دیا تھا،، رافع اور حیدر جیسا حال باقی سب کا بھی تھا،، سبیلہ نائلہ سمیت ان کی ماں،، فاتح اور اسی وقت کمرے میں آئی سارہ تک اپنے اس بے حد خوبصورت شہزادوں جیسے بہنوئی کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی،، یعنی زارا آپنی کی شادی اس شاندار شخص سے ہوئی تھی،،؟؟؟ جو دکھنے میں اتنا حسین تھا کہ نظر لگ جانے کے ڈر سے اسے زیادہ دیکھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا،،

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں حیدر میرے داماد پر وار کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری،،؟؟؟" سرفراز صاحب نے حیدر کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا اور اسے زارا و یوسف کو تکتے پا کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا،،

"خالو جان،، آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں،،؟؟؟ زارا میری منگیتر تھی آپ نے اسے مجھ سے منسوب ہونے کے باوجود اس انگریز سے بیاہ دیا،،؟؟؟ زارا میری منگیتر،، میری محبت ہے،، میں عام روایتی مرد نہیں ہوں،، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ زارا کے ساتھ کیا ہوا کیا نہیں،،؟؟؟ مجھے بس زارا چاہیے کسی بھی قیمت پر،، آپ اس شخص کو زارا کی زندگی سے نکال باہر کریں،، ورنہ میں اس کی جان لے لوں گا،،" حیدر نے خون آشام نظروں سے دوبارہ یوسف کو دیکھا،، اس کے بعد پر شکوہ کناں نظر سرفراز صاحب پر ڈالی،، جنھوں نے اس کی بھرائی ہوئی آواز کی پرواہ کئے بنا غصے سے اسے دیکھا تھا،،

"کون سی منگیتر،،؟؟؟ کیسی منگیتر،،؟؟؟ حیدر میاں یہ سب باتیں غیرت مند مرد کرتے اچھے لگتے ہیں،، تم جیسے عورتوں کے فیصلوں پر چلنے والے مردوں کی زبانوں پر یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں،، آج زارا کو اس کے شوہر کے ساتھ دیکھ کر تمہاری غیرت جاگ گئی،، مجھے حیرت ہے کہ کس منہ سے

تم یہ بات کہہ رہے ہو کہ میں زارا کو یوسف سے الگ کر دوں،؟؟؟ ساری سچائی جاننے کے باوجود زارا کو اپنانے کی بات کرتے ہو تم،؟؟؟ مگر اس وقت تم کہاں تھے جب اسی سچائی کو جاننے کے بعد تمہاری اس بد بخت بہن نے زارا کا تماشا بنا کر رکھ دیا تھا،؟؟؟ میری بچی پر گزری قیامت کے بارے میں جان کر اس نے سب سے پہلے واویلا شروع کر دیا تھا اور صاف صاف منع کر دیا تھا کہ اس "داغدار" لڑکی کی شادی تم سے نہیں ہونے دے گی،،، تمہاری بہن میری زارا کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی تھی اس وقت تم کہاں تھے،؟؟؟ اپنی تیز دھار زبان کے زہریلے کٹیلے خنجروں سے طنز کے تیروں زارا کی ماں کا دل زخمی کر دیا تھا اس نے،،، تمہاری بہن کی وجہ سے زارا کی ماں ہاسپٹل پہنچ گئی،،، تب تم کہاں تھے،؟؟؟ جس وقت میری بچی کو سب سے زیادہ اپنوں کے ساتھ کی ضرورت تھی اس وقت تم کہاں تھے،؟؟؟ زارا سے تمہاری نسبت میں نے نہیں تمہاری بہن نے ہی توڑی تھی،،، یہ نائلہ کی ہی زبان کے الفاظ تھے کہ وہ اب زارا کی شادی تم سے تو کیا کسی اور سے بھی نہیں ہونے دے گی،،، میری بیوی اپنی بیٹی کی زندگی کی بربادی کا ماتم کر رہی تھی حیدر،،، اس کے درد پر تڑپ رہی تھی،،، اس فکر میں دن رات گھل رہی تھی کہ اب میری زارا کو کوئی نہیں "بسائے" گا،،، تب تم کہاں تھے،؟؟؟ زندگی اور موت کے بیچ جھولتی خالہ اور اس کی غم سے چور بیٹی کے لئے ایک حرف تسلی بھی نہیں تھا تمہارے پاس،،،؟؟؟ تمہاری اسی چپ،،، اسی خاموشی نے مجھے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا،،، میں نے افشاں بیگم سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی بچی کے لئے تم سے بھی بہتر شخص ڈھونڈ کر لاؤں گا،،، اور آنکھیں کھول کر دیکھو حیدر لغاری،،، آنکھیں کھول کر دیکھ لو اچھی طرح کہ میں نے اپنی زارا کے لئے تم سے لاکھ درجے بہتر شخص چنا ہے،،، جس نے ناصرف تمام تلخ حقائق کے ساتھ زارا کو چنا ہے بلکہ اسے میری اس "داغدار" بیٹی کی ہمراہی



پر فخر ہے،، وہ آنکھیں بند کر کے عورتوں کے فیصلوں پر چلنے والا "نام نہاد" مرد نہیں ہے بلکہ وہ مردوں کی طرح اپنے فیصلے خود کرتا ہے،، اس نے مجھ سے میری بیٹی کا ساتھ جھولی پھیلا کر مانگا ہے،، یوسف انسان کے روپ میں فرشتہ ہے اور تم جیسے عام انسان کے لئے میں اس فرشتہ صفت شخص کو اپنی بیٹی کی زندگی سے نکال دوں،؟؟؟؟ ناممکن،،،، "سرفراز صاحب کی مستحکم آواز پورے روم میں گونج رہی تھی،، ان کی زبان سے نکلا ہر لفظ حیدر کے دل کو چھلنی کر گیا تھا،، اس نے بے ساختہ اپنی جلتی ہوئی نم آنکھوں سے اپنی بہن اور ماں کی طرف دیکھا تھا،، کیا کچھ نا تھا اس کی نگاہوں میں،، غصہ،، دکھ،، بے یقینی،، درد،، تڑپ،، مان ٹوٹ جانے کا گلہ،، اس کی یہ شکایت کرتی نظریں اس کی ماں کا دل چیر گئی تھیں،، یہ کیا ہو گیا تھا ان سے،،؟؟ وہ کیسے بیٹی کی باتوں میں آکر اکلوتے بیٹے کی خوشیوں کا خون کر گئی تھیں،، جبکہ نائلہ اب بھی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم تھیں اور انھیں سسر کی باتیں زہر لگ رہی تھیں،،

"آپ نے ٹھیک کہا خالو جان،، میں ایک بے غیرت مرد ہوں جو عورتوں کے کئے گئے فیصلوں پر چلتا ہوں،، مگر خالو جان،، میں بے غیرت اس لئے بنا کہ میں اپنے گھر کا واحد مرد بھی ہوں،، مجھے بابا کے جانے کے بعد سے یہی سکھایا گیا تھا کہ بھلے ہی اپنے دل کو مار لو مگر ماں کی دل آزاری نہیں کرنا،، مجھے یہ سمجھایا گیا کہ بھلے ہی خود ٹوٹ جاؤ مگر اپنی بہنوں کے اس مان کو ٹوٹنے مت دینا جو انھیں اپنے اکلوتے بھائی پر ہے،، میں ان لوگوں کے لئے بے غیرت بن گیا تھا خالو جان،،،، لیکن میرا اللہ جانتا ہے کہ زارا کے خلاف کہی گئی کسی بھی بات کے بارے میں نا مجھے پتہ تھا نا ہی میں زارا پر کیچڑ اچھالنے والوں میں شامل تھا،، میرے دل میں زارا کی عزت جتنی کل تھی اتنی ہی آج بھی ہے،، زارا سے شادی مجھے کرنی تھی میری ماں یا بہن کو نہیں،، آپ اتنا بڑا فیصلہ لینے سے پہلے ایک

بار مجھ سے تو بات کرتے،؟؟؟ میں تو امریکہ بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا تھا مگر آپ مجھے ساتھ لے کر نہیں گئے،، بابا کے بعد میرے لئے زندگی میں کوئی خوشی نہیں بچی تھی خالو جان،،، زارا میری زندگی کی واحد خوشی تھی،،، مگر قسمت نے اسے بھی مجھ سے چھین لیا،،، اب میرے لئے اب میری زندگی بے معنی ہو کر رہ گئی ہے،،، اب میری زندگی میں کچھ نہیں بچا،،، مبارک ہو اماں آپ اور آپی جیت گئیں،،، " حیدر خاموش کھڑے سرفراز ابراہیم کے ساتھ ماں اور بہن سے مخاطب ہوا تھا ساتھ ہی یوسف کے بازو کو پکڑے خود کو خوفزدہ نظروں سے تکتی زارا پر ایک آخری نظر ڈال کر کرب آمیز انداز میں مسکراتے ہوئے وہ درد سے پھٹتے دل اور دھندلائی آنکھوں کے ساتھ ہوا کی طرح کمرے سے باہر نکل گیا تھا،،،

"جاؤ رافع جا کر سمجھاؤ اسے کہ اب جو وہ چاہتا ہے وہ ناممکنات میں سے ہے،،،،" سرفراز صاحب کی تھکی تھکی آواز پر رافع سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا تھا،،،

"حیدر رک جاؤ،،،، کہاں جا رہے ہو،،،؟؟" رافع اسے آواز دیتا اس کے پیچھے باہر کی طرف بھاگا تھا کیونکہ حیدر اس کا کزن ہی نہیں بہترین دوست بھی تھا اور اس وقت اس کا دوست کرب و تکلیف کی جس انتہا پر تھا اسے اس وقت سہارے کے لئے کسی کے کندھے کی اشد ضرورت تھی اور وہ کندھا یقیناً رافع کا تھا تبھی وہ تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھتے حیدر کے ساتھ ہی گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کر کے اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا تھا،،، اس کا ارادہ کچھ ہی دیر میں حیدر کو سمجھا بچھا کر ٹھنڈا کر کے واپس "ابراہیم ولا" آنے کا تھا،،، مگر رافع اور حیدر دونوں ہی اس بات سے بالکل انجان تھے کہ ایک ساتھ جانے کے اس سفر کی واپسی اب ناممکن تھی کیونکہ یہ ان کی زندگی کا آخری سفر تھا،،،

جس کو وہ زندہ سلامت طے کرتے ہوئے جا رہے تھے مگر "ابراہیم ولا" میں دوبارہ ان کی واپسی اب بے جان لاشوں کی صورت میں ہونی تھی،،

آج اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی،،، تبھی وہ انسٹیٹیوٹ سے جلدی اٹھ گیا تھا،،، تینوں خرگوش محشم کے ہاتھ کا بنا لچ لے کر آئے تھے،،، مگر اس وقت وہ ہارڈویئر کی کلاسیں لے رہا تھا،،، کلاس کے بعد جب وہ آفس میں آیا تو محشف اسی کے انتظار میں لچ کے لئے بیٹھا تھا،،، کھانا کیونکہ بھائی نے بنایا تھا تبھی اس نے سیر ہو کر کھایا تھا،، اس کی طبیعت تو صبح سے ہی بو جھل سی تھی مگر کچھ ہی دیر بعد اچانک سے اس کے سر میں بھی شدید درد شروع ہو گیا تھا،،، کچھ دن سے نجانے دل اتنا اداس کیوں تھا،،،؟؟؟ کسی کام میں من نہیں لگ رہا تھا اور اب بھی وہ بے دلی سے انسٹیٹیوٹ میں بنا طبیعت کی فکر کئے بے دلی سے سر پکڑے بیٹھا تھا تبھی محشف نے اسے گھر جا کر ریست کرنے کی کہا تھا اور وہ بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا گاڑی کی چابی اور فون لے کر گھر کے لئے نکل گیا تھا،،، پھر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس کا ذہن سوچوں کے تانے بانے بننے لگا تھا،،،

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے یہ کیا ہو رہا تھا،،،؟؟؟ وہ اس شرارتی،،، چنچل پری کا اسیر کیوں ہوتا جا رہا ہے،،،؟؟؟ وہ لڑکی جسے ابھی کچھ دن پہلے ہی اس نے دیکھا تھا مگر اسے دیکھتے ہی اس کی دل کی دنیا بدل کر رہ گئی تھی،،، ان دنوں اس کا دل ذہن سب اس "شرارتی پری" کی یادوں سے ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہیں ہو پا رہا تھا،،، رات کو سونے لیٹتا تو آنکھیں بند کرتے ہی پری کا چہرہ آنکھوں کے سامنے چلا آتا،،، اس پر نا نیند مہربان ہو رہی تھی نا ہی کسی بھی کروٹ سکون مل رہا تھا،،، پوری رات یونہی جاگتے ہوئے آنکھوں میں کٹ رہی تھی پھر صبح نماز فجر کے بعد دل تھوڑا پرسکون ہوتا



تبھی وہ کچھ دیر سو رہا تھا،، مگر پھر جیسے ہی سوکر اٹھتا تو پھر سے وہ مسکراتی ہوئی پری پیکر ایک بار پھر سے اس کے تخیل میں چلی آتی،، وہ لاکھ پہلو بچاتا اس کے خیالوں سے دامن چھڑانے کی کوشش کرتا مگر دل اس کے قابو سے باہر ہو کر بغاوت پر اتر ا ہوا تھا،،، وہ اس "شرارتی پری" کے دیدار کا،، اسے پانے کا،، اس کے قرب کا طلبگار بنتا جا رہا تھا،، یہ اس کا وہی دل تھا جسے اس نے سالوں سے اپنے پہلو میں سنبھال سنبھال کر اپنے حکم کے تابع رکھا تھا،، مگر آج کل وہی دل پری کے معاملے میں اس کی ایک نہیں سن رہا تھا،، سرکشی پر اتر آیا تھا،، اپنے دل کی اس دغا بازی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا جا رہا تھا،، تبھی دل کی ضد کے آگے ہار مان کر اس نے محبت جیسے منہ زور جذبے کے سامنے خود ہی اپنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے،، وہ لڑکی اس کے لئے بہت خاص بن گئی تھی،، اتنی خاص کہ اس کے جیسی نا اس سے پہلے کوئی ہو سکی تھی نا اس کے بعد ہو سکتی تھی،، وہ پری کی محبت میں صرف گرفتار نہیں ہوا تھا بلکہ بری طرح جکڑا گیا تھا،

حالانکہ اسے یاد تھا کہ اپنی زندگی کے پچیس سالوں میں اس نے کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا کیونکہ بھائی کے ساتھ اسے بھی ڈیڈ کی موت کے بعد گھر کے لئے کچھ کرنے کا بہت جنون تھا اور اس وقت ماما بھی زندہ تھیں،، انھوں نے اسے یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ وہ محشم کے بعد باقی چاروں سے بڑا ہے اور بڑے بہن یا بھائی کا لائف اسٹائل چھوٹوں کی زندگی کو کافی متاثر کرتا ہے،، چھوٹے اپنے بڑوں کو دیکھ کر ہی سیکھتے ہیں اس لئے کبھی بھی اپنی زندگی میں کوئی ایسا غلط کام مت کرنا کہ اس کا اثر تمہارے چھوٹوں پر پڑے،، تبھی محشم نے ماں کی یہ بات جیسے گرہ میں باندھ لی تھی،، اس نے اپنی کالج لائف نہایت سنبھل سنبھل کر اور اپنے سے چھوٹے محشم پر نظر رکھتے ہوئے گزاری تھی،، بے تحاشا خوبصورتی ان کے خاندان کو ودیعت کی گئی تھی،، ڈیڈ کی طرح

وہ سارے بھائی ایک سے بڑھ کر حسین تھے مگر محشم،،، وہ اور مہران باقیوں کے مقابلے حسین تر تھے،،، محشف اس سے سال بھر چھوٹا تھا مگر پڑھائی میں دو سال جو نیئر تھا اسی لئے اس نے جب کالج میں ایڈمیشن لیا تھا محشف اس سے دو سال جو نیئر ہونے کی وجہ اسکول میں ہی رہ گیا تھا،،، کالج میں ایڈمیشن کے بعد لڑکیوں کا ایک ہجوم بکراں تھا جو اس کے ارد گرد چھا گیا تھا،،، لڑکیاں اس سے ایسے چکنے کی کوشش کرتیں جیسے شہد سے کی لکھیاں چپکتی ہیں لیکن پھر ان کے ریزرو نیچر اور سرد مہر رویئے کو دیکھ کر سب لڑکیاں دھیرے دھیرے اس سے دور ہوتی چلی گئیں مگر کچھ ایک بعد تک بھی اس کی ایک نگاہ التفات کی منتظر رہی تھیں،،،، اسے یاد تھا کہ اس وقت پورے کالج میں اس کی خوبصورتی کے ساتھ اس کے غرور و تکبر کے بھی چرچے ہونے لگے تھے،،، اس دوران محشم سی ایس ایس کر رہا تھا،،، اسے پولیس فورس جوائن کرنی تھی،،، وہ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے جوان ہوتے دونوں بھائیوں کی ہر حرکت پر کڑی نظر رکھتا تھا،،، تینوں خرگوشوں کے لئے اگر وہ مشفق باپ کی طرح تھا تو محشم اور محشف کے لئے اس کا دوسرا روپ سخت گیر باپ کا سا تھا،،، وہ کھلے عام محشف کی کھلے عام تو محشم کی چھپ کر جاسوسی کیا کرتا تھا،،، اس نے محشم کو فون تو لے کر دے دیا تھا مگر محشم کے سونے کے بعد وہ اس کا فون چیک کرتا تھا،،، اس کے پیچھے سے جا کر کالج میں وہ اس کی ریپوٹیشن،،، اس کا پڑھائی کی طرف رجحان،،، ٹیچرز سے میٹنگ کے ساتھ ہر اس ایکٹیوٹی کی خبر گیری کیا کرتا تھا جو کسی بھی جوان ہوتے لڑکے یا لڑکی کے بگڑنے کی بنیادی وجہ بنتی ہے،،، محشم نے یہی حال محشف کے ساتھ کیا ہوا تھا،،، محشف کے اسکول روانہ ہوتے ہی محشم ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ہی اس کے پیچھے اس کے اسکول پہنچ جاتا تھا اور پرنسپل کے آفس سے جب محشف کے لئے بلاوا آتا کہ اس کے بھائی اسے پرنسپل آفس بلا رہے ہیں تو وہ حیران رہ جاتا تھا کہ گھر پر تو بھائی نے اس

بارے میں بتایا بھی نہیں تھا کہ آج وہ اسکول آنے والے ہیں،،، پھر جب محشف سمجھتے ہوئے پرنسپل آفس پہنچتا تھا تو پرنسپل کے سامنے ہی اس کی پڑھائی سے لے کر اسکول ایکٹیویٹیز،،، ٹیچرز کے ساتھ اس کا بی ہیویئر،،، کلاس پرفارمنس،،، محشم ہر ایک پوائنٹ کو ڈسکس کیا کرتا تھا،،، پھر گھر آنے کے بعد نامحسوس انداز میں محشف کے بیگ کی چیکنگ ہوتی،،، کتابوں کی جانچ پڑتال،،، اور ساتھ ہی دوستوں کے بارے میں بھی ہر بات کی خبر محشم کے پاس ہوا کرتی،،، وہ ان کی فکر لڑکیوں سے بھی زیادہ کیا کرتا،،، کبھی کبھی محشف محشم کے اتنے ویئرڈ بی ہیویئر پر کلس کر کہتا تھا کہ بھائی انھیں اپنے چھوٹے بھائیوں کی بجائے بہنیں سمجھتے ہیں،،

مگر یہی محشم کا انداز تھا،،، وہ محشف کے مقابلے محشم پر چھپ چھپ کر نظر ا رکھا کرتا تھا،،، حالانکہ اپنی دانست میں محشم سمجھتا تھا کہ محشم اس کی جاسوسی سے یکسر انجان ہے جبکہ ایسا تھا نہیں،،، محشم محشم کی ساری کارروائیوں سے واقف تھا،،، لیکن پھر بھی وہ بڑے بھائی کے سامنے اعتراض تو دور دم مارنے کی ہمت بھی نہیں رکھتا تھا،،، اسے پتہ تھا کہ محشم یہ سب ان کی بھلائی کے لئے ہی کرتا ہے،،، وہ ان دونوں پر کڑی نظر رکھتا ہے کیونکہ محشم کو یہ خدشہ ہمیشہ پریشان کرتا رہتا تھا کہ کہیں اس کی ذرا سی بھی غفلت و لاپرواہی سے اس کے جوان ہوتے بھائی بری صحبت و سنگت کا شکار نا ہو جائیں جو کہ محشم کی نظر میں کسی حد تک صحیح بھی تھا،،، اور یقیناً یہ محشم کی اسی جاسوسی کا ڈر و خوف تھا جو ان دونوں بھائیوں کے دلوں پر اس حد تک حاوی تھا کہ کچھ غلط کرنا تو دور کبھی وہ دونوں بھائی اپنے بڑے بھائی کے ڈر سے کچھ "ایسا ویسا" سوچنے کی بھی غلطی نہیں کر سکے تھے،،، پھر کالج کے بعد محشم یونیورسٹی میں آگیا تھا اور محشف کالج جوائن کر چکا تھا اس دوران محشم سی ایس ایس کے بعد پولیس ٹریننگ کر کے پولیس فورس جوائن کر چکا تھا،،، دوران ٹریننگ بھی محشم ان سب سے لگاتار



رابطے میں رہتا،، فون پر ماما کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی بھی خبر گیری کرتا رہتا تھا، پھر تبھی وہ سانحہ ہوا، ماما بھی ڈیڈ کی طرح انھیں چھوڑ کر چلی گئی تھیں،، تینوں خرگوشوں کے سوا وہ تینوں بھائی بھی جیسے ٹوٹ کر رہ گئے تھے،، نا ان کے غم پر کوئی رونے والا رہا تھا اور نا ہاتھ بڑھا کر ان کے آنسو پونچھنے والا تھا،، سارا خالہ اور ان کے شوہر بھی بس وقتی طور پر آئے تھے،، خالہ شوہر سے مجبور تھیں تو نانا جان اپنی ہی بیٹی کی دی ہوئی قسم سے،، اور محشم اپنی ضد سے،، سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا بھی نہیں تھا ان کے پاس کوئی بڑا نہیں تھا سوائے محشم کے،، وہ ان کے لئے بھائی ہی نہیں ان کا باپ،، ان کی ماں،، ان کا دوست،، ان کا سر پرست سب بن چکا تھا،، محشم کے بعد محشم گھر کر دوسرا بڑا بیٹا تھا اور وہ اس وقت کے سارے حالات دیکھ رہا تھا،، وہ پڑھائی کے ساتھ جاب کرنا چاہتا تھا مگر اس کے بھائی نے اسے صاف لفظوں میں سختی سے منع کر دیا تھا،، اپنی پولیس کی جاب کے ساتھ ساتھ ماما کی تھوڑی بہت سیونگ اپنے ایک دوست کے ساتھ اس کے بزنس میں لگا دی تھیں،، جس سے پرافٹ کی صورت ملنے والا پیسہ ان پانچوں بھائیوں کی پڑھائی پر لگتا تھا،، گھر کا خرچ اور ان کی فرمائشیں محشم اپنی سیلری سے ہی پوری کرتا تھا،، تبھی محشم نے اپنی پڑھائی کے بعد مختلف کمپیوٹر کورسز کر کے جب اپنا انسٹیٹیوٹ کھولنے کا فیصلہ کیا تھا اس کے لئے بھی محشم نے ہی اسے اپنے ایک دوست سے ایک موٹی رقم لے کر دی تھی،، جس سے اس نے یہ انسٹیٹیوٹ کھولا تھا بعد میں محشم بھی اس کے ساتھ ہی انسٹیٹیوٹ جوائن کر چکا تھا،، محشم نے ان کے لئے اتنا کچھ کیا تھا کہ وہ سب مر کر بھی اس کا احسان نہیں اتار سکے تھے،، تبھی محشم کو اپنے بھائی سے عقیدت کی حد تک محبت تھی اور وہ کوشش کرتا تھا کہ کبھی ایسا کوئی کام نا کرے جس سے بھائی کی دل آزاری ہو،، اس نے ہمیشہ اپنی نظر و دل کو لگام ڈال کر رکھی،، کبھی بھی کردار پر کوئی سمجھوتہ

نہیں کیا تھا،، نا ہی محتاط رہنا چھوڑا تھا،، انسٹیٹیوٹ میں بھی انھوں نے اس طرح کا سیٹ اپ بنایا ہوا تھا کہ لڑکیوں کے کمفرٹ کے لئے ان کی کلاسز کا انتظام لڑکوں سے الگ صبح اور دوپہر میں کیا تھا،، شام سے لڑکے آنے شروع ہو جاتے تھے،، لڑکیوں کی سافٹ ویئر کی کلاسز ایک عمر دراز لیڈی مسز فارق اور مس تالیہ لیا کرتی تھیں اور ہارڈ ویئر کی کلاسیں وہ خود لیتا تھا،، اس نے اسٹاف میں زیادہ تر میل ٹیچرز رکھے ہوئے تھے اس وارنگ کے ساتھ کہ وہ کام کو کام کی طرح کریں گے،، ان کی کسی فضول حرکت سے انسٹیٹیوٹ کی ریپوٹیشن خراب نا ہو کیونکہ اسے خود کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی یہاں اسٹیبلش کرنا تھا،، محنت کو بھی اس نے اس معاملے میں کڑی ہدایات دی ہوئی تھیں،، جنہیں وہ مانتا بھی تھا،، ویسے تو وہ دونوں شروع سے دوستوں کی طرح رہتے تھے اور ہر جگہ ساتھ ساتھ ہی پائے جاتے تھے،، وہ ہمیشہ محنت کے ساتھ فرینڈلی ہی رہتا تھا مگر جہاں یہ لڑکیوں کا معاملہ آتا تھا اسی وقت وہ محنت کے لئے دوست کی بجائے فوراً بڑا بھائی بن جاتا تھا اور محنت بھی یہ بات اچھی طرح سمجھتا تھا تبھی وہ بھی ایسی صورتحال میں فوراً اپنے دوست کو بڑا بھائی تسلیم کر لیتا تھا ساتھ ہی اگر ایسے وقت میں کبھی محنت اسے ڈانٹا کرتا یا کسی بات پر نصیحت کرتا تھا تو محنت نا صرف سر جھکا کر اس کی ڈانٹ سنتا بلکہ اس کی نصیحت کا احترام بھی کرتا تھا،، انسٹیٹیوٹ میں بھی وہ زیادہ تر محنت کے ساتھ آفس میں ہی پایا جاتا تھا،، وہاں ایڈمیشن کے لئے آنے والی بھانت بھانت کی لڑکیوں کو بھی زیادہ تر وہی ڈیل کیا کرتا تھا،، یہ ذمہ داری اسے محنت نے ہی سونپی ہوئی تھی کیونکہ اسے اچھی طرح پتہ تھا کہ محنت کبھی اسے شکایت کا موقع نہیں دے گا،، اور ایسا ہی ہوتا تھا اس کے سامنے اور پیچھے بھی محنت نے کبھی غلطی سے بھی نظر اٹھا کسی لڑکی کی طرف نہیں دیکھتا تھا،، اس بات کا اندازہ محنت کو اس طرح سے تھا کیونکہ وہ بھی چپکے چپکے محنت کی طرح اپنے "چھوٹے" پر

ایک ذمے دار بڑے بھائی کی طرح نظر رکھتا تھا،، چپکے چپکے نظر رکھنے کے بعد اسے محنت کا ریکارڈ بلکل اوکے ملا تھا اسی لئے اس کی طرف سے وہ مطمئن تھا، ان کی زندگیوں میں اب خاصہ سکون آگیا تھا،،

سب اچھا خاصہ چل رہا تھا، انسٹیٹیوٹ کے لئے لیا گیا قرض بھی وہ محنت کو لوٹا چکے تھے،، ساتھ ہی ہر ماہ ایک بڑی رقم وہ بھائی کے ہاتھ پر رکھنے لگے تھے، جنہیں محنت فوراً ان کے اکاؤنٹ میں جمع کر دیتا تھا، ان کا گھر کا خرچہ اب بھی محنت کی سیلری اور ہوٹل کے اس پرافٹ سے چلتا تھا جو بڑھتے وقت کے ساتھ اب ڈب سے ٹرپل ہو چکا تھا،، اور محنت اب خود بھی مری میں اپنا ایک ہوٹل کھولنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے لگا تھا،،

سب کچھ ٹھیک ہوتا جا رہا تھا مگر پھر اچانک یہ پری نام کی بلا محنت کی زندگی میں چلی آئی تھی اور اس نے آتے ہی محنت کی پرسکون دنیا میں ہلچل مچا دی تھی،، وہ کسی اندھا دھند پر شور آندھی کی طرح اچانک "خواب نگر" چلی آئی تھی اور محنت ابراہیم کے مطمئن اور پرسکون سے دل کو اڑا کر اپنے ساتھ "پرستان" لے گئی تھی،، ہاں وہ اس دنیا کی نہیں تھی بلکہ واقعی کسی "پرستان" کی ایک "شرارتی پری" تھی جو "خواب نگر" کے "حسین شرمیلے شہزادے" کا دل چرا کر لے گئی تھی،، وہ محنت ابراہیم کے "خواب نگر" میں اس کا دل چرانے آئی تھی،، محنت نے بھی چپکے سے اپنے اس "سدھائے" ہوئے دل کو بڑی خاموشی سے اس "شرارتی پری" کے حوالے کر دیا تھا،، لیکن یہ کیا ہوا تھا،،؟؟؟ اس کے دل کو اپنے قبضے میں کرنے کے بعد پری اسے چھوڑ کر کسی اور کی ہونے جا رہی تھی ابھی تو وہ محبت کے اس میٹھے میٹھے درد سے آشنا ہی ہوا تھا،، ابھی تو اس نے خوابوں کے اس طلسماتی جہاں میں پہلا قدم ہی رکھا تھا کہ اچانک اس کے ہمقدم چلنے والی پری اس سے اپنا ہاتھ



چھڑا کر راستہ بدلنے کے در پر ہو گئی تھی اور وہ حیران و ششدر سا رہ گیا تھا، اس کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے،؟؟ اگر وہ بھابھی سے ضد کر کے پری کا ساتھ مانگ بھی لیتا تب بھی پری تو اس کے بجائے کسی پولیس آفیسر کو پسند کرتی تھی، وہ محمش کی نہیں ہو سکتی تھی، بس اسی تکلیف دہ سچ نے اس کی راتوں کی نیندیں اور دن کا چین حرام کر دیا تھا، حالانکہ وہ چاہتا تو زبردستی پری پر دھونس جما کر اسے ڈرا دھمکا کر اپنا ساتھ دینے پر مجبور کر دیتا مگر جبر کا وہ قائل نہیں تھا، اور اب اس کی حالت پنجرے میں قید اس پر کٹے پھڑپھڑاتے پنچھی جیسی تھی جو نا قید میں خوش رہ پا رہا تھا نا کھلی فضاؤں میں اڑ پا رہا تھا،

پورے راستے ماضی سے حال کا سفر طے کرتے ہوئے وہ مسلسل انہی سوچوں میں گم نجانے کب گھر تک پہنچ گیا تھا اور گاڑی پارک کر کے وہ ہال کی باہری سیڑھیوں پر پہنچا ہی تھا مگر اندر سے آتے تیز میوزک کی آواز پر وہ اپنی جگہ تھم کر رہ گیا تھا،

میرے انگنے میں تمہارا کیا کام ہے  
ہیلو جی آؤ رنگ اڑا کے بنے دو ماحول  
نچی نچی جاؤں میں نا کرنا فی کنٹرول  
میرے انگنے میں تمہارا کیا کام ہے،

"اتنا لاؤڈ میوزک کس نے بجایا،؟؟؟" وہ دستک دینے کے لئے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ اس کے ہاتھ رکھتے ہی دروازے کا ایک پٹ کھل گیا تھا، یعنی اندر سے کسی نے دروازہ لاک کرنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی، اس نے غصے سے سوچتے ہوئے ذرا سی گردن اندر ڈال کر دیکھا تھا، سامنے ہی جزا مرکزی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور سینے پر ہاتھ رکھے شاید اپنی سانس درست

کر رہی تھی جبکہ پری مزے سے گانے کے بولوں پر زبردست ڈانس کر رہی تھی،، کچھ وقت پہلے بھی محمش نے ایسا ہی ایک اور منظر دیکھا تھا،، مگر اس وقت وہ ڈانسنگ ڈول پری نہیں جزا تھی اور ان سب بھائیوں کے لئے تب وہ ایک انجان لڑکی تھی تبھی ناگواری سے پہلے جو احساس ان کے اوپر حملہ آور ہوا تھا وہ تھا شدید شک کا،،، لیکن اس وقت سامنے ناچتی اس ڈانسنگ ڈول کو وہ جانتا بھی تھا اور اس کے مزاج کو سمجھتا بھی تھا تبھی اسے اس والی ڈانسنگ ڈول کے اوپر جی بھر کر طیش آیا تھا،، جو اب ناچنے کے ساتھ ساتھ جزا کے پاس پہنچ کر اسے بھی اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دے رہی تھی مگر یہ محمش کی برداشت سے باہر کی چیز تھی اسی لئے وہ شدید طیش کے عالم میں ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر چلا آیا تھا،، پری کی اس کی طرف پیٹھ تھی مگر جزا کی نظر فوراً ہی اس پر پڑی تھی،، اسے دیکھتے ہی جزا نے پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر جلدی سے اوڑھا تھا جبکہ پری بنا جزا کی پریشان صورت دیکھے،، دوبارہ سے مزے سے ناچنے لگی تھی،،

پڑتے ہی واٹر لگے بے بی ہاٹرررررر،،

پڑتے ہی واٹر لگے بے بی ہاٹرررررر،،

فل عیاشی کا آج پروگرام ہے

میرے انگنوں میں تمہارا کیا کام ہے،،

"اففففففففف،، گانے کے بول جتنے فضول تھے اس وقت جزا کو اتنا ہی فضول پری کا ڈانس لگ رہا تھا

،، تبھی اس نے جلدی سے فون اٹھا کر گانا بند کیا تھا،، اور مگن سے انداز میں ناچتی پری اچانک ہی

رکی تھی،، اس نے استفہامیہ نظروں سے جزا کو دیکھا تھا،،

"کیا جزا کتنا اچھا سوئگ تھا،، بند کیوں کر دیا،،؟؟" پری نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتے ہوئے تیکھے چتونوں کے ساتھ جزا سے پوچھا تھا،، مگر جزا کے پیچھے اشارہ کرنے پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا اور اسے پہلی ہی بار میں دو سو والٹ کا کرنٹ لگا تھا،، اپنے پیچھے کھڑے محمش کو دیکھتے ہی وہ دوبارہ جھٹکے سے پلٹی تھی اور گردن پر ہاتھ کی چھری بناتے ہوئے جزا کو اپنے گلا کٹنے کا اشارہ دینے لگی تھی کیونکہ محمش کے تیور اسے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے تھے،، تبھی پری کے چہرے پر ڈر و گھبراہٹ کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے،، جزا نے بھی ڈر کی وجہ سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے صوفے کی بیک پر پڑا پری کا دوپٹہ جلدی سے اٹھا کر اس کی طرف اچھالا تھا،،

"م،، می،، میں اب،،، ابھی آتی ہوں،،، " جزا سے مارے شرم و گھبراہٹ کے وہاں کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا تبھی اس نے فوراً بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی تھی اور پری اس کی غداری پر حیرت سے منہ کھولے کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی،،

"یہ سب کیا ہوا رہا تھا ابھی،،؟؟؟؟" محمش کی طیش بھری غراتی آواز پر وہ ڈرتے ڈرتے دھیرے سے پلٹی تھی،، مگر پھر دل ہی دل میں ڈرنے کے باوجود وہ اپنی ازلی ڈھٹائی سے بولی تھی،،

"ڈا نسسس ہو رہا تھا ناں،،، کیونکہ آج میں بہت خوش ہوں،،، پری کو اس کے سپنوں کا سوداگر جلدی ہی ملنے والا ہے،، جس کا ہاتھ تھام کر اس کی ہمراہی میں اس کے ساتھ ساتھ پری اپنے خوابوں کے جہاں میں جانے والی ہے مسٹر انگریز،،، بس اسی خوشی کو میں جزا کے ساتھ سیلیبریٹ کر رہی تھی،،، " بولتے ہوئے وہ آنکھیں بند کر کے واقعی محمش کے ساتھ سپنوں کے نگر کی طرف جانے لگی تھی اور اسی خوشی نے اسے جھومنے پر مجبور کر دیا تھا مگر سامنے کھڑا محمش جو حقیقت سے انجان تھا،،



اسے پری کی خوشی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی،،، اسے لگ رہا تھا کہ پری کے اس رویے کی وجہ اسی پولیس آفیسر کا رشتہ تھا،،، تبھی وہ فوراً ہی سلگ اٹھا تھا،،،

"تو اپنی خوشی کو اسی سو کالڈ سپنوں کے سوداگر کے ساتھ جاکر سیلیبریٹ کیوں نہیں کرتیں،،،؟؟؟ یہ ہمارا گھر ہے کوئی بار یا کلب نہیں ہے،،، جہاں آپ ان چھپھورے اور بے ہودہ گانوں پر ناچ کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھیں،،، یہ جو حرکتیں آپ کرتی پھر رہی ہیں نا،،، یہ اچھے اور شریف گھرانے کی لڑکیوں کا شیوا نہیں ہوتا،،، ہر وقت ناچنے گانے والی لڑکیوں کو لوگ کن نظروں سے دیکھتے ہیں آپ کو پتہ ہی ہو گا اسی لئے اپنی یہ اوجھی حرکتیں میرے گھر آکر مت کیا کریں اور بائے داوے کبھی اپنے ماموں کے گھر بھی ٹک جایا کریں،،، یہاں آپ کی دوست رہتی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کا جب دل چاہے وقت بے وقت منہ اٹھا کر چلی آئیں اور پھر یہاں آکر بے تکلفی سے ہر طرف دندناتی پھریں،،، پہلے دن سے آپ یہی کر رہی ہیں مگر ہم نے وہ سب بھی برداشت کر لیا مگر آج تو آپ نے حد ہی کر دی،،، گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ کر مزے سے ناچ رہی تھیں،،، میری جگہ کوئی اور آ جاتا تو کیا سوچتا کہ ہمارے گھر کی عورتیں یہ سب کرتی پھرتی ہیں،،،؟؟؟ آپ کو اپنی عزت کا خیال ہونا ہو مس پری مگر ہمیں اپنی عزت کا بہت خیال ہے سمجھیں آپ،،،" محمش نے اپنی ساری فرسٹریشن سامنے نظریں جھکائے کھڑی پری پر انڈیل دی تھی،،، اس لڑکی نے تو جیسے اس کی فیلینگز اور ایموشنز کو ہرٹ کرنے کا ٹھیکا لے لیا تھا،،، پہلے ہی وہ اپنے رشتے اور اس لڑکے کے لئے اپنی پسندیدگی کا اظہار کر کے محمش کو کانٹوں پر گھسیٹ چکی تھی اس پر مستزاد یہ حرکتیں جو محمش کے درد سے پھٹتے سر کو مزید بڑھا گئی تھیں،،،

اب یوں اسٹیجیو بن کر کیوں کھڑی ہیں،، کچھ بولیں گی یا یونہی منہ سیئے رہیں گی،، " اس نے بت کی طرح ساکت کھڑی پری کو دیکھا تھا جس نے محمش کے ٹوکتے ہی سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا،، اور بس،، محمش کا دل اس کی بھری آنکھوں کو دیکھ کر دھک سے رہ گیا تھا،، اسے فوراً ہی شدت کے ساتھ اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا،، پری کی آنسوؤں بھری آنکھوں سے اچانک ہی ایک گمنام سا آنسوؤں پلکوں کی سرحد توڑ کر لڑھکتا ہوا گال تک چلا آیا تھا اور پھر اس کے چہرے سے ٹپک کر بے مول ہو گیا تھا،،

"پری،،" محمش نے ہاتھ بڑھا کر پری کے گال پر بہتے آنسوؤں کو اپنی پوروں پر چننا چاہا تھا مگر تبھی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی،،

"آئی ہیٹ یو مسٹر انگریز،،" بھرائی ہوئی آواز میں بولتی وہ اپنا پرس اٹھا کر ہال کا دروازہ کھول کر بھاگتی چلی گئی تھی،، جبکہ پیچھے کھڑا محمش اس کے الفاظ پر ششدر سا رہ گیا تھا،،

"آئی ہیٹ یو مسٹر انگریز،،" پری کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی،، اچانک ہی اسے اپنے جسم کا روم روم تھکن سے ٹوٹتا محسوس ہوا تھا،، اس نے اپنا دایاں ہاتھ بالوں میں پھنسا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے زور سے بالوں کو مٹھی میں بھیج لیا تھا،، پھر ابھی وہ پری کے ساتھ رواں رکھے اپنے رویئے پر ٹھیک سے پچھتا بھی نہیں سکا تھا کہ اس کی نظر ہال کے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی جزا پر پڑی تھی،، جو خود بھی خاموشی سے آنسوؤں بہاتے ہوئے بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی،، محمش پھر سے جی بھر کر شرمندہ ہوا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ جزا کے پاس جا کر اس سے ایکسیوز کرتا وہ خاموشی سے پلٹ کر اپنے روم میں چلی گئی تھی،، پیچھے شکست خوردہ سا کھڑا محمش بھی اپنے آپ کو گھسیٹتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،

حیدر اور رافع کے جانے کے بعد بھی زارا خوف کے حصار سے باہر نہیں نکلی تھی،،،  
 "یوسف تم میرے روم میں چلو وہاں وہ نہیں آئے گا،، ورنہ تمہیں مار دے گا وہ چلو،،، " زارا یوسف  
 کا ہاتھ تھام کر بولی تھی اس کی عجیب بہکی بہکی باتوں اور رویئے پر وہاں موجود سرفراز صاحب کے سوا  
 ہر شخص حیران ہوا جا رہا تھا،،،

"زارا وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا،، جسٹ ریلیکس،، وہ بس مجھ سے مزاق کر رہا تھا،، دیکھیں میں ٹھیک  
 ہوں نا،،؟؟ کہیں نہیں لگا مجھے دیکھیں،،، " یوسف نہایت نرمی سے اپنے بازوؤں تھامے کھڑی زارا سے  
 بول رہا تھا،، اس کا ایک ہاتھ زارا نے تھام رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے زارا کے چہرے پر رکھا  
 ہوا تھا،، اس کی باتیں بھلے ہی وہاں کھڑے لوگ سمجھ نہیں رہے تھے مگر زارا کے ساتھ اس کا رویہ  
 اور انداز وہ سب خاموشی سے کھڑے دیکھ رہے تھے،،، زارا کا ڈر اور یوسف کا محبت و توجہ بھرا انداز  
 ،،، سارہ اور افشاں بیگم تو بس ٹکر ٹکر ان دونوں کو دیکھتی جا رہی تھیں جو اس وقت سب کچھ  
 فراموش کئے ایک دوسرے میں گم تھے،،،

زارا یوسف کے کہتے ہی بے تابی سے اس کے ہاتھ ٹٹول کر دیکھنے لگی تھی،،،

"زارا میں ٹھیک ہوں جان،،، " یوسف اس کے بہتے آنسوؤں صاف کرتا ہوا پھر سے بولا تھا،،، افشاں  
 بیگم کا دل یوسف کو دیکھ کر شاد و مطمئن ہوئے جا رہا تھا،،، جو ان کی بیٹی کو نجانے انگلش زبان  
 میں کیا کیا بول رہا تھا،،، مگر اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے وہ اپنی بیوی کو نہیں کسی بچے کو ہینڈل  
 ہینڈل کر رہا ہو،،،



"زارا بیٹا تم اور یوسف اپنے روم میں جا کر ریٹ کرو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اب وہ نہیں آئے گا، سارہ بیٹے آپ یوسف اور زارا کے لئے کھانے کا انتظام کر کے ڈرن ان کے کمرے میں پہنچائیں،" سرفراز صاحب کی بات پر زارا نے چونک کر انھیں دیکھا تھا،،

"بابا،، وہ آئے نا تو آپ یوسف کا مت بتائیے گا،، وہ میرے یوسف کو مارنا چاہتا ہے،،" زارا یوسف کے ساتھ باہر جاتے جاتے بھی انھیں تلقین کرنا نہیں بھولی تھی اور سرفراز صاحب نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا،، پھر وہ یوسف کے ساتھ اپنے روم میں چلی آئی تھی،، یوسف اسے تھام کر بیڈ پر لے آیا تھا،،

"زارا میری جان آپ اتنی ان سکیور کیوں ہو جاتی ہیں،،؟؟؟ آپ کو اپنے یوسف پر بھروسہ نہیں ہے کیا،،؟؟؟ کوئی مجھے آپ سے الگ نہیں کر سکتا نا ہی آپ کو یا مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے،،" یوسف کی بات سن کر زارا کے قدرے ریلیکس ہوتے ہوئے اپنا سر تکیے پر ٹکا دیا تھا،، یوسف نے دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا تھا، زارا تو پوری فلائیٹ کے دوران سوتی ہوئی آئی تھی مگر یوسف اس کی وجہ سے بالکل نہیں سو سکا تھا،، تبھی ملازم ان کا سامان لے کر کمرے میں چلا آیا تھا،، یوسف نے جلدی سے اٹھ کر اپنا بیگ کھولتے ہوئے اپنے کپڑے نکالے تھے اور ایک نظر سکون سے لیٹی زارا پر ڈالی تھی،،

"زارا میری جان آپ تھوڑی دیر آرام کریں میں باتھ لے کر آتا ہوں اور پھر ہم دونوں مل کر کھانا کھائیں گے،،" یوسف نے زارا سے کہا تھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ آنکھیں موندے پڑی رہی تھی،، تبھی یوسف نہانے چلا گیا تھا اور جب وہ فریش ہو کر باہر آیا تھا زارا اپنے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی سارہ سے باتیں کر رہی تھی،، یوسف کو اپنے سامنے دیکھ کر سارہ جھجک سی گئی تھی،،

"ہیلو لٹل گرل،، میں یوسف ہوں،، زارا کا بہن،، تم کون ہو،،؟؟" یوسف نے سارہ سے پوچھا تھا،

"میں سارہ ہوں،، زارا آپ کی چھوٹی بہن،،" سارہ نے ایکسائٹڈ سے انداز میں مسکرا کر یوسف کو جواب دیا تھا،،

"اوو سارہ،، آپ زارا کی بہن ہیں تو اس حساب سے میری سالی ہوئیں مگر اتنی چھوٹی سی سالی مجھے پسند نہیں آئی،،" یوسف منہ بنا کر بولا اور اس کی بات سن کر سارہ کا سارا جوش و خروش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا،، منہ بھی لٹک گیا تھا،،

"میری سسٹرز میرے برابر کی ہی ہیں اسی لئے وہ مجھے بھائی نہیں کہتیں میرا نام لیتی ہیں اور مجھے شدید تمنا ہے کہ میری ایک پیاری سی چھوٹی سی بہن ہوتی،، اب لگتا ہے اللہ نے میری تمنا پوری کر دی ہے آپ کے روپ میں،، اب سے آپ میری سالی نہیں چھوٹی بہن ہیں،، میں آپ کا یوسف بھائی اوکے،،" یوسف مسکرا کر منہ لٹکائے بیٹھی سارہ سے بولا تبھی سارہ نے سر اٹھا کر چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا ساتھ ہی وہ دوبارہ خوشی سے چہک اٹھی تھی،،

"اوووو،،، تھینک یو یوسف بھائی،، مجھے لگا آپ کو میں پسند ہی نہیں آئی،،" سارہ نے دوبارہ سے مسکراتے ہوئے کہا،، گو اسے یوسف سے بات کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا،، وہ شروع سے اچھے اسکول میں تعلیم حاصل کرتی رہی تھی مگر یوسف کا رواں امریکن ایکسینٹ اسے تھوڑا پزل ضرور کر رہا تھا،، زارا اس دوران ان دونوں کی باتیں سن کر مسکراتی رہی تھی،، اس وقت وہ خاصی ریلیکس سی بیٹھی تھی،، تبھی ملازم ان کے لئے کھانے کی ٹرالی گھسیٹتا ہوا چلا آیا تھا،،

"چلیں یوسف بھائی، میں نے آپ کی وجہ سے کم مرچ والا چکن گرل کروایا ہے ساتھ ہی یہ یخنی پلاؤ میں نے آج شام ہی بنایا تھا،" سارہ بہن کے ساتھ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تھی، پھر اس نے کھانا بھی ان دونوں کے ساتھ کھایا تھا، ساتھ ہی بہن بہنوئی سے خاصی دیر باتیں کرنے کے بعد ہی وہ سونے کے لئے گئی تھی،

"زارا جان اب سونے کا کیا ارادہ ہے،؟؟؟ اور میں یہاں کہاں سوؤں گا،؟؟؟ یہ صوفہ بھی خاصہ چھوٹا ہے،" یوسف نے زارا سے پوچھا تھا،

"بیڈ پر ہی سو جاؤ تم بھی یوسف، مگر میرے پاس مت آنا بس،،، ویسے تو تم بہت اچھے ہو، لیکن تم جانتے ہو مجھے ڈر لگتا ہے،،، تم، جانتے ہو کہ کیوں،،،؟؟؟" زارا جھکھکتے ہوئے بولی تھی،

"زارااا، ٹرسٹ می،،، کیا آپ کو اپنے یوسف پر یقین نہیں ہے،؟؟؟" یوسف نے مصنوعی افسردگی سے زارا سے پوچھا تھا تبھی اس نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا،

"یقین ہے نا یوسف،،، مجھے بہت یقین ہے تم پر،،، بلکہ سب سے زیادہ تم پر ہی یقین ہے،،،" زارا نے وہی کہا جو سچ تھا اور یہ بات یوسف بھی جانتا تھا تبھی سر ہلاتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا، زارا بھی چینج کر کے بیڈ پر ہی چلی آئی تھی تب تک یوسف نے پورے روم میں اندھیرا کر لیا تھا،

"ی،،، یو،،، یس،،، سف،،، یوسف،،، تم کچھ مت کہنا مجھ سے،،،" زارا نے اپنے اوپر کمفرٹ اوڑھتے ہوئے جھجک کر یوسف سے کہا تھا، امریکہ کے مقابلے یہاں ابھی موسم کافی گرم تھا، تبھی اب تک اے سی چل رہا تھا، یوسف نے اپنے پاس لیٹی زارا کو خود سے ڈرتے دیکھ کر ایک گہری سانس بھری تھی اور اسے ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے قریب ترین کر لیا تھا ساتھ ہی اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا،



"زارا،، میری جان،، ادھر میری آنکھوں میں دیکھیں،، کیا یوسف کی قربت آپ کے لئے ڈر کا باعث ہے،،؟؟ آپ میری زندگی ہیں،، میرے دل میں دھڑکن بن کر رہتی ہیں،، آپ کو تکلیف میں دیکھ کر میری سانسیں رکنے لگتی ہیں،، پھر کیسے میں آپ کو تکلیف دینے کی وجہ بن سکتا ہوں،، جو چیزیں آپ کو تکلیف دیتی ہیں وہ میں کبھی نہیں کر سکتا،، خود کو درد دے سکتا ہوں آپ کو نہیں،، اب بتائیں کیا واقعی آپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے،،؟؟؟" زارا نے سر اٹھا کر یوسف کی نرم گرم جذبے چھلکاتی آنکھوں کو دیکھا تھا، اس کے یوں نرمی سے پوچھنے پر زارا نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا تھا،، تبھی یوسف نے مسکراتے ہوئے اس کے سر کو دوبارہ اپنے سینے پر رکھا تھا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا،،

"یوسف کے لئے زارا کو اس رب نے بہت پیار سے تخلیق کیا ہے،، یوسف اور زارا کا ساتھ صرف اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ یہ ساتھ ابدی ہے،، یوسف زارا کے ساتھ جنت میں بھی ہوگا اور بعد میں ابدی دنیا تک بھی،، یہ ثانوی دنیا اگر ایک خواب ہے تو یوسف اور زارا اس "خواب نگر" کے ہمراہی ہیں،، خوابوں کی اس دنیا میں ہم اپنی ایک الگ چھوٹی سی دنیا بسائیں گے،، ایک رنگوں بھرا "خواب نگر" بنائیں گے،، جہاں نا کوئی ڈر ہوگا نا ہی کوئی دکھ ہوگا،، نا تکلیفیں ہوں گی،، وہاں ہر طرف بس پیار ہوگا،، پھول ہونگے،، تتلیاں اور رنگ ہونگے میٹھی خوشبو بھری ہوائیں ہوں گی،، خوشیاں کھکھلاہٹیں ہوں گی اور ہم ہونگے،، یوسف اور زارا،، اپنے خوابوں کے نگر میں انشاء اللہ،،" یوسف اپنے سینے پر سر رکھے لیٹی ہوئی زارا کے بالوں میں دھیرے دھیرے انگلیاں پھیر رہا تھا، اور ایک بار پھر زارا اس کی باتیں سن کر پرسکون ہوتی آنکھیں موند گئی تھی،، یوسف کی مدھم سرگوشی نما آواز،، اور سحر انگیز الفاظ زارا کو واقعی "خوابوں کے حسین نگر" میں لے گئے تھے جہاں وہ

رنگ، خوشبوؤں اور ہواؤں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی ہوئی نجانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی، اس کی نیند گہری ہوتے دیکھ کر یوسف نے اس کا سر تکیے پر رکھا ساتھ ہی اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لئے خود بھی سو گیا تھا،، پھر رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب ان دونوں کی آنکھ تیز زوردار چینخوں پر کھلی تھی،، ساتھ ہی کوئی زور زور سے ان کے روم کا دروازہ پیٹ رہا تھا یوسف اور زارا ایک ساتھ چونک کر اٹھے تھے،، پھر ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے وہ دونوں ہی دروازے کی طرف بڑھے تھے،، یوسف نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا، دروازے کے باہر ہی سارہ زار و قطار روتے ہوئے یوسف کے پاس کھڑی زارا کے گلے لگ گئی تھی،،

"آپی،، یوسف بھائی،، نیچے چلیں،، آپی ہمارے حیدر اور رافع بھائی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے،،،،"

\*\*\*\*\*

زارا اپنے گلے لگ کر روتی سارہ کی بات پر اچانک ساکت ہو گئی تھی جبکہ یوسف بھی اس افتاد پر پریشان سا ہو گیا تھا اسے سارہ کا رونا دکھ رہا تھا مگر وہ کیا کہہ رہی تھی یوسف سمجھ نہیں پا رہا تھا کیونکہ سارہ اردو میں بات کر رہی تھی،،

"کیا ہوا سارہ،،؟؟؟ تم کیوں رو رہی ہو،،؟؟؟" یوسف نے سارہ سے پوچھا تھا،،

"یوسف بھائی،، ہمارے رافع بھائی،،، " سارہ اتنا ہی بولی تھی کہ زارا نے اسے جھٹکے سے خود سے دور کیا اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا،،

"چپ پ پ پ،،، بالکل چپ،،، خردار جو رافع بھائی کے متعلق ایسی باتیں کی تو،،، ابھی تو وہ میرے سامنے باہر گئے تھے،،، میرے بھائی کو کچھ نہیں ہو سکتا کچھ نہیں،،، سنا تم نے،،، میرے بھائی کو کچھ نہیں ہو سکتا،،، وہ میرے بھائی ہیں،،، میرے رافع بھائی،،، انھیں کچھ نہیں ہو سکتا،،،

میں، میں، انہیں لے کر آتی ہوں،،،،، رافع بھائی ی ی ی،،،،، رافع بھائی ی ی ی،،، "زارا سارہ کو کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑتی ہوئی بولی تھی،،، پھر زور سے چینختی ہوئی بھاگی تھی،،،،، یوسف بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا تھا،،، زارا کا روم اوپری فلور پر تھا،،، اسی لئے وہ سیڑھیاں اتر کر جیسے ہی نیچے پہنچی،،، سامنے ہی ہال میں رکھے دو جنازے دیکھ کر زمیں و آسمان اس کی نظروں کے سامنے گھوم گئے تھے،،،،،

اپنے وعدے کے عین مطابق محشم شام مغرب سے پہلے گھر چلا آیا تھا،،، مگر وہ گھر کے باہر کافی دیر تک دروازہ بجاتا رہا تھا لیکن کوئی بھی دروازہ نہیں کھول رہا تھا،،، پھر بہت دیر بعد محشم نے آکر دروازہ کھولا تھا

"محشم بیٹا آج اس وقت تم گھر پر کیسے خیریت،،،؟؟ اور یہ دروازہ اتنی دیر سے کیوں کھولا،،،؟؟ جزا اور بچے کہاں ہے،،،،، " محشم نے اس سے پوچھا تھا،،،،،

"سب اندر ہی ہیں بھائی،،،،، " وہ بنا محشم کی طرف دیکھے ایک جملے میں بات ختم کرتا فوراً ہی اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،، محشم اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھ پایا تھا اور حیرت سے اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا تھا،،، پھر وہ اپنے روم میں جانے کا ارادہ ترک کر کے خود بھی محشم کے پیچھے پیچھے سیدھا اس کے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،، محشم بڑے بھائی کے ساتھ اس طرح کا رویہ تو نہیں رکھتا تھا،،، وہ تو وضاحت کے ساتھ اس سے ہر بات کرتا تھا،،، اس کی بات سنتا تھا،،، پھر آج بس ایک سوال کا جواب دے کر وہ باقی سب باتیں کیسے انکور کر گیا تھا،،،؟؟؟ یہ امپا سیبل سی بات تھی،،، ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ بڑے بھائی کی بات کا جواب دیئے بنا ہی خاموشی سے پلٹ گیا تھا،،،؟؟؟



دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ محمش کے روم میں جا ہی رہا تھا کہ اس کی نظر تینوں خرگوشوں کے روم پر پڑ گئی تھی،، تینوں کے دروازے کی باہر سے کنڈی لگی تھی،، جبکہ محمش نے اسے بتایا تھا کہ سب اندر ہی ہیں،، تبھی محشم نے فوراً باہر سے کنڈی کھول کر اندر روم میں جھانکا تھا،، وہ تینوں ہی اندر دائیں طرف پڑی اسٹڈی ٹیبل پر سر جوڑے بیٹھے تھے،، محشم اندر جاتے ہی ان کے سر پر کھڑا ہو گیا تھا،، وہ تینوں محمر کے فون میں گھسے پکس دیکھ رہے تھے،،

"یہ پڑھائی ہو رہی ہے،،؟؟؟" وہ اچانک ان کے سر پر کھڑا بولا تھا،، تبھی وہ تینوں اچھل پڑے تھے،،

"وہ،، وہ بھائی ہم تو کب سے پڑھ رہے تھے،، بس ابھی یہ پکس دیکھنے بیٹھے تھے،، اور،، اور،،، دن میں تو پڑھائی ہو ہی نہیں سکی،، بھابھی اور پری نے آپ کے جانے کے بعد ہمیں روم میں لاک کر دیا تھا اور پھر دونوں نے ہال تیز میوزک بجالیا تھا،،، آواز اتنی لاؤڈ تھی کہ اندر تک آ رہی تھی،، اسی کی وجہ ہم پڑھ ہی نہیں سکے،، پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد شاید ہماری پڑھائی کا سوچ کر ہی انھوں نے میوزک بند کر دیا تھا،، اس کے بعد سے ہی ہم پڑھ رہے ہیں،، وہ تو بس ابھی ہم ریلیکس ہونے بیٹھے تو محمر آپ کے ولیمے کی پک دیکھنے لگا تھا،، مگر ہم نے پڑھائی بھی کی ہے بھائی،، میں فزکس کا پورا چیپٹر رٹ کر بیٹھا ہوں،، محمر نے بھی انگلش کے دو دو چیپٹر کئے ہیں اور مہران نے بائیو کے تین چیپٹر کور کئے ہیں،،" محشم کو معصومیت کے ساتھ یہ پوری رپورٹ دیتا ہوا محود کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا،، تبھی محشم کے پاس یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ محود اس سے صرف سچ ہی بولتا تھا،، مگر ایکسائٹمینٹ میں اس نے مہران اور محمر کو بری طرح پھنسا ڈالا

تھا،، کیونکہ محرم اور مہران نے زندگی میں کبھی ایک دن میں "اتنی" پڑھائی نہیں کی تھی اور اگر ابھی محشم چیک کرنے بیٹھ جاتا تو وہ دونوں بری طرح پھنس جاتے،،،

"ٹھیک ہے،، چلو پھر کچھ دیر ریلیکس کرو اور یہ پکس مجھے بھی واٹس ایپ کرو مہران،،، محرم بیٹا تم چائے بنا دو پلینز میرے سر میں بہت درد ہے،، میں محشم کے پاس اس کے روم میں ہوں،،، چائے وہیں لے آنا اوکے،،،" محشم نرمی سے بولتا ان کے روم سے باہر نکل گیا تھا اور ان تینوں نے جیسے سکھ کی سانس لی تھی مگر محشم کے باہر جاتے ہی دونوں خرگوشوں نے محود کو جارحانہ انداز میں گھورتے ہوئے اسے دبوچ لیا تھا تاکہ اس "معصوم کمینے" کو سبق سکھا سکیں جو آج بھائی کے سامنے اپنی ان بھولی بھولی باتوں کی وجہ سے انھیں پھنسانے والا تھا،،

تینوں بچوں کے روم سے نکلتے ہی وہ محشم اور محشف کے مشترکہ روم میں چلا آیا تھا سامنے ہی پڑے بیڈ لیٹا ہوا محشم ایک بار پھر محشم کو حیران کر گیا تھا،، کیونکہ محشم کافی چاق وچوبند بندہ تھا وہ یوں وقت بے وقت بستر پر نہیں جا پڑتا تھا،، اس وقت ایک تو غیر متوقع وقت پر اس کا گھر میں ہونا اور پھر یوں بیڈ پر پڑے رہنا محشم کو فوراً کھٹکا گیا تھا،، تبھی وہ تیزی سے بیڈ کی طرف بڑھا تھا اور بیڈ کے سرہانے بیٹھ کر اوندھے منہ پڑے محشم کو پریشان نظروں سے دیکھنے لگا تھا،،

"محشم تم اس وقت گھر پر کیا کر رہے ہو بیٹا،،؟؟؟" محشم نے محشم سے پوچھا تھا جس نے فوراً ہی اپنی سرخ انگارہ آنکھوں سے محشم کو دیکھا تھا اور اس کی لال بوٹی جیسی آنکھیں دیکھ کر محشم دہل گیا تھا،،

"محشم شش شش،،، ہامی بیٹا،،، یہ کیا ہوا،،؟؟؟ آنکھیں اتنی ریڈ کیوں ہو رہی ہیں تمھاری،،،؟؟؟ دکھاؤ مجھے،،؟؟؟" محشم نے تکیوں میں منہ دیئے پڑے محشم کا سر اپنی طرف گھمایا

تھا اور اس کے جلتے سر اور چہرے کو چھوتے ہی محشم کو زور کا جھٹکا لگا تھا،، محشم کو تیز بخار تھا،، اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر محشم گھبرا گیا تھا،،  
 "یہ تمہیں اتنا تیز بخار کیسے ہوا محشم،،؟؟؟" محشم نے گھبرا کر بولتے ہوئے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا تھا،،

"بھائی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،، سر میں بہت درد ہے،،" وہ بچوں کی طرح بھائی کی گود میں منہ چھپاتا ہوا بولا تھا،،

"کب سے طبیعت خراب ہے تمہاری بیٹا،،؟؟ اور مجھے بتایا کیوں نہیں تم نے،،؟؟؟ محمدر،،،، محمدر اندر آؤ جلدی،،،" محشم نے محشم کی پیشانی چھوتے ہوئے اس سے پوچھا تھا جو آگ کی طرح جل رہی تھی،، ساتھ ہی محمدر کو آواز دی تھی،، محمدر بھائی کی آواز سن کر فوراً ہی روم میں بھاگا آیا تھا، "جی بھائی،،؟؟" اس نے محشم کی گود میں سر رکھ کر لیٹے محشم کو تعجب سے دیکھا تھا،،  
 "محمدر جلدی سے کچن کیمینیٹ میں جو دوائیوں کا باکس پڑا ہے اس میں سے بخار کی ٹیبلٹ لاؤ،، محشم بیٹا کچھ کھایا تھا تم نے،،؟؟؟" محشم نے محشم کے سر کو سہلاتے ہوئے پوچھا تھا،،  
 "جی بھائی میں نے لُچ کیا تھا،،" محشم نقاہت بھری آواز میں کہا تھا،، تبھی محشم نے اثبات میں سر ہلایا تھا،،

"محمدر بیٹا چائے کے ساتھ کچھ بسکٹ وغیرہ بھی لاؤ محشم کے لئے،، میں اسے کچھ کھلا کر دوائی دوں،، اور جزا کو جلدی سے یہاں بھیجو،،،" محشم نے ہدایت دے کر محمدر کو باہر بھیجا تھا،،



"بھائی دروازہ اندر سے لاک ہے،، اور بھابھی دروازہ نہیں کھول رہی،،،، " دو ہی منٹ بعد محود نے اندر آکر محشم کو بتایا تھا،، اس کی بات سن کر محشم کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اس نے فوراً اپنی پاکٹ سے فون نکال کر جزا کا نمبر ڈائل کیا تھا،، کچھ بیلز کے بعد کال پک کر لی گئی تھی،، "ہیلوو،،، " فون کے دوسری طرف سے جزا کی آواز آئی تھی،،

"آپ نے دروازہ کیوں لاک کیا ہوا ہے جزا،،؟؟؟" محشم نے چھوٹے ہی پوچھا تھا،،،

"میں کچھ دیر کے لئے ریٹ کرنے لیٹی تھی محشم،، آپ آگئے کیا،،؟؟؟" جزا نے پوچھا تھا مگر محشم نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا،،

"محود دروازہ ناک کرتے کرتے واپس چلا آیا تب بھی آپ نے دروازہ نہیں کھولا،، کیوں؟؟؟" محشم نے دوبارہ تیکھے لہجے میں پوچھا تھا،،،

"میں باتھ روم میں وضو کرنے گئی تھی،، ابھی باہر آئی ہوں،،،" جزا نے جواب دیا تھا،

"محشم گھر پر کب آیا تھا جزا،،؟؟؟ کچھ پتہ ہے آپ کو،،؟؟؟" محشم نے اب برہمی سے تیسرا سوال پوچھا تھا،،

"محشم بھائی آپ کے جانے کے بعد آئے تھے،، کیا ہوا خیریت آپ غصے میں کیوں لگ رہے ہیں،،؟؟؟" اس بار جزا نے حیرت سے پوچھا تھا،،،

"محشم،،،، آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے ریٹ کرنے کے دوران پیچھے گھر میں کیا ہوتا رہا ہے،،؟؟؟

"محشم جزا کی لاپرواہی پر جی بھر کر غصہ آیا تھا،، اس کا بھائی بیماری کی حالت میں کمرے میں بند پڑا تھا لیکن اسے دیکھنے کے بجائے جزا خود بھی اپنے بیڈ روم میں بند پڑی ہوئی تھی،، اور تو اور اس نے تینوں خرگوشوں کو بھی روم میں بند کر دیا تھا،،

"کیا ہوتا رہا ہے؟؟؟ کیا ہو گیا محشم؟؟؟ کچھ مجھے بھی بتائیں گے آپ؟؟؟" اس بار جزا نے ٹھہری ہوئی آواز میں پوچھا تھا،،

"کچھ نہیں ہوا آپ "ریسٹ" کریں،، سوری فار دی ڈسٹر بنس،،،" محشم نے سرد مہری سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا،،

"بھائی بھابھی سے ناراض مت ہو،، ان کی غلطی نہیں ہے،، انھیں میری طبیعت کا پتہ نہیں تھا،،"

محشم نے اسے سمجھانا چاہا تھا،،

"ہمممم،،، تم دوپہر سے گھر پر ہو اور جزا نے تمہیں آکر دیکھا بھی نہیں کہ تم بے وقت گھر کیسے آگئے؟؟؟ بلکہ خود جا کر روم لاک کر کے بیٹھ گئیں،، انھیں پری کے ساتھ ناچنے گانے کی فرصت تھی مگر تمہیں آکر دیکھنے کا ٹائم نہیں تھا،،،" محشم نے سر جھکا کر اپنی گود میں لیٹے محشم کو دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا تھا جس کی جلتی سرخ آنکھیں بھائی کے چہرے پر ٹکی تھیں،، ان میں چھپی التجا بھی محشم نے بغور دیکھی تھی،، وہ جانتا تھا کہ محشم نہیں چاہتا کہ وہ جزا کو کچھ کہے مگر بھائی کو اس حالت میں پڑے دیکھ کر وہ جزا سے فوراً بدگمان ہو گیا تھا،، تبھی اس نے محشم کی آنکھوں میں چھپی التجا کو بھی نظر انداز کر دیا تھا،،، یہی اس کی عادت تھی بھائیوں کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا،، تبھی جزا دروازہ ناک کرتی ہوئی اندر چلی آئی تھی،،

"محشم کیا ہوا،،؟؟؟ اور یہ محشم بھائی ایسے کیوں لیٹے ہوئے ہیں،،؟؟؟" جزا نے محشم کی گود میں سر رکھ کر لیٹے محشم کو بغور دیکھا تھا،، جس کا رنگ اس وقت سفید سے سرخ ہو رہا تھا،،

"محشم کی طبیعت خراب ہے جزا،، میں گھر پر نہیں تھا مگر آپ تو تھیں،،؟؟؟ ایک بار دیکھ تو لیتیں کہ یہ گھر پر بے وقت کیوں آیا ہے،،؟؟؟ مگر آپ تینوں بچوں کو روم میں لاک کر کے خود پری کے

ساتھ ہنسی مزاق میں بڑی تھیں،،،، جزا آپ میری بیوی ہیں،،، پلیززز میری ذمہ داریوں کو سمجھیں،،، میں گھر پر نہیں ہوں تو بچوں کو دیکھنے کی ذمہ داری آپ کی ہے کیونکہ میں اگر ان کے لئے ڈیڈ کی جگہ پر ہوں تو آپ بھی ماما کی جگہ پر ہیں،،، میرے پیچھے آپ کی ریسپانسبلٹی ہے کہ بچوں کا دھیان رکھیں،،،، دیکھا آپ نے محمش کا حال،،،؟؟؟ بخار میں جل رہا ہے،،، بچے اندر روم میں بند تھے آپ "ریسٹ" کر رہی تھیں اگر میں بھی نہیں آتا تو نجانے کب تک میرا بچہ بخار میں پڑا رہتا،،، "محشم کی آواز بھلے ہی دھیمی تھی مگر لہجے میں چھپی برہمی جزا نے بخوبی محسوس کر لی تھی،،، ساتھ ہی اپنی غلطی کا بھی احساس شدت سے ہوا تھا،،،

"آئم سوری محشم،،، محمش بھائی میرے سامنے ہی آئے تھے مگر مجھے اندازہ نہیں تھا ان کی طبیعت خراب ہے،،، مجھے لگا کہ شاید یہ کسی کام سے آئے ہیں،،، اب کیسی طبیعت ہے ان کی،،،؟؟؟" جزا نے شرمندگی سے وضاحت دیتے ہوئے آخر میں محمش کی طبیعت کا پوچھا تھا،،، محشم نے جزا کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا،،، جس سے محشم کی خفگی صاف ظاہر تھی،،، جزا کو خود پر شدید غصہ آیا تھا،،، مگر ساتھ ہی محشم کے رویئے پر اس کا دل بھی دکھا تھا لیکن غلطی سراسر اس کی تھی تبھی وہ محشم کو حق بجانب سمجھ رہی تھی اور خاموشی سے کھڑی تھی،،، محمر محشم اور محمش کے لئے چائے کے ساتھ بسکٹ لے کر اندر چلا آیا تھا،،، اس کے پیچھے مہران تھا جس نے ہاتھ میں دو ایسوں کا باکس پکڑا تھا،،،





تھی وہ دلبرداشتہ ہو کر باہر چلی گئی تھی،، جبکہ محشم کی تمام ہی حسیات اس دشمن جاں کی طرف متوجہ تھیں،، اس کے پلٹتے ہی وہ باہر جاتی جزا کی پشت کو دیکھنے لگا تھا پھر اس نے پاس بیٹھے محشم کو دیکھا تھا جس کی سماعتوں پر جزا دھماکہ کر کے گئی تھی،،، پری کے رشتہ ٹوٹنے کی خبر سن کر محشم جیسے شاکڈ رہ گیا تھا،، اس کی حیران شکل اور کھلے منہ کو دیکھ کر محمر،، محود اور مہران کے لئے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا،،

"پری اچانک کیوں چلی گئیں،،؟؟؟ آج تو وہ ڈنر تک رکنے والی تھیں نا،،؟؟؟ چھوٹے بھائی جب آپ آئے تھے پری تھیں کیا یہاں،،؟؟؟ ہمیں تو انھوں نے اندر روم میں لاک کر دیا تھا،، بس میوزک کی آواز آرہی تھی،،" محمر جان بوجھ کر پری کا تذکرہ چھیڑ رہا تھا،،

"ہاں،، تھیں مگر کچھ ہی دیر میں چلی گئی تھیں،،" محشم نے جواب دیا تھا،، اس کا سر درد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گیا تھا،،

"پری،، پری،، پری،، کیا ہے یہ لڑکی،،؟؟؟ جب وہ محشم کی برات سے پہلے ہی اس رشتے کے لئے منع کر چکی تھی تو برات والے دن اور اس کے بعد آج تک بھی وہ کیوں محشم کو اس پولیس آفیسر کا نام لے لے کر جھلساتی آرہی تھی،،، مایوں والے دن سے لے کر آج تک وہ اس "سپنوں کے سوداگر" کا تذکرہ بار بار کیوں کر رہی تھی،،؟؟؟" محشم آنکھیں موند کر سوچتا ہوا پری کے رویئے پر الجھتا جا رہا تھا،،

"آئی ہیٹ یو مسٹر انگریز،،،" پری کی روتی ہوئی آواز ایک بار پھر محشم کے کانوں میں گونجی تھی اور اس نے پٹ سے اپنی جلتی آنکھیں کھولی تھیں،،، اس کے ذہن میں اچانک سے کچھ کلک ہوا تھا،، پہلے دن سے لے کر آج تک پری کی نگاہوں میں چھپا وہ نرم گرم سا تاثر،، محشم کو دیکھتے ہی

اس کا پھول کی طرح کھل اٹھنا،،، محمش کو سامنے پا کر پری کا مسمرائز ہو جانا،، اس کے چہرے پر پھیلتی وہ جان لیوا مسکراہٹ،، اس کی شوخیاں شرارتیں،، سب کچھ سامنے ہی تو تھا پھر بھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا،،

"آئی ہیٹ یو مسٹر انگریز،،" وہ اس سے نفرت کا اظہار محبت کی نفی کے بدلے کر کے گئی تھی،،  
 "اوووو میرے خداااا،،،" محمش کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ ڈالا تھا،، کتنی بڑی غلطی ہو گئی تھی اس سے،،، وہ تو اپنی ہی فیلینگز کو سمجھنے میں اس بری طرح سے الجھ گیا تھا کہ اس نے پری کے ایموشنز پر تو دھیان ہی نہیں دیا تھا،،

اور پھر اچانک ہی اس کے کانوں میں اپنی اور پری کی آوازیں گونجنے لگی تھیں،،  
 "سنیں،، کیا آپ مجھے اپنے انسٹیٹیوٹ میں ایڈمیشن دیں گے،،؟؟؟ میں بی سی ایس کر رہی ہوں،،،"

"سوری،، ہمارے یہاں پاگلوں کو نہیں پڑھایا جاتا،،"  
 "بدلحاظی اور بے شرمی آپ پر ختم ہے مس پری،،"

"ہیں،، میں نے کیا کیا ہے مسٹر انگریز،،؟؟؟" پری کی حیران مسکراتی آواز بھی اسے یاد آئی تھی،،

"میرا سر کیا ہے آپ نے،، اور یہ کیا انگریز انگریز کر رہی ہیں اگر آپ کو میرا نام یاد نہیں ہو رہا تو فضول نام لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے،،،"

"تو پھر میں آپ کو ایک اپنی پسند کا نام دے ڈالوں،،؟؟؟" پری کی مسکراتی شرارتی آواز،،، جس سے اس وقت بھی وہ کچھ نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ اس کو دیکھتے ہی چہکنے کیوں لگتی تھی،،؟؟؟



محشم نے سوچتے ہوئے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے بالوں کو مٹھی میں لے کر زور سے بھینچ ڈالا تھا،، یہ کیا ہو گیا تھا اس سے،،؟؟؟ وہ کیسے نہیں سمجھ نہیں سکا تھا وہ سب جو پری اس سے کہنا چاہتی تھی،،

"کیا ہوا حامی،، سر میں زیادہ درد ہو رہا ہے،،؟؟؟ محشم نے اسے سر ہاتھوں میں تھامے دیکھ کر گھبراتے ہوئے پوچھا تھا،،

"نہیں بھائی آنکھوں میں درد ہے بس،،" سر ہی کیا اس وقت اس کا دل بھی پکے پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا،، مگر اس نے اپنے ساتھ یہ دشمنی خود ہی کی تھی،، چلو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں،،" محشم فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا مگر محشم نے منع کر دیا تھا، "نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں،، بس ریٹ کرونگا کچھ دیر،،، آپ پریشان مت ہو اور پلیرز،،، بھابی سے کچھ مت کہیے گا اب،،، ان کی کوئی غلطی نہیں ہے،، میں نے ہی انہیں خود کچھ نہیں بتایا تھا،،" محشم نے محشم سے کہا تھا،،

"میں نے جزا سے ناجائز کچھ نہیں کہا محشم،،، لاکھ تم نے اپنی طبیعت کے بارے میں انہیں نہیں بتایا تھا مگر یہ ان کی ذمہ داری بنتی تھی کہ وہ تمہیں آکر خود دیکھتیں،، میں بھی تو آیا ہوں نا تمہیں جلدی گھر پر دیکھ کر،،،؟؟؟ اسی طرح جزا کو بھی دھیان دینا چاہیے تھا کہ تم جلدی کیوں چلے آئے مگر وہ پری کے ساتھ بڑی ہو کر سب بھول بیٹھیں،،،" محشم ابھی بول ہی رہا تھا کہ جزا ٹرے اٹھائے روم میں چلی آئی تھی،،

"محشم بھائی یہ سوپ لے لیں،، میں نے محشف بھائی کو کال کر دیا ہے وہ ڈاکٹر کو لے کر آرہے ہیں،، سردی زیادہ بڑھ گئی ہے شاید اسی لئے بدلتے موسم کے اثر سے طبیعت بگڑ گئی ہے،،" وہ سنجیدگی

سے بولتی ہوئی ٹرے محمش کے پاس رکھنے لگی تھی اور محشم کو یقین تھا کہ وہ روم میں داخل ہوتے وقت اس کی باتیں سن چکی تھی،،

"چلو محرم،، مہران محود باہر چل کر بیٹھو،، بھائی کو آرام کرنے دو،، " محشم خاموشی سے کھڑا اسے دیکھنے لگا تھا،، اس بار جزا نے خود ہی محشم کی طرف نہیں دیکھا تھا اور وہ تینوں خرگوشوں کو اپنے ساتھ لے کر باہر نکل گئی تھی،، اس کی سنجیدگی محشم کو یہ سمجھانے کو کافی تھی کہ ناراضگی کی ہوائیں دوسری جانب سے بھی چلنی شروع ہو گئی تھیں مگر اس بار واقعی جزا کی غلطی تھی اور غلطی بھی ایسی جسے محشم چاہتے بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا اسی لئے فی الحال اس کا جزا کو منانے یا اسے معاف کرنے کا بالکل موڈ نہیں تھا،،

"محمش،، لیٹ جاؤ میں سر درد کی دعا پڑھ کر دم کر دیتا ہوں،، انشاء اللہ آرام آجائے گا،، " جزا کے جانے کے بعد وہ وضو کر کے محمش کے پاس آ بیٹھا تھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے دعا پڑھ کر محمش کے سر پر دم کیا تھا،، مگر دماغ اور دل اب دونوں جزا کی طرف لگ گئے تھے،، تبھی طبیعت عجیب بے چین سی ہو گئی تھی،، پھر کچھ ہی دیر میں محشم ڈاکٹر کو ساتھ لئے چلا آیا تھا،، "اسلام و علیکم،، " محشم دونوں بڑے بھائیوں کو سلام کرتا ڈاکٹر کے ساتھ بیڈ پر آ بیٹھا تھا،، "کل سے کہہ رہا تھا کہ دوائی لے لو،، اب بگڑ گئی نازیادہ طبیعت،،؟؟؟ کبھی بندہ کسی کی مان بھی لیتا ہے،، " محشم محمش کی پیشانی چھوتے ہوئے خفگی سے کہنے لگا تھا،، ڈاکٹر اب محشم کا چیک اپ کر رہا تھا،،

"سینی بیٹا تم دو منٹ بیٹھو محمش کے پاس،، میں بس مغرب پڑھ لوں پھر آتا ہوں،، اذان ہو گئی ہے،، " محشم بولتا ہوا اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا تھا،، ساتھ ہی دل کی بے چینی کے ہاتھوں مجبور

ہو کر کچن میں نظر ماری تھی مگر وہ وہاں نہیں تھی،،، روم بھی حسب توقع خالی ہی تھا،،، اپنی مخصوص نماز کی جگہ جائے نماز بچھاتے ہوئے بھی محشم کا دماغ جزا میں الجھا ہوا تھا اور دماغ میں بھی یہی سوچ چل رہی تھی کہ نجانے کب اس کے اور جزا کے رشتے میں وہ وقت آنا تھا جب وہ دونوں ایک دوسرے سے روٹھے بنا ہفتہ بھر ہی ٹھیک سے ساتھ رہ سکتے،،، لیکن پھر جائے نماز بچھاتے ہی وہ تمام سوچوں کو جھٹکتا ہوا نماز کی نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا،،،

وہ سامنے رکھے جنازوں کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی،، سامنے ہی نائلہ اور سجدہ جنازوں کے پاس بیٹھی بین ڈال رہی تھیں،، جبکہ ان سے کچھ دور خالہ سکتہ زدہ سی بیٹھی تھیں،،، اماں بھی ایک طرف بیٹھی بس ٹکر ٹکر حیدر اور رافع کے جنازے کو دیکھ رہی تھیں،،، ان کی آنکھوں کے آنسوں بھی شاید ٹھٹھر گئے تھے،، لب الفاظ بھول گئے تھے،،، دونوں بہنوں کے جوان بیٹے اس دنیا سے چلے گئے تھے،،

بابا اور فاتح بھائی بھی ایک طرف کھڑے جلتی بھیگی آنکھوں سے جنازوں کو دیکھ رہے تھے،،، زارا پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب کو دیکھتی ہوئی لپک کر ایک طرف کھڑے بابا کے پاس گئی تھی،،،  
 "بابا،،، بابا،،، یہ میرے رافع بھائی یہاں ایسے کیوں لیٹے ہیں بابا،،، یہ انھیں اور حیدر کو کیا ہوا ہے،،،؟؟ انھیں اٹھائیں،،، بس یوسف کو ہٹا دیں یہاں سے ورنہ حیدر بھائی اٹھ گئے تو یوسف کو ماریں گے،،،" وہ زور زور سے باپ کا شانہ ہلاتے ہوئے بول رہی تھی،،، تبھی اس کی نظر خود سے کچھ دور کھڑے یوسف پر پڑی تھی،،، جو ابھی اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا،،،





"ڈائن،،، چڑیل،،، ناگن،،، تو لڑکی نہیں کوئی خون آشام بلا ہے،، دیکھ آنکھیں کھول کر دیکھ انہیں،،، یہ میرا حیدر ہے میرا اکلوتا بھائی جو تیری وجہ سے آج اس دنیا سے چلا گیا،،، میرا بھائی جیسا دیور رافع تیری وجہ سے وہ مجھ سے بدظن ہوا تھا،،، تیری وجہ سے اس نے سبیلہ سے منگنی توڑی اور آج تیری ہی وجہ سے وہ بھی اس دنیا سے چلا گیا،،، تو کسی کی سگی نہیں ہے زارا،،، کسی کی سگی نہیں ہے تو،،، میرا بھائی اور فاتح آج تجھ پر قربان ہوئے ہیں،،، ڈس لیا تو نے میرے بھائی کو،،، یہ دیکھ رافع بھی حیدر کے ساتھ ہی اس دنیا سے چلا گیا،،،" زور زور سے روتی نائلہ فاتح کی گرفت میں مچل رہی تھی اور ساکت کھڑی زارا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی،،، تبھی سرفراز صاحب کا ضبط جیسے جواب دے گیا تھا،،، وہ شکستہ چال چلتے ہوئے نائلہ کے سامنے آکھڑے ہوئے تھے،،،

"بس کر دو بہو،،، بس کر دو،،، ابھی جنازے بھی نہیں اٹھیں ہیں،،، کم سے کم اپنے جوان بچوں کے لاشے مجھے سپردِ خاک تو کرنے دو،،، تم نے اپنا بھائی کھویا ہے تو میں نے بھی اپنے بیٹے کھوئے ہیں،،، رافع کی طرح حیدر بھی میری اولاد تھا، ان دونوں کے جانے کا غم مجھے تم سے زیادہ ہے،،، میں باپ ہوں،،، میرے دل سے پوچھو،،، میرے جن بچوں نے مجھے کندھا دے کر میری آخری منزل تک پہنچانا تھا آج انہی بچوں کو میں کندھا دے کر قبر میں اتاروں گا،،، میرے دل کا حال دیکھو،،، مگر پھر بھی میں صبر کر کے خاموش کھڑا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے زندگی اور موت دونوں اللہ کے ہاتھ میں ہیں،،، نا کوئی کسی کے حصے کی زندگی جی سکتا ہے اور نا کوئی کسی کو بنا اس رب کی مرضی کے مار سکتا ہے،،، ہر کسی کے اس دنیا میں آنے اور جانے کا وقت مقرر ہے،،، اللہ نے میرے ان دونوں بچوں کی موت اسی طرح لکھی تھی اس کے لئے زارا ذمہ دار نہیں ہے اسی لئے خاموش رہو،،، وہ تو پاگل ہو گئی ہے،،، تم تو ہوش و حواس میں ہو نا،،، تم ہی کچھ خیال کرو،،، دنیا کو مزید تماشامت دکھاؤ ابھی

سب رشتے دار آتے ہونگے،، خاموش ہو جاؤ،،، " سرفراز صاحب باقاعدہ نائلہ کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے تھے،،

"نہیں ہوں میں ہوش و حواس میں بابا،،، میں بھی پاگل ہو چکی ہوں،،، اپنے جوان بھائی اور دیور کی خون میں ڈوبی ان لاشوں کو دیکھ کر میرے حواس قائم نہیں رہے،،، آپ صبر کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کا دل بہت بڑا ہے بابا جان،،، لوگ تو ایک اکیلی لڑکی کو شہر سے باہر بھیجنے کے لئے بھی سو مرتبہ سوچتے ہیں مگر آپ نے اسے ملک سے باہر بھیج دیا اور آپ دونوں کی اس ہٹ دھرمی نے دیکھیں کیا کیا ہے،،،؟؟؟ دو دو جوان لاشیں آپ کے سامنے پڑی ہیں،، جتنی بڑی غلطی اس کی ہے اتنی ہی آپ کی بھی ہے،، آپ بھی اس کے ساتھ ساتھ برابر کے قصوروار ہیں،،، آپ کو یہ پاگل لگ رہی ہے کیونکہ اس پر ایک قیامت ٹوٹ پڑی ہے،، مگر جو قیامت میرے گھر پر ٹوٹی ہے اس کا کیا،،؟؟؟ اس اکیلی کی ضد کا خمیازہ کتنے لوگوں نے بھگتا ہے،،، اس نے ہی ضد کی تھی نا امریکہ جاکر پڑھنے کی،،،؟؟؟ ورنہ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا،،، سب کچھ ٹھیک تھا،،، اماں نے کتنے چاؤ سے اس کی منگنی کی تھی،،، حیدر نے کتنی چاہت سے اسے اپنایا تھا مگر اس نے کسی کا نہیں سوچا،،، اپنے ساتھ ساتھ اس نے سب کو جیتے جی جہنم میں لا پھینکا ہے،،، میں تو بری ہوں،،، میں بری ہوں،،، میں بہت بری ہوں کیونکہ میں سچ کہتی ہوں مگر یہ آپ کی بیٹی،،، یہ کہاں کی اچھی ہے،،،؟؟؟؟ آج اس کی وجہ سے دو گھر اجڑ گئے،،، میرا جوان بھائی چلا گیا،،، اس کے غم میں ختم کر لیا اس نے خود کو،،، میری اماں کا بڑھاپا مٹی میں رل گیا،،، اب کون سہارا بنے گا ان کا،،،؟؟؟ آپ نے تو بہت آسانی سے کہہ دیا بابا کہ صبر کرو مگر مجھے بتائیں کیسے صبر کروں،،،؟؟؟ میرا بھائی مر گیا،،، جوان دیور مر گیا مگر یہ ذلیل لڑکی اتنے بڑے حادثے کے بعد بھی زندہ سلامت کھڑی ہے،،، یہ کیوں نہیں مر



گئی جو اس سارے فساد کی جڑ ہے،، کیوں نہیں مر گئی تو زارا،،،، "نائلہ اب چیخ چیخ کر بولتے ہوئے نیچے فرش پر بیٹھ گئی تھی،، سرفراز صاحب نے بے اختیار اپنی جلتی آنکھوں کو انگوٹھے سے مسلا تھا،،

"میرے جوان بھائی کو کھا گئی،، میرا اکلوتا بھائی آج اس کی وجہ سے مر گیا،، "نائلہ اب بھی بین کر کے رو رہی تھی،، فاتح بھی زارا کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا مگر اب زارا میں اتنی سکت نہیں بچی تھی کہ وہ بھائی کی ملامتی نظروں کو برداشت کر سکتی،، تبھی وہ چکرا کر نیچے گری تھی،، مگر ہوش و حواس سے بیگانہ ہونے سے پہلے اس نے خود کو دو مضبوط بازوؤں کے حصار میں محسوس کیا تھا،، اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں،،،،

جزا کچن میں کھڑی رات کے لئے کھانا بنا رہی تھی،، محمش کے روم میں اس وقت سارے بھائی جمع تھے،،،، تینوں خرگوشوں نے بھی بیمار بھائی کے گلے لگ کر خاصہ ایموشنل سین کمری ایٹ کرنے کے بعد محمش سے معافی تلافی کر لی تھی،، جزا سب کی زور و شور سے ہنسنے بولنے آوازیں کچن میں کام کرتے ہوئے سن رہی تھی،، رات کھانے کا بھی کچھ ہی دیر میں وقت ہونے والا تھا،،

"بھائی کل میں آپ کے انسٹیٹیوٹ آپ کے ساتھ چلوں گا جب تک محمش بھائی بیمار ہیں ان کے آفس میں میں جا کر بیٹھوں گا،، "دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے محود کی چپکٹی آواز کچن میں روٹیاں بناتی جزا کو بخوبی سنائی دے رہی تھی اور وہ سر جھٹک کر رہ گئی تھی،، وہ سب ہنسی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ خوش گپیوں میں مگن تھے،،،،

"کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں پرائمری کے بچوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے،،،" یہ آواز محمش کی تھی،،، جس کی طبیعت اب خاصی بہتر ہو چکی تھی،،، اس کی مسکراتی ہوئی آواز سن کر جزا کے کانوں میں اپنی اور پری کی روتی بسورتی آوازیں بھی ساتھ ہی گونجنے لگی تھیں،،، جب دن میں اس نے پری کو اپنے روم میں بیٹھ کر کال کیا تھا،،،

"جزا تم صحیح کہتی تھیں،،، میں ہی نادان تھی،،، میں نے اس شخص سے بہت جلد اور بہت زیادہ توقعات وابستہ لی تھیں،،، مگر دیکھو ناں اس نے مجھے اچھی طرح میری "حد" یاد دلا دی،،، بیگانگی اور اجنبیت کا وہ اعلیٰ کا مظاہرہ کیا ہے کہ میں شاید اب "اپنوں" سے بے تکلف ہونے سے پہلے بھی سو بار سوچوں گی،،، مگر غلطی واقعی میری تھی،،، تمہارے اس خوبصورت سے "خواب نگر" میں مجھے بہت "تھوڑے" وقت میں بہت "زیادہ" پیاری یادیں ملی ہیں،،، جنہیں میں زندگی بھر نہیں بھول سکوں گی،،، "پری شاید روتے روتے مسکرائی تھی،،،

"پری تم پلیزز،،، روؤ مت،،، دیکھو وہ اس وقت تمہاری ہی وجہ سے غصے میں تھے،،، میں نے کہا تھا ناں کہ میں خود محشم سے بات کرونگی پھر تمہیں کیا ضرورت تھی ان کے سامنے اپنے رشتے کی بات رکھنے کی،،،؟؟؟ پلیزز،،، تم یوں روؤ مت،،، اچھا سنو میں محمر لوگوں کے ساتھ تمہارے پاس آ رہی ہوں،،، "جزا نے رقت بھرے لہجے میں کہا تھا،،،

"ان تینوں کو مت لانا جزا وہ تینوں آئیں گے تو مجھے عاجز کر ڈالیں گے سوالات کر کر کے،،، اور پھر مہران bunny کو دیکھ کر مجھے وہی شخص یاد آئے گا جسے اب میں چاہتے ہوئے بھی یاد نہیں کرنا چاہتی،،،" پری کی بات سن کر جزا خود بھی زور و شور سے رونے لگی تھی،،،

"تو تم خود مجھے لینے آ جاؤ نازی العید بھائی کے ساتھ، مجھے اچھا نہیں لگ رہا پری تم یوں روتی ہوئی میرے گھر سے گئی ہو،،،" "جزا نے دوپٹے کے کونے سے اپنے آنسوؤں پونچھتے ہوئے کہا تھا،،،

"میں اب کبھی "خواب نگر" نہیں آؤنگی جزا بلکہ اب شاید میں مری بھی نا آؤں،،، تمہارا جب بھی مجھ سے ملنے کا دل ہو تم محشم بھائی کے ساتھ میرے پاس گھر پر چلی آنا،،، جیسے ہم پہلے ساتھ رہتے تھے،، اب بھی ویسے ہی رہیں گے،،، امی بابا پرسوں جانے کی کہہ رہے تھے مگر میں اب کوئی نا کوئی بہانہ کر کے کل ہی انھیں لے کر چلی جاؤں گی کیونکہ اب مجھ سے یہاں رہا نہیں جائے گا،،،" کہنے کے ساتھ ہی پری نے فون رکھ دیا تھا شاید اس کا خود پر سے ضبط ختم ہو گیا تھا،،، تبھی وہ جزا سے نا زیادہ بات کرنا چاہ رہی تھی نا ہی اس سے ملنے کو راضی تھی اسی لئے جزا بھی شدتوں سے روئی تھی،،، وہ جزا کی بچپن کی دوست تھی اور جزا نے پری کو کبھی بھی یوں ٹوٹے بکھرے نہیں دیکھا تھا،،، اسی لئے اسے اس طرح دیکھنا جزا کے لئے بہت تکلیف دہ تھا،،، دل تھا کہ کسی طور بہل نہیں رہا تھا اور مجبوری یہ تھی کہ وہ اصل مسئلہ کسی کے ساتھ بھی شیر بھی نہیں کر سکتی تھی،،، تبھی گھنٹوں آنکھیں موندے بیڈ پر اوندھے منہ پڑی رہی تھی،،، شکر تھا اس وقت محشم بھی گھر پر نہیں تھا،،، دل کو چین تو کسی طور نہیں آیا تھا مگر ہاں رونے سے دل کی بھڑاس ضرور نکل گئی تھی،،، تبھی وہ عصر کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھی اور مغرب سے پہلے ہی محشم گھر آ گیا تھا اور پھر اسے عزیز از جان دوست کے بعد شوہر کی خفگی بھی برداشت کرنی پڑی تھی،،،

"بھائی میں نے آپ کو ولیمے کی ساری پکس واٹس ایپ کر دی ہیں،،، دیکھیں یہ والی پک کتنی پیاری لگ رہی ہے،،، اس میں بھابھی کی آنکھیں کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں ایک دم آپ کے جیسی،،،، پری نے بتایا تھا۔ ولیمے میں بھابھی نے آپ کے جیسے لینس لگائے تھے،،،" یہ چہکتی ہوئی آواز مہراں



کی تھی،، مگر اس کی بات سن کر جزا اپنی جگہ تھم کر رہ گئی تھی،، وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ اس نے محشم کی خاطر یہ "چھپھوری حرکت" بھی کی تھی،، اب وہ شدت سے محشم کے جواب کی منتظر تھی مگر ادھر گمبیر خاموشی تھی،، جزا کا دل ایک بار پھر اداس ہوا تھا مگر اس نے سر جھٹک کر دوبارہ سے خود پر بے نیازی کا خول چڑھا لیا تھا،، اپنے اندر کے حال کو کو سامنے والے سے چھپانے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا،،

ڈنر بن گیا تھا اب بس اسے چاول بنانے تھے،، محشم نے آج ڈنر خود بنانے کا کہا تھا،، مگر اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تھا،، اس نے ڈنر نہیں بنایا تھا،، تبھی وہ خود موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کچن میں چلی آئی تھی،، اس سے پہلے وہ تینوں خرگوشوں کے روم میں مغرب پڑھ کر صحن میں چلی گئی تھی،، اسے کپڑوں کے لئے مشین لگانی تھی مگر موسم کے بگڑے تیور دیکھ کر وہ مشین کل لگانے کا ارادہ کرتی ہوئی واپس اندر چلی آئی تھی،، پھر کچن میں اپنے لئے کافی بنا کر پینے کے بعد جب اس نے محشم کی آمد کے کوئی آثار نہیں دیکھے تو خود ہی کام میں لگ گئی تھی،،

آج جزا کو محشم کی ایک اضافی کوالیٹی بھی پتہ چلی تھی وہ یہ کہ محشم ابراہیم ایک وعدہ خلاف شخص تھا،، وہ کبھی کسی سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کرتا تھا،، اس نے پہلے بھی تینوں خرگوشوں سے کیا اپنا وعدہ توڑا تھا جو اس نے جزا کو نا ڈانٹنے لئے اپنے بھائیوں سے کیا تھا،، پھر خود جزا سے اس نے شادی والے دن کئی سارے وعدے کئے تھے جن میں سے ایک کو آج اس نے توڑ دیا تھا،، اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جزا کو کبھی اکیلے میں بھی نہیں ڈانٹے گا،، لیکن اس نے آج پھر سب کے سامنے اسے ڈانٹا تھا،، آواز بھلے ہی ہلکی تھی مگر لہجہ اور الفاظ سخت تھے،، گو کہ غلطی جزا کی تھی مگر وعدہ تو وعدہ تھا نا،، ایسا بھی نہیں تھا کہ جزا اس سے یہ امید کر رہی تھی کہ وہ زندگی بھر بس اس کے

سامنے محبتیں چھلکاتا رہے،،، پیار محبت،، غصہ لڑائی،، روٹھنا منانا یہ سب ہر میاں بیوی کے درمیان ہوتا ہے،،، انہی سبھی جذبوں کے ساتھ زندگی چلتی ہے،،، ان کی بھی اگر ایسے ہی چل رہی تھی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں تھا مگر ہاں،،، محشم کو اتنی جلدی وعدے توڑنے والا نہیں ہونا چاہیے تھا،،، کم سے کم مہینہ بھر ہی وہ اپنے وعدے کی پاسداری کر لیتا تو شاید جزا کا دل بھی رہ جاتا اور محشم کے وعدے کی لاج بھی مگر وہ دو دن کے اندر ہی اپنے وعدے سے پھر گیا تھا،،،

محشم کی اس وعدہ خلافی کی عادت کے ساتھ ہی آج جزا نے یہ بھی جان لیا تھا کہ لاکھ محشم اس کے لئے اپنی محبتوں کا،،، اپنے عشق کا اپنی دیوانگی کا کتنا ہی والہانہ طریقے سے اظہار کرتا تھا،،، مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ "محشم ابراہیم" کی "سیکنڈ چوائس" تھی،،، محشم کی زندگی میں اپنے بھائیوں کے بعد اس کا مقام آتا تھا،،، وہ کہتا تھا کہ جزا اس کی اولین محبت ہے مگر جزا یہ مانتی تھی کہ محشم کی زندگی میں اس کی اولین محبت،،، اولین ترجیح،،، اس کے بھائی تھے،،، اگر جزا محشم کو آپشن دیتی کہ وہ اپنے بھائیوں اور جزا میں سے کسی ایک کو چنے تو محشم بنا دیر کئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے بھائیوں کو چنتا کیونکہ جزا کی ذات محشم ابراہیم کی ذات کے ساتھ جڑی ہوئی تھی اور محشم کی زندگی میں اس کے بھائی خود اپنی ذات سے بھی پہلے آتے تھے،،، تبھی وہ چاہتے ہوئے بھی محشم سے نا تو وہ توقعات باندھ سکتی تھی جو ایک لڑکی اپنے شوہر یا عاشق سے وابستہ کر لیتی تھی اور نا ہی جزا محشم ابراہیم زندگی بھر خود پر اس چیز کے لئے فخر کر سکتی تھی کہ وہ ایک محبوبہ یا ایک بیوی کے روپ میں محشم کی "فرسٹ چوائس" تھی،،،

آج اس کا ذہن جیسے جیسے سب کچھ سوچتا جا رہا تھا،،، دل اتنا ہی اداس اور اکیلا پن محسوس کر رہا تھا اور اب تو وہ بے نیازی کا خول خود پر چڑھائے چھائے بھی تھک گئی تھی،،،، انہی سب سوچوں کے

درمیان اس نے کھانا بھی ٹیبل پر لگا دیا تھا ساتھ ہی محمر محمود اور محشف کے روم سے وضو بھی کر لیا تھا،، وہ سب بھائی اب تک اندر بیٹھے باتیں کر رہے تھے،، تینوں خرگوش بھی بھائیوں کے ساتھ اس طرح سے گم تھے کہ انھیں بھی جزا یاد نہیں رہی تھی،،

"محمر،، مہران،، محشف بھائی آجائیں میں نے کھانا لگا دیا ہے،، آکر کھانا کھالیں،،،، " وہ محمش کے روم میں جھانک کر باہر سے ہی ہانک لگاتی بولی تھی،، جبکہ جزا کی آواز سن کر فون پر اسی کی پکس دیکھتے محشم نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا،، جو ان سب کو آواز دیتے ہی شاید وہیں سے واپس بھی پلٹ گئی تھی،، وہ فون پر موجود پک میں جزا کی آنکھوں میں سچے وہ "چاکلیٹ براؤن" لینسز دیکھ رہا تھا جو اس نے ولیمے میں لگائے تھے اور اپنی مصروفیت کے باعث وہ نا تو اسے ولیمے میں دیکھ سکا تھا اور نا ہی گھر پر جزا نے اسے خود کو دیکھنے کا موقع دیا تھا،، محشم کو خود پر جی بھر کر غصہ آیا تھا،، اور ساتھ ہی اچھی طرح جزا کے غصے کا بھی اندازہ ہوا تھا کہ وہ کل کیوں اتنی برہم تھی،،؟؟؟ "آ رہے ہیں،، بھابھی آج کا کھانا تو بھائی نے بنانا تھا ناں،،؟؟؟ آپ نے کیوں بنایا،،؟؟؟ " محمر بولتا ہوا باہر چلا گیا تھا جبکہ محشم محمر کی بات سن کر اچانک سے چونک گیا تھا،،

"ہاں ڈنر تو اسے ہی بنانا تھا،، مگر محمش کی طبیعت کو دیکھ کر وہ بوکھلاہٹ میں سب بھول گیا تھا،، ایک اور غلطی،،،، وہ تاسف سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سب کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر چلا آیا تھا،، مگر یہ کیا،،؟؟؟ جزا ڈنر ٹیبل پر نہیں تھی،،

"جزا کہاں ہیں محمر،،؟؟؟ " وہ اپنی جگہ بیٹھتے ہوئے بولا تھا،، "عشاء پڑھنے گئی ہیں،، کہہ رہی تھیں تم لوگ کھاؤ مجھے نماز میں وقت لگے گا،، " محمر نے کھانا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا،،



"تو نماز کے بعد کھا لیتے ناں کھانا،، چلو بھابھی کا ویٹ کر لو،، وہ آ جائیں تو پھر کھائیں گے،،"

محنت نے کہا تھا،،

"نہیں،، تم لوگ شروع کرو،، وہ بھی آ جائیں گی،، میں انہیں لے کر آتا ہوں،،" محنت جیسے پھر سے بے بس ہو گیا تھا،، یہ لڑکی اور اس کا غصہ،، اب یہ کیا طریقہ تھا،، غلطی خود کی تھی مگر غصہ بھی خود ہی دکھانا تھا،، وہ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا تھا،،

"تم لوگ کھاؤ میں دیکھتا ہوں انہیں،،" وہ بولتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا تھا،، اور اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا مگر روم کا دروازہ باہر سے بند تھا تبھی وہ محرم مہران اور محود کے روم کی طرف بڑھ گیا تھا،، سامنے ہی وہ جائے نماز بچھاتی نماز کے لئے کھڑی ہو رہی تھی،، محنت اسے دیکھتا ہوا سامنے بیڈ پر جا بیٹھا تھا،،

"نماز مکمل کر لیں،، پھر چل کر کھانا کھاتے ہیں،، تب تک میں یہی بیٹھ کر ویٹ کر لیتا ہوں،،"

وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں یکسر اجنبی لہجے میں بولتا،، جزا کا دل دکھا رہا تھا تبھی اس کی آنکھ سے ایک آنسوؤں نکلا تھا جسے اس نے بے دردی سے دوپٹے سے پونچھ ڈالا تھا اور خود نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گئی،، تبھی اچانک محنت کا فون بجا تھا اور وہ نمبر دیکھ کر چونک گیا تھا،، یہ اسی بندے کا نمبر تھا جس کی ڈیوٹی اس نے زین اور اس کے دوستوں کی مرمت کے لئے لگائی تھی،،

\*\*\*\*\*

محنت کال دیکھتے ہی ایک نظر جزا پر ڈال کر باہر نکلتا چلا گیا تھا، جزا نے سکون سے نماز بھی مکمل کر لی تھی مگر محنت اب تک نہیں لوٹا تھا،، وہ نماز کے بعد ہال میں چلی آئی تھی مگر محنت وہاں بھی نہیں تھا

اور وہ سب بھی کھانے سے ہاتھ روکے خاموشی سے بیٹھے تھے،، جزا حیرت سے انہیں دیکھتی ٹیبل تک چلی آئی،،

"آپ لوگ ایسے ہی کیوں بیٹھے ہیں،،؟؟ کھا کیوں نہیں رہے،،؟؟ سب کھانا ٹھنڈا ہو گیا اتنی سردی ہو رہی ہے اور محمش بھائی کہاں ہیں،،؟؟؟" جزا نے ان سب کو خفگی سے دیکھتے ہوئے محمش کے متعلق پوچھا،،

"وہ سونے چلا گیا بھابھی،، کیونکہ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا تو اس نے ذرا سے چاول لئے ہیں،، اب بس دوائی کھا کر سونے گیا ہے اور ہم آپ دونوں کا ویٹ کر رہے تھے،،" محشف نے جواب دیا تھا،،

"آپ دونوں کی جنگ ہم بے قصور معصوم بھی ساتھ ساتھ گھسیٹے جاتے ہیں،، دونوں میاں بیوی میں ہر وقت ٹھنی ہی رہتی ہے اور تو اور کل ولیمے والے دن بھی خفگی کا سلسلہ چل رہا تھا،،" محمر نے منہ بنا کر کہا تھا اور جزا نے غصے سے ناک پھلا کر اس کا کان پکڑ کر زور سے مروڑا تھا،،

"بہت زبان چل رہی ہے تمھاری،،؟؟؟ ہر بات پر سوکنوں کی طرح نظر رکھا کرو تم ہم دونوں کی،، کب لڑائی ہوئی کب دوستی ہوئی سب خبر ہے تمھارے پاس،، کالی نظر والے جب جب ہمیں ٹوکتے ہو تم میری اور محشم کی لڑائی ہوتی ہے،، اور کل کی کیا بات کر رہے ہو،،؟؟؟ کل میرا اتنا امپورٹنٹ دن تمھاری وجہ سے کتنا برا گزرا،، کل ہمارا ولیمہ خراب کرنے میں بھی تمھارا ہاتھ تھا،، میری محشم کے ساتھ خفگی کا سلسلہ بھی تم سے جڑا ہوا تھا،، مجھے اچھی طرح پتہ ہے سب،، کل بھی پورا "شر" تم نے پھیلایا تھا اور اب بیٹھ کر طعنے دے رہے ہو،،؟؟ تمھارا دماغ بس فضول باتوں میں چلتا ہے،، یہ نہیں کہ کوئی کام کا کام کر لو بس زبان چلو الو،، اٹھاؤ یہ سب ڈشیں پھر سے گرم کرنا

پڑے گا کھانا،، چلو میرے ساتھ،، محنت بھائی آپ بھی ان کے ساتھ مل گئے،،؟؟ میں کہہ کر گئی تھی کہ مجھے وقت لگے گا تو آپ نے محنت کو کیوں بھیجا،،؟؟؟ آپ کھا لیتے ہیں بعد میں نماز کے بعد فری ہو کر کھا لیتی،،" جزا محنت کی طبیعت سیٹ کر کے بڑبڑاتی ہوئی کھانا لے کر کچن میں چلی گئی تھی جبکہ محنت محنت کی درگت کے بعد اس کی شکل دیکھ کر مسکراہٹ چھپا گیا تھا، جزا کے جاتے ہی اس کے پیچھے خود اور مہران بھی اس کی مدد کے خیال سے چلے گئے تھے،، پھر وہ دوبارہ سے کھانا گرم کر کے لے بھی آئی تھی مگر محنت واپس نہیں آیا تھا،،

"محنت جاؤ اپنے بھائی کو بلا کر لے آؤ ان کی کوئی کال آئی تھی شاید باہر صحن میں گئے ہیں بات کرنے اب تک واپس نہیں آئے نجانے کس سے اتنی لمبی لمبی باتیں کر رہے ہیں،،؟؟؟" جزا نے کرسی پر بیٹھے محنت سے کہا تھا جو اب تک منہ بنائے فون پر کوئی گیم کھیل رہا تھا،،

"ہوگی کوئی رمشا جیسی نئی دیوانی بھائی کی،، میری طرح بے تحاشا خوبصورت ہونے کا یہی نقصان ہے،، لڑکیاں پیچھے پڑ کر دیوانی ہو جاتی ہیں،،

او گاڈڈڈڈ،، وائے وی آر سو ہینڈسم،،؟؟؟" محنت مصنوعی تاسف سے سر نفی میں ہلا کر بولا تھا تبھی اس کے پاس بیٹھے محنت نے اس کی گردن پکڑی تھی اور جزا نے رمشا کا نام سن کر تلملاتے ہوئے کھینچ کر ایک چیخ اسے دے مارا تھا،،

"مینڈ کی کو بھی زکام ہو گیا،؟؟؟ بہت "پر" نکل رہے ہیں تمہارے،،؟؟؟ اتنے جوتے پڑیں گے ناکہ ساری خوبصورتی ناک کے راستے چھینک چھینک کر باہر نکل جائے گی،، شرافت سے دفع ہو اور بھائی



کو بلا کر لاؤ، یا اٹھاؤں جوتا،؟؟؟" محشف نے محرم کو گردن سے پکڑ کر باہر کی طرف دھکیلا تھا اور وہ اپنی اتنی شاندار بے عزتی پر پیچ و تاب کھاتا دروازے تک گیا تھا،

"مزید کچھ سال اور سیفی بھائی،، ایک بار میری شادی ہو جانے دیں اس کے بعد میں یہ "اتیاچار" نہیں سہوں گا،، اس گھر میں آپ سب نے میری دو کوڑی کی عزت کر کے رکھی ہوئی ہے،، میں بتا رہا ہوں ہم تینوں کی شادیوں سے پہلے ہی آپ سدھر جائیں تو بہتر ہوگا ورنہ میری بیوی آنے کے بعد اس کے سامنے آپ سب نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا تو میں قسم سے اسی دن "آتما ہتھیا" کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا،،" وہ ہال کے اندرونی دروازے پر کھڑا جوش سے ناک پھلا کر بولا تھا مگر محشف کو پھر سے اپنی جگہ سے اٹھتے دیکھ کر سر پر پیر رکھ کر باہر بھاگا تھا، جزا اور محود بے اختیار اس کے انداز پر ہنستے چلے گئے تھے،،

"آج کونسی گھٹیا مووی دیکھی تھی اس نے،؟" محشف نے واپس اپنی جگہ بیٹھ کر بغور مہران کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا،،

"اپنے فون میں دیکھ رہا تھا "تم بن" وہ پہلی والی،،" مہران نے جواب دیا تھا،،  
"مگر وہ تو خاصی "سیریس" فلم ہے،،" محشف تعجب سے بڑبڑایا تھا،،

"نہیں بھائی اس نے "تم بن" نہیں بلکہ عامر خان کی "تھری ایڈٹس" دیکھی تھی،، ساتھ ہی مہران بھی موجود تھا،، ان دونوں نے مل کر پوری مووی دیکھی ہے،،" محود نے مہران کا بھی بھانڈہ پھوڑا تھا اور محشف نے گھور کر گڑبڑاتے کر بغلیں جھانکتے مہران کو دیکھا تھا،، جزا بھی سٹپٹا کر رہ گئی تھی کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ اس مووی میں ایک دو سین بے حد قابل اعتراض تھے،،

"شرم نہیں آتی تمہیں ایسی بے ہودگیاں دیکھتے ہوئے آنے دو ابھی بھائی کو نا تمہارے ہاتھ سے یہ "بلائیں" چھین کر سمپل "کی پیڈ" فون دلوائے تو کہنا،، "محشف بھڑک کر بولا تھا اور تبھی محرم منہ لٹکا کر واپس آیا تھا،،

"بھائی کہیں نہیں ہیں،، میں نے ان کا روم بھی چیک کیا ہے اور باہر بھی پورا راؤنڈ مار کر آیا ہوں،، مگر بھائی کہیں نہیں نا ان کی گاڑی باہر ہے،، "محرم کے کہنے پر محشف نے حیرت سے وقت دیکھا تھا،،

"آپ کھانا شروع کریں محشف بھائی،، محشم بھائی بھی یونہی سو گئے آپ لوگ بھی کب سے بیٹھے ہیں،، کھانا کھائیں،، وہ کہیں کام سے گئے ہونگے آجائیں گے کچھ دیر میں،، "جزا کے کہنے پر محشف نے سر ہلاتے ہوئے اسی وقت محشم کو کال کی تھی تو اس نے دس منٹ کے اندر گھر پہنچنے کی کہا تھا،، مگر ساتھ ہی ہدایت بھی کی تھی وہ سب کھانا کھالیں اس کا انتظار مت کریں،، تبھی ان سب نے کھانا کھا لیا تھا،، بعد میں جزا نے کچن سمیٹ کر برتن بھی دھولے تھے اور تینوں خرگوشوں کے ساتھ محشف بھی سونے چلا گیا تھا،، مگر محشم کا کہیں پتہ نہیں تھا،، اور اب اسے بھی نیند آنے لگی تھی،، مگر نیند آنے کے باوجود وہ محشم کا انتظار کر رہی تھی،، مزید ایک گھنٹہ گزرا تھا اب گیارہ سے بھی اوپر کا وقت ہو رہا تھا تبھی اس نے ساری ناراضگی ایک طرف رکھتے ہوئے محشم کو کال کی تھی،، کچھ بیلز کے بعد کال پک کر لی گئی تھی،،

"اسلام و علیکم،، "محشم نے جزا کو سلام کیا تھا،،

"وعلیکم اسلام،،، آپ کہاں ہیں محشم،،،؟؟؟ بن بتائے چلے گئے،،،؟؟؟ ہم نے کھانے پر آپ کا کتنا ویٹ کیا،،، دس منٹ میں آرہے تھے ناں آپ تو،،،؟؟؟ اب مزید ایک گھنٹہ گزر گیا مگر نجانے کہاں گھومتے پھر رہے ہیں،؟؟؟" جزا فوراً شروع ہو گئی تھی،،،

"ہمممم،،، ہو گیا،،،؟؟؟ اگر بول لیا ہو تو پلیزز،،، دروازہ کھول دیں میں باہر کھڑا فریز ہو رہا ہوں،،،"

محشم نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا اور جزا ایک بار پھر اس کے لہجے پر ہرٹ ہوتی باہر دروازہ کھولنے چلی گئی تھی،،، دروازہ کھولتے ہی اسے جو چہرہ نظر آیا تھا وہ بلا کے حسین اس کے شوہر کا چہرہ تھا،،، جو وائیٹ شرٹ بلیو جینز پر بلیک کورٹ پہنے کھڑا اس وقت بقول محرم بے تحاشہ خوبصورت لگ رہا تھا،،، ایک پل کو جزا کے دل میں خدشے نے سر اٹھایا تھا کہ اس کی اسی خوبصورتی نے رمشا کے سوا کسی اور کو بھی تو اپنا دیوانہ نہیں بنایا ہوا،؟؟؟ مگر پھر وہ سر جھٹک کر رہ گئی تھی،،، محشم کو ایسا کرنا ہوتا تو وہ سالوں سے بنا کسی سرپرست کے اکیلا رہ رہا تھا تبھی کوئی نا کوئی چاند چڑھا لیتا مگر اس کی دنیا اس کے بھائیوں کے گرد ہی گھومتی تھی یہ اپنے اتنے دن کے قیام کے دوران جزا نے دیکھ لیا تھا،،،

"اگر مراقبہ ختم ہو گیا ہو تو اندر آ جائیں،،، مجھے دروازہ بند کرنے دیں،،،" اپنے کان کے بالکل پاس محشم کی آواز سن کر وہ زور سے اچھلی تھی،،، پھر اس نے سامنے دیکھا تھا وہ دروازے کے دونوں پٹ پکڑے تقریباً باہر کی طرف ہوئی کھڑی تھی محشم نجانے کب اندر چلا آیا تھا،،، تبھی اس کے ٹوکنے پر وہ نجل سی ہوتی اندر چلی آئی تھی،،،

"کہاں چلے گئے تھے یوں اچانک بنا بتائے،،،؟؟؟ سب کھانے پر ویٹ کر رہے تھے،،،" وہ بولتی ہوئی کچن میں چلی گئی تھی،،،



"ارجنٹ کام آگیا تھا ایک اسی لئے جانا پڑا،،، " وہ بھی بولتا ہوا دروازہ بند کر کے کچن میں چلا آیا تھا،،، اور سنک پر ہاتھ دھونے لگا تھا،،،

"اتنی رات کو کونسا ارجنٹ کام ہو سکتا ہے،،،؟؟؟ بن بتائے یونہی اٹھ کر باہر سے باہر چلے جانا،،، دس منٹ کا بول کر ایک گھنٹے بعد کی واپس آنا مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا،،،؟؟؟ " جزا نے سالن کی ڈش مائیکروویو میں رکھتے ہوئے ذرا سی گردن گھما کر کچن ٹیبل کے آگے بیٹھے محشم کو دیکھا تھا جو انگوٹکے اور شہادت کی انگلی سے اپنی آنکھیں مسل رہا تھا،،،

"تھا کچھ کام،،، اب کھانا ملے گا یا باتوں سے پیٹ بھرنا ہے،،،؟؟؟ یہ تفتیش بعد میں بھی ہو سکتی ہے

"،،، " محشم کا اجنبی لہجہ،،، جزا نے سخت شکایتی نظروں سے اسے دیکھا تھا اور کھانا ٹیبل پر لگانا شروع کر دیا تھا،،،

"اگر زحمت نا ہو تو کھانے کے بعد کافی بنا دیجیے گا،،، " محشم نے کہتے ہوئے کھانا بھی شروع کر دیا تھا،،، جزا نے بنا کچھ کہے اس کے اس آڈر کی بھی تعمیل کی تھی اور کافی کا ڈبہ کریم وغیرہ نکال کر کاؤنٹر پر رکھنے لگی تھی،،، ساتھ ساتھ وہ اڑتی پڑتی سی خفا نظریں سر جھکا کر کھانا کھاتے محشم پر بھی ڈال رہی تھی،،، پھر اس کے کھانا کھانے تک جزا نے کافی تیار کر لی تھی اور محشم کے سامنے ہی ٹیبل پر کافی کا گلا کر رکھ دیا تھا،،،

"تھینکس،،، " محشم نے کہا تھا مگر جزا بنا کوئی جواب دیئے اس کے کھانے کے برتن اٹھا کر دھونے کھڑی ہو گئی تھی،،، سارا کام ختم ہو گیا تھا،،، محشم سکون سے بیٹھا کافی پی رہا تھا،،، جزا نے پلٹ کر ایک نظر لا تعلق سے بیٹھے اس شخص کو دیکھا،،، کیا ہو جاتا اگر وہ ایک ہفتہ ہی اس کے ساتھ ٹھیک سے رہ لیتا،،،؟؟؟ پرسو ہی تو ان کی شادی ہوئی تھی مگر کل ولیمے والے دن سے وہ اس کا دل دکھاتا آ رہا

تھا،، یہ کیسی محبت تھی اس کی،،؟؟؟ جزا نے محشم جیسا عجیب عاشق اور اس سے زیادہ لاپرواہ شوہر نہیں دیکھا تھا،، جو پل پل رنگ بدلتا تھا،، اس کے گھر میں بھی اس کے پاپا اور ماما تھے جنہیں ایک دوسرے سے والہانہ محبت تھی،، صرف ایک محشم کے مسئلے کے سوا جزا نے اپنے پاپا کو ماما سے خفا ہوتے کبھی نہیں دیکھا تھا بلکہ خفگی کے باوجود بھی وہ ماما کا اسی طرح دھیان رکھتے تھے جیسے نارمل حالات میں رکھتے تھے،، وہ کبھی بھی ماما سے لاتعلقی اختیار نہیں کرتے تھے،، مگر محشم اس سے پل بھر میں ذرا ذرا سی غلطیوں پر بیگانگی اختیار کر لیتا تھا،، وہ جزا سے دیوانہ وار اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا مگر اس محبت کو ثابت کرنے کا جب وقت آتا وہ بدل جاتا تھا،، اپنی زبان سے پھر جاتا تھا،،

"میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں،،، باہر دروازے پر یا یہاں کچن میں کھڑے کھڑے سونے سے اچھا ہے اندر جا کر سو جائیں،،،" محشم کی ٹھہری ہوئی آواز پر کھوئے کھوئے انداز میں اس کا چہرہ دیکھتی جزا جب تک اس کی بات سمجھی تھی تب تک وہ کچن سے نکل چکا تھا،، وہ بھی تھکے تھکے انداز میں کچن کی لائٹ آف کرتی اپنے روم میں چلی آئی تھی،، جہاں محشم شاید اندر چینیج کرنے جا چکا تھا،، جزا نے بھی چینیج کرنے کے لئے اپنے کپڑے نکالے اور محشم کے باہر آنے کا ویٹ کرنے لگی تھی،، پانچ منٹ بعد وہ با وضو ہو کر باہر آیا تھا اور اپنی جائے نماز لے کر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تھا،، جب تک وہ چینیج کر کے واپس آئی محشم خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا،، وہ اپنی جگہ لیٹے ہوئے اسے نماز پڑھتے دیکھنے لگی تھی،، بالکل اسی طرح جیسے پہلے نیچے سوتے وقت وہ اسے دیکھا کرتی تھی،، محشم نے بڑے اطمینان کے ساتھ نماز مکمل کی تھی اور حسب عادت لمبی اور طویل دعا مانگ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اٹھا تھا اور جائے نماز تہہ کرتا ہوا اپنے بیڈ پر چلا آیا تھا ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی تھی،،

"آئم سوری محشم،،، " اندھیرے روم میں جزا کی ندامت بھری دھیمی سی آواز گونجی تھی،،،  
 "بہت رات ہو گئی ہے جزا،،، سو جائیں مجھے بھی بہت نیند آرہی ہے،،، " محشم کی سرد ٹھہری ہوئی  
 آواز سن کر وہ گردن گھما کر اسے دیکھنے لگی تھی،،  
 "معاف نہیں کریں گے،،،؟؟ " اس نے پوچھا تھا،  
 "کم سے کم اس غلطی کے لئے نہیں،،، " محشم نے سیدھا سا جواب دیا تھا،  
 "میں نے اس سے پہلے ایسا نہیں کیا،،، " جزا نے جتایا تھا،،،  
 "آگے بھی ایسا نا ہو،،، " محشم کا وارننگ دیتا لہجہ،،  
 "کیا مجھے محشم بھائی سے معافی مانگنی پڑے گی،،،؟؟؟ " اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا،  
 "نہیں،،، " محشم نے مختصر جواب دیا تھا،  
 "پھر آپ کی ناراضگی ختم کیسے ہوگی،،،؟؟ " اس نے پھر سے پوچھا تھا،  
 "وقت کے ساتھ اور اپنے بچوں کے ساتھ آئندہ ایسا لا پرواہ،،، بے نیاز رویہ نارکھتے دیکھ کر،،، " محشم  
 نے پھر سے باور کروایا تھا،،،  
 "کیا میرا قصور اتنا بڑا تھا،،،؟؟ جتنی بڑی یہ سزا ہے،،، " جزا نے ضبط سے پوچھا تھا،،،  
 "میری نظر میں واحد اور سب سے بہت بڑا قصور ہی یہی ہے،،، خود کا نظر انداز ہونا برداشت کر سکتا  
 ہوں اپنے بچوں کا نہیں،،، " محشم کے صفا چٹ سیدھے جواب،،،  
 "اگر محشم بھائی کی جگہ میں ہوتی تب آپ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتے،،،؟؟ کیا آپ کی زندگی  
 میں میرا کوئی مقام نہیں ہے،،،؟؟؟ " جزا نے کرب سے پوچھا تھا،

"میری زندگی میں میرے ماں جائے،، میرے بچے سب سے پہلے آتے ہیں،، یہ میرے ماں باپ کی نشانی ہیں،، جنہیں انہوں نے مجھے اس آس،، اس امید پر سوچا تھا کہ ان کے بعد اس رب کے سوا ان بچوں کا اس دنیا میں واحد "اپنا" ان کا واحد "رشتہ" ان کا واحد "سہارا" میں ہوں،، میں ہی ان کی ماں ہوں،، میں ہی ان کا باپ،، میں ہی ان کا بھائی بہن،، دوست سب کچھ ہوں،، ان کے سامنے میری اپنی ذات بھی بہت پیچھے رہ جاتی ہے اور میری ذات سے جڑے "دوسرے" رشتے بھی میرے بھائیوں کے بعد آتے ہیں،، "محشم کا جواب نہیں وہ نوکیلا سنسناتا تیر تھا جو کھٹ سے جزا کے دل میں اتر کر اس کے دل کے دو ٹکڑے کر گیا تھا،، اس نے شدید کرب سے آنکھیں موندتے ہوئے آج محشم کی زندگی میں اپنا "اصل" مقام جان لیا تھا،، بے شک وہ اس کے بھائیوں سے آگے رہنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر ہاں کم سے کم محشم اسے "دوسرا" تو نا کہتا، آج جزا کے دل میں بھی یہ خیال جڑ پکڑ گیا تھا کہ محشم کی زندگی میں موجود ہوتے ہوئے بھی اس کے لئے جزا کا وجود نا ہونے کے برابر تھا،، محبت کا رشتہ تو دور ان کے مابین جڑا نکاح کا وہ مقدس بندھن آج محشم کے ان لفظوں نے ہلا ڈالا تھا،

"پھر آپ کو "دوسرے" رشتے جوڑنے کی ضرورت نہیں تھی،، "جزا نے با مشکل اپنی لڑکھڑاتی آواز کو سنبھال کر کہا تھا،

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ حالات ایسے ہو جائیں گے،، ماما ڈیڈ نہیں رہیں گے،، تو میں اپنے ساتھ کبھی کسی "دوسرے" رشتے کو نہیں باندھتا، میں اپنی پوری زندگی اپنے بھائیوں کے لئے وقف کر دیتا،، " محشم نے پھر سے جزا کو اس کی باور کرایا تھا،،



"تو مت باندھ کر رکھیں توڑ دیں،، مجبوری کے بندھن زیادہ دیر باندھ کر بھی نہیں رکھتے آج نہیں تو کل ایسے رشتے ٹوٹ ہی جاتے ہیں،، اور آپ نے کہہ ہی دیا ہے کہ میں آپ کے لئے "دوسرا" رشتہ ہوں،، تو نکال باہر کریں مجھے اپنی زندگی سے،،، "بہت ضبط کے باوجود جزا کی آواز بھرا گئی تھی اور محشم کی برداشت کی حد بس یہیں تک تھی،، اس نے ہاتھ بڑھا کر روتی ہوئی جزا کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا،، اس نے گھر واپس آتے ہوئے جزا کو ستانے کا جو پلان بنایا تھا وہ کامیاب رہا تھا مگر مزاق بڑھتے بڑھتے بہت زیادہ ہو گیا تھا، اس کی جزا آج اس کی وجہ سے اتنا دلبرداشتہ ہو گئی تھی کہ اب رونے لگی تھی،،

"جزا!،، میری جان،، میری زندگی،، آپ سے رشتہ توڑ دوں،،؟؟ آپ کو زندگی سے کیسے نکال باہر کروں آپ ہی تو زندگی ہیں میری،، آپ کو چھوڑ دیا تو جیوں گا کیسے،،؟؟؟ چھیڑ رہا تھا آپ کو کب سے اور آپ اتنی زیادہ ڈس ہارٹ ہو گئیں کہ رونے لگیں،،؟؟ آپ کو میری زندگی میں اپنا مقام متعین کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے،، آپ ازل سے محشم ابراہیم کی دھڑکنوں میں بستی ہیں،، اس کے دل کی دھڑکن ہے،،، جینے کی وجہ ہیں،، آپ میرے وجود کا کھویا ہوا حصہ ہیں تو پھر آپ کا درجہ "دوسرا" کیسے ہو سکتا ہے،،؟؟؟ آپ محشم ابراہیم کی محبت ہیں،، آپ کا ساتھ ہی تو مجھے میرے گھر کو میرے بچوں کو مکمل کرتا ہے،، آپ سب میرے ہیں،، آپ سب کے لئے میرے دل میں جو جگہ ہے وہ کسی اور کی نہیں ہے،، میرے بچے،، میری بیوی دونوں کے بنا میں ادھورا ہوں جزا اس لئے میرے فضول مزاق پر ہرٹ مت ہو،، اور ہاں آپ کو میں نے شام کو ڈانٹا بھی تھا،، معاف کر دیں پلیز،،، "محشم نے اپنے سینے سے لگی سسکتی جزا کا سر چوما تھا،،

"آئی ہیٹ یووو محشم ابراہیم،، بہت برے ہیں آپ،، آئی ہیٹ یو،،، " جزا نے زور زور سے روتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے دائیں ہاتھ کے گھونسے مارے تھے،،

"آئی لو یو مسز محشم ابراہیم بہت اچھی ہیں آپ،، آئی لو یو،،، " محشم نے اسی کے انداز میں شرارت سے مسکراتی آواز میں کہا تھا،، تبھی جزا نے ایک پینچ جان بوجھ کر زور سے اس کے سینے پر مارا تھا

"آہ ہ ہ،، ظالم لڑکی،، اتنی زور سے اپنے شوہر کو کوئی مارتا ہے کیا،،؟؟ " محشم مصنوعی انداز میں کراہتا ہوا بولا تھا،

"تو ایسے بھی کوئی شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کیا،،؟؟؟ دو منٹ میں پرایا کر دیتے ہیں آپ مجھے،،

کبھی اپنے رویے سے،،، کبھی اپنی باتوں سے،،، شام کو دیکھا تھا کیسے کہہ رہے تھے،،؟؟؟ کہ آپ

"ریسٹ" کریں،،، اس سے پہلے کب ریسٹ کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے مجھے،،؟؟؟ شادی والے دن وعدہ بھی کیا تھا آپ نے کہ ڈانٹیں گے نہیں،،، مگر پھر شام کو مجھ سے بد تمیزی کی،،، " وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے سر اٹھا کر شکوہ کناں انداز میں بولی تھی،،، نائٹ بلب کی مدھم روشنی میں جزا کے چہرے پر چمکتے آنسوؤں محشم کو صاف دکھائی دے رہے تھے تبھی اس نے جھک کر اس کے انسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنا تھا،

"جزا میری جان،،، ادھر دیکھیں میری طرف اور خود بتائیں،،، کیا میرا غصہ غلط تھا،،،؟؟؟ دن میں سچ مچ محشم کی حالت بہت بری تھی،،، جب میں نے اس کا بخار چیک کرنے کے لئے اسے چھوا تو ایسا لگ رہا تھا کہ جلتے انگارے کو ہاتھ لگا لیا ہو،،،، بچے اندر روم میں بند پڑے ہوئے تھے،،، میں گھر میں تھا نہیں،،، آپ الگ روم میں بند تھیں،،، وہ دوپہر سے بخار میں جل رہا تھا،،، مجھے بس آپ سے بس اس بات کا گلہ تھا کہ جس وقت وہ گھر آیا تھا اگر آپ اسے تبھی میڈیسن دے دیتیں تو وہ اتنی دیر

تک تکلیف نہیں اٹھاتا،، " محشم نے بولتے ہوئے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر جزا کے چہرے کو جابجا چومنا شروع کر دیا تھا،

"مجھے خود بھی احساس ہے محشم کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے،، مگر آپ کو پتہ ہے میں محرم،، مہراں اور محود کی طرح بے تکلفی سے محشم بھائی اور محشم بھائی کے روم میں نہیں جاتی،، تبھی میں نے دیکھا بھی نہیں کہ وہ اندر کیا کر رہے ہیں،،؟؟؟ وہ ایک بار مجھ سے کہتے تو کہ ان کی طبیعت صحیح نہیں ہے،، " جزا نے اپنی غلطی پھر سے مان لی تھی،

محشم کو ماما ڈیڈ کے سامنے سے ہی یہ بری عادت ہے کہ وہ اپنی تکلیف کبھی کسی سے نہیں کہتا، " محشم نے اب کی بار اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلایا تھا،،

"ہاں تو پھر مجھے الہام ہوتے ہیں کیا،،؟؟؟ غلطی محشم بھائی کی بھی ہے نا،،؟؟؟ مجھے ان کی اس بری عادت کا کہاں پتہ ہے،،؟؟؟ مگر آپ کو میرے سوا کسی کی بھی غلطی نظر نہیں آتی،، میں آپ کے لئے امپورٹنٹ جو نہیں ہوں،، " جزا نے اس سے پھر شکایت کی تھی اور خود کو چومتے محشم کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خفگی سے دور دھکیلا تھا،،

"آپ میرے لئے کتنی امپورٹنٹ ہیں یہ میں آپ کو بارہا بتا چکا ہوں،، " محشم نے اسے دوبارہ اپنے پاس کھینچ کر اس کی کمر کو جکڑ لیا تھا،،

"تبھی میں "دوسرا" رشتہ ہوں نا آپ کے لئے،،؟؟؟ ہے نا،،؟؟؟ " اففف جزا کی بدگمانیوں کی کوئی حد نہیں تھی،،

"ابھی جو کچھ آپ سے کہا وہ آپ کو ستانے کے لئے کہا تھا تا کہ دیکھ سکوں کہ میری بے نیازی اور نظر انداز کرنا آپ کو کس حد تک تڑپاتا ہے،،؟؟؟ یقین کریں دل سرشار ہو گیا ہے یہ دیکھ کر کہ

جس جزا کو میں ٹوٹ کر خود سے بھی زیادہ چاہتا ہوں وہ خود بھی مجھے کتنا چاہتی ہیں،،، جو میری ہر ہر حرکت پر نا صرف نظر رکھتی ہیں بلکہ بالکل روایتی بیویوں کی طرح بی ہیو بھی کرتی ہیں کہ جب میں وقت بے وقت گھر سے باہر جاتا ہوں تو انھیں یہ خدشہ ستانے لگتا ہے کہ آیا میں گھر سے باہر اپنے کسی کام سے گیا ہوں یا اپنی کسی گرل فرینڈ سے ملنے،،،؟؟؟" محشم کی شرارتی آواز پر وہ اچانک نجل ہوئی تھی،، کتنا چالاک تھا یہ شخص جو کچھ دیر پہلے اس کے دماغ میں چل رہی سوچ کو پڑھ چکا تھا،،، "نہیں ایسی بات نہیں ہے،،، وہ تو بس محم نے اچانک میرا دماغ گھما دیا تھا اس رمشا چڑیل کا نام لے کر کہ کہیں کوئی اور تو آپ کی زندگی میں اس کی جگہ نہیں چلی آئی،،،؟؟؟ ایک تو آپ کی یہ بے تحاشہ خوبصورتی میرے لئے الگ سر درد ہے،،،" جزا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اور اس کی بات پر محشم زور سے ہنس دیا تھا،،،

"یار کمال ہے،،، لڑکیاں اپنے لئے دن رات دعائیں مانگتی ہیں کہ انھیں بے ہینڈ سم،، ڈیشنگ،، اسمیشنگ سا ہمسفر ملے اور آپ ناشکری لڑکی،، آپ کو تو بن مانگے ہی ایسا شوہر مل گیا مگر آپ کو اس کی خوبصورتی سر درد لگ رہی ہے،،،؟؟؟" محشم نے اپنے گال پر رکھا جزا کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا،،،

"میں شکر کرتی ہوں محشم ان فیکٹ میں تو دیوانی ہوں آپ کی اس خوبصورتی کی مگر ڈرتی ہوں اسی خوبصورتی پر اس رمشا کی طرح کوئی اور کو فدا ہوگئی تو،،،؟؟؟ کہیں کوئی اور آپ کو مجھ سے چھیننے نا چلی آئے،،، میں نے جب سے رمشا کا ری ایکشن دیکھا ہے میں اس سے بہت ڈری ہوئی ہوں،،،" جزا نے محشم کا حسین چہرہ دیکھتے ہوئے کہا،،،



"بھول جائیں اسے اور اپنے دل سے تمام خدشات نکال دیں،، میں آپ کا تھا،، آپ کا ہوں،، ہمیشہ آپ کا رہوں گا،، آپ نے بچپن سے مجھے اس طرح خود کے ساتھ باندھ رکھا ہے کہ یہ نگاہیں آپ کے سوا کسی اور پر اٹھتی ہی نہیں،، "محشم نے جزا کے بالوں کا جوڑا کھول دیا تھا اور خود مخمور سے انداز میں اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا، جزا کے بالوں سے آتی شیمپو اور کنڈیشنر کی دلفریب مہک اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی،،

"محشم آئندہ یہ دل دکھانے والا مزاق مت کیجئے گا میرے ساتھ کہ میں آپ کی زندگی کا دوسرا رشتہ رشتہ ہوں،، آپ کو پتہ ہے میں بہت جذباتی ہوں اور میرے جذبات کو آپ مزاق میں بھی ہرٹ کرنے کی غلطی مت کیجئے گا ورنہ میں سچ مچ آپ کی زندگی سے اتنی دور چلی جاؤں گی کہ آپ میری گرد کو بھی نہیں پاسکیں گے،، چاہتے ہوئے بھی مجھے ڈھونڈ نہیں سکیں گے،، "جزا نے بے خود ہو کر خود سے قریب ترین ہوتے محشم سے کہا تھا،، جو اس کی بات سن کر دہلتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس سے دور ہو گیا تھا،،

"یہ،، یہ،، کیا کہہ رہی ہیں آپ جزا،،؟؟؟ مجھے چھوڑ کر جائیں گی،،؟؟؟ مجھے،،؟؟؟ پھر میں کیسے جیوں گا آپ کے بنا بتائیں،،؟؟؟ " وہ جزا کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتا ہوا بولا،،

"جیسے میں جیئوں گی آپ کے بنا،، " اب وہ محشم کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر شرارت پر آمادہ تھی،، جو کچھ دیر سنجیدگی سے اسے دیکھ کر اچانک اس کی طرف سے کروٹ بدل گیا تھا،،

"ٹھیک ہے،، جی لیں پھر،، میں بھی خود کو کسی ناکسی طرح بہلا ہی لوں گا کہ اب مجھے زندگی جینی نہیں بچوں کی خاطر زندہ لاش کی طرح گزارنی ہے،، " محشم کی خفا خفا سی سنجیدہ آواز پر جزا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے زبردستی اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا،،

"برا لگا،؟؟؟" اچھا ناں اب نہیں کہوں گی ایسا،، مگر آپ وعدہ کریں کہ اب ایسا مزاق نہیں کریں گے،؟؟؟" اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے جزا نے اس کے کندھے پر سر رکھ لیا تھا،،

"میرے مزاق پر بھی مجھے چھوڑ کر جانے کی باتیں ہو رہی ہیں اور خود کے ستم یاد ہیں،؟؟؟" کل میرے لئے لینس لگائے تھے اور مجھے دکھائے بنا اتار دیئے،؟؟؟" محشم نے بھی شکوہ کیا تھا،،

"آپ کے پاس مجھے دیکھنے کا وقت تھا،؟؟؟" آپ مجھے ہمیشہ سے نظر انداز کرتے آئے ہیں،، کل تو وجہ محشم بھائی بن گئے تھے، مگر آپ ہمیشہ میرے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں محشم،، بس اب آپ کو اپنے "بچوں" کا بہانہ مل گیا ہے،، "جزا کو بھی کل کا گلہ یاد آیا تھا،،

"جزاااا،، کل مہمانوں کو دیکھنے والا بھی تو میں ہی اکیلا تھا ناں،؟؟؟" ماما ڈیڈ اگر حیات ہوتے یا کوئی اور بڑا ہمارے درمیان موجود ہوتا تو میں آپ کے پاس سے انچ بھر نہیں ہلتا،، مگر آپ خود سوچیں کہ میں کیسے پورا وقت آپ کے پاس کھڑا رہتا،؟؟؟ ایک تو محشم نے مجھے زچ کر ڈالا تھا آدھے وقت اور پھر بعد میں سب مہمانوں کی آمد نے مجھے بوکھلا دیا تھا،، سب سے نیٹ کر میں اسٹیج پر آیا تھا مگر آپ نے گھاس ہی نہیں ڈالی،، اور پھر آپ نے پورا پورا بدلہ بھی لے لیا مجھ سے ظالم لڑکی،، نا بات کی ڈھنگ سے اور نا ہی مجھے خود کو دیکھنے دیا،، ان فیکٹ اپنی نظر تک اسی لئے نہیں اٹھائی کہ میں آپ کی آنکھیں نا دیکھ لوں،، پھر بھی کل کے لئے آئم سوری میں جانتا ہوں کہ وہ وقت آپ کے لئے بہت یادگار تھا مگر میری وجہ سے سب برباد ہو گیا،، بٹ پرامس محشم کی شادی پر ہم اپنے ولیمے والے سارے ارمان پورے کریں گے،،" محشم نے اس کو بہلاتے ہوئے کہا تھا مگر جزا کو کل کے دن کی بربادی کا افسوس اب تک تھا تبھی اس نے محشم کا سوری ایکسیپٹ نہیں کیا تھا اور اس کا منہ ہنوز بنا ہوا تھا،، تبھی محشم نے اس کو گدگدانا شروع کر دیا کہ اسے جزا کی یہ ویکنیں پتہ چل گئی تھی

،، اس کا دھیان بٹانے کے لئے وہ اسے اب اپنے ساتھ مصروف کر لینا چاہتا تھا اور پھر ایسا ہی ہوا تھا جزا کا خفا خفا سا چہرہ اب کھلھلاتے ہوئے جیسے چاند کی طرح چمک اٹھا تھا،، اچانک محشم نے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتی جزا کو گد گدانا بند کر دیا تھا اور خود اس کے اوپر جھک کر اسے جابجا چومنے لگا تھا،، پھر اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں سمیٹ کر اس نے اپنی زندگی کی طرح عزیز اس لڑکی پر اپنی بے تحاشہ محبتیں برسانی شروع کر دی تھیں کیونکہ اب اسے اپنی بے لوث محبت سے جزا کے ان آنسوؤں کا ازالہ بھی تو کرنا تھا جو اس نے محشم کے جان لیوا مزاق کی وجہ سے بہائے تھے،،

رافع اور حیدر کے جنازے اگلی صبح تک لے جائے جا چکے تھے،، انھیں گھر سے رخصت ہوتا دیکھ کر زارا کی اماں اور حیدر کی اماں کو ہوش آیا تھا،، دونوں بہنیں بیٹوں کے جنازے کو گھر سے جاتے دیکھ کر مچل اٹھی تھیں،، انھیں سنبھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو گیا تھا،، نائلہ اور سبیلہ اپنے اپنے غم بھول کر ماں کو سنبھالنے لگی تھیں مگر ان کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی اور آخر میں وہ ایک زوردار چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی تھیں،، زارا کی اماں کی حالت بھی بری طرح رونے اور بہن کی بگڑتی کنڈیشن دیکھ کر خود بھی خراب ہو گئی تھی،، وہ بیٹے کے غم میں ڈوبی ہوئی خود بھی کپکپاتے ہوئے بالکل بے دم ہو کر ایک طرف گر گئی تھیں،، زارا الگ اپنے روم میں بے ہوش پڑی تھی اور یوسف جلے پیر کی بلی کی طرح اس کے آس پاس منڈلا رہا تھا،، ڈاکٹر زارا کا چیک کر کے جاچکا تھا مگر اس کی مینٹل کنڈیشن کی وجہ سے اسے آرام کے لئے سکون آوار انجیکشن دے دیا گیا تھا،،

سارہ ماں کی بگڑتی حالت کے پیش نظر انھیں با مشکل سہارا دے کر ان کے روم میں لے کر چلی گئی تھی،، مگر وہ رافع کو یاد کر کے چیخ چیخ کر رو رہی تھیں،، باہر ان کی بہن کی طبیعت مزید بگڑ



گئی تھی،، ہر تدبیر کر کے دیکھ لی تھی مگر انھیں ہوش نہیں آ رہا تھا ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا تھا جس نے انھیں فوراً ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا تھا،، تبھی سنجیدہ اور نائلہ ماں کو لے کر ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال بھاگی تھیں،، جہاں پورے دن سے رات تک ایڈمٹ رہنے کے بعد رات کے دوسرے پہر ان کا بھی انتقال ہو گیا تھا،، حیدر کی ماں بیٹے کی دائمی جدائی برداشت نہیں کر سکی تھیں اور خود بھی اس کے پاس چلی گئی تھیں،، سنجیدہ چینیخ چینیخ کر رو پڑی تھی،، اپنی جان نچھاور کرنے کی حد تک محبت کرنے والے بھائی کے بعد اس کے سر سے ماں کا سایہ بھی ہٹ گیا تھا،، وہ پوری طرح لاوارث ہو گئی تھی،، یہ صدمہ اس کے لئے پہاڑ جتنا بڑا تھا،، اب اس کے سر پر ناسائبان رہا تھا ناقدموں تلے زمین،، اور صدمہ تو نائلہ کا بھی بہت بڑا تھا،، ایک ہی دن میں اس کا میکہ اجڑ گیا تھا،، اسے ماں کے اپنے بڑھاپے کے رلنے کی فکر تھی مگر وہ اس فکر سے بیٹی کو آزاد کر گئی تھیں،، صدمہ اتنا بڑا تھا کہ ان بہنوں کے لئے اس کے اثرات سالوں بھولنے والے نہیں تھے،، جنازے کو "ابراہیم ولا" کی بجائے نائلہ اور سنجیدہ اپنے گھر لے گئی تھیں،، اور وہیں سے ان کی ماں قبرستان لے جایا گیا،، حیدر کی ماں کی تدفین بالکل اس کی قبر کے پاس کی گئی تھی،، زارا کی اماں کو آخری بار بہن کی شکل دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوئی،، انھیں بہن کے انتقال کی خبر ابراہیم صاحب نے جان بوجھ کر نہیں دی تھی حالانکہ افشاں بیگم نے کئی بار سارہ فاتح اور اپنے شوہر سے بہن کی کنڈیشن کا پوچھا تھا مگر وہ ہر بار انھیں ٹال دیتے تھے،،

حال تو زارا کا بھی ٹھیک نہیں تھا،، ماں کی طرح اسے بھی خالہ کی موت کی خبر نہیں دی گئی تھی،، وہ بھائی کی موت کا قصوروار خود کو سمجھنے لگی تھی،، اسی لئے احساس جرم نے اس کے لبوں پر قفل ڈال دیئے تھے،، وہ بس خاموش سی بیٹھی خلاؤں میں گھورتی رہتی تھی،، اماں کو بھی نجانے اس سے



کیا چڑ ہو گئی تھی کہ وہ بھی اب اسے دیکھ کر منہ پھیر لیتی تھیں،، شاید وہ بھی بہو کی باتوں کے زیر اثر آگئی تھیں،، تبھی انھیں بھی زارا اپنے بیٹے کی قاتل لگتی تھی،، بابا بھی زیادہ تر خاموش رہنے لگے تھے،، سارہ ماں بہن دونوں کو دیکھتی تھی،، مگر ماں کی ذمہ داری اس پر زیادہ تھی،، تبھی وہ اکثر ان کی خدمت کرتی پائی جاتی،، ایسے میں یوسف ہی تھا جو اپنی زارا کا خود سے بڑھ کر خیال رکھ رہا تھا، نائلہ اپنے میکے میں ہی تھی،، فاتح ہی بس روزانہ بیٹے کو لے کر ماں سے ملنے چلا آتا تھا کیونکہ نائلہ نے زارا کی موجودگی میں "ابراہیم ولا" آنے سے منع کر دیا تھا،، زارا کی ماں روز اس سے اپنی بہن کی طبیعت کا پوچھتی تھیں ان سے بات کرنے کی کہتی تھیں اور وہ انھیں ہر بار بہلا دیتا کہ وہ ابھی بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں،، تبھی وہ دل مسوس کر رہ جاتی تھیں،،

پھر کچھ دنوں بعد نائلہ نے اپنا سامان بھی اپنے میکے ہی منگوا لیا تھا،، فاتح بھی بیوی کے ساتھ وہی رک گیا تھا،، اب اس نے روز ماں سے ملنے آنا بھی چھوڑ دیا تھا،، تبھی زارا کی اماں پریشان ہو گئی تھیں،، وہ بار بار شوہر سے بیٹے بہو کی اس اچانک روانگی اور واپسی کے بارے میں پوچھتی تھیں،،

ساتھ ہی وہ ضد کرنے لگتی تھیں کہ وہ اپنی بہن کو دیکھنے جانا تھیں تبھی سرفراز صاحب انھیں ساری سچائی بتانے پر مجبور ہو گئے تھے،، بیٹے کا بعد بہن کا صدمہ،، ان کے لئے پہاڑ جیسا دوسرا غم،، وہ غم سے چور ہو کر ہر وقت روتی رہتی تھیں،، ایسے میں زارا سے ان کی نفرت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا،، اب انھوں نے بیٹی سے بات کرنی بھی ترک کر دی تھی نائلہ کی طرح انھیں بھی اس سانی تباہی کی ذمہ دار وہی لگنے لگی تھی،، اسی لئے اب وہ صبر کر کے بالکل خاموش رہنے لگی تھیں،، رافع اور حیدر کا چالیسواں بھی ہو گیا تھا،، جس میں فاتح اور نائلہ مہمانوں کی طرح آئے تھے،، اور کچھ دیر کی شرکت کے بعد چلے گئے تھے،، زارا کی اماں نے بھی انھیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ

سب سچ اب وہ جان ہی چکی تھیں،، اسی غم اور سوگ کی فضا میں پورے دو مہینے گزر گئے تھے،، اس دوران ایک بہت بڑا چیلنج یوسف کا بھی منتظر تھا،، آمنہ بیگم اور مولانا صاحب واپس پاکستان آچکے تھے مگر اکیلے نہیں بلکہ ان کے ساتھ یوسف کی ماں بھی تھیں،، جو کرسٹی سے اب کلثوم بن چکی تھیں،، ہاں یوسف کی ماں نے اسلام قبول کر لیا تھا،، ان کی بہن جیسی سہیلی انھیں راہ ہدایت تک لانے کا ذریعہ بن گئی تھیں،، رینا نے اس دوران یوسف کے فرینڈ ہیئری سے شادی کر لی تھی جبکہ کیٹی نے اپنے لئے ایک سیاہ فام شخص کو چن لیا تھا،، کلثوم نے بیٹیوں کو بھی اپنے ساتھ دین اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی مگر انھوں نے ماں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنے باپ کی جائیداد میں سے اپنا اپنا حصہ مانگ لیا تھا اور کلثوم نے اپنی مرضی سے ساری جائیداد سیل کر کے اپنی بیٹیوں کے حصے کے علاوہ اپنا حصہ بھی اپنی دونوں بیٹیوں کے نام کر دیا تھا کیونکہ یوسف کی طرح اب وہ بھی اس حرام کی کمائی کا ایک روپیہ بھی خود پر لگانا نہیں چاہتی تھیں،، اسی دوران انھیں اپنے وکیل اور ہیئری سے پتہ چل چکا تھا کہ یوسف نے اپنے حصے کے سارے شیئرز شارلٹ کے نام کر دیئے ہیں اسی لئے مسٹر اینڈرسن کی پراپرٹی میں سے اب کچھ بھی یوسف کو نہیں مل سکتا تھا مگر کلثوم کو یوسف کا فیصلہ درست لگا تھا،، ہاں اس نے اپنا حصہ شارلٹ جیسے گینگسٹر کے نام کیوں کیا یہ سوال اب بھی کلثوم کے ذہن میں چکرا رہا تھا مگر اس کا جواب نا ہیئری نے دیا تھا اور نا ہی وکیل نے اس سوال کا جواب یوسف کے سوا کسی کے پاس نہیں تھا،، تبھی کلثوم نے خاموشی اختیار کر لی تھی اور وہ امریکہ چھوڑ کر اپنی سہیلی کے ساتھ اس کے ملک چلی آئی تھیں،، مولانا صاحب جس وقت آمنہ بیگم اور کلثوم کو لے کر "ابراہیم ولا" پہنچے تو یوسف کالے حجاب میں مقید اپنی ماں کا چہرہ دیکھ کر گنگ رہ گیا تھا،، اس کا آدھا خاندان ہدایت پا گیا تھا اسی بات نے یوسف کو خاصہ جذباتی

کر دیا تھا،، وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر کتنی ہی دیر روتا رہا تھا،، پھر زارا کو اپنے روم سے نکال کر ان سے ملوانے لے آیا،، زارا کی مینٹل کنڈیشن ابھی اسٹیبل نہیں تھی مگر پھر بھی وہ تھوڑا بہت نارمل ری ایکٹ کرنے لگی تھی،، وہ بھی کلثوم سے مل کر اور انھیں دیکھ کر خاصی خوش ہوئی تھی،، پھر اپنی اماں اور سارہ کو بھی اس نے سب لوگوں سے ملوایا تھا،، کلثوم اردو بولنا نہیں جانتی تھیں اور زارا کی اماں کو انگلش نہیں آتی تھی اسی لئے زارا ان دونوں کے بیچ ٹرانسلیٹر کا کام بڑی اچھی طرح کر رہی تھی،، ابراہیم صاحب اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے،، مگر سارہ نے انھیں فون پر کلثوم مولانا صاحب اور آمنہ بیگم کی آمد کی اطلاع دے دی تھی،، تبھی انھوں نے سب کو رات ڈنر پر رکنے کی دعوت دے ڈالی تھی اور وہ خود بھی آفس سے اٹھنے والے تھے،، زارا اپنی ساس اور آمنہ بیگم کی آمد سے خاصی خوش تھی تبھی اسے اتنے دن کے بعد اسے اپنے حلیے کا بھی خیال آیا تھا،، وہ سر جھاڑ منہ پھاڑ والے حلیے میں سب کے ساتھ بیٹھی تھی،، اسی لئے چیخ کرنے کے ارادے سے وہ یوسف کو بتا کر اپنے روم میں اوپر چلی گئی تھی،، پھر تیار ہو کر واپس آتے ہوئے اسے ایک تیز زوردار چکر آیا تھا اور وہ اپنا بیلینس برقرار نہیں رکھ سکی تھی تبھی سیڑھیوں سے نیچے گرتی چلی گئی تھی،، یوسف اسے گرتے دیکھ کر زور سے چلاتے ہوئے اس کے پاس پہنچا تھا،، زارا کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی،، چہرے اور کپڑوں پر جابجا خون لگ گیا تھا،، آنا فناً وہ مولانا صاحب کے ساتھ زارا کو لے کر ایک پرائیویٹ چھوٹے سے ہاسپٹل پہنچا تھا، جہاں زارا کو فوراً ایڈمٹ کر لیا گیا تھا، پھر کچھ ہی دیر میں اس نے ایک کے بعد ایک سسٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو زارا کے روم میں اندر سے باہر بھاگتے دیکھا تھا،، اس نے کئی بار سسٹرز سے زارا کی کنڈیشن پوچھنے کی کوشش بھی کی تھی مگر ہر بار اسے حوصلہ رکھنے کی تلقین کرتی ہوئی اندر چلی جاتی تھیں،، وہ بس پریشان سا کھڑا ساری کارروائی دیکھ



رہا تھا،، پھر نجانے کتنی دیر بعد زارا کے روم سے نکلتی ہوئی ایک ڈاکٹر یوسف کو اپنی طرف آتی دکھائی دی،،

"زارا کے شوہر کون ہیں،،؟؟؟" ڈاکٹر نے اردو میں پوچھا تھا مگر پھر مولانا صاحب نے لیڈی ڈاکٹر کو اردو میں یوسف کے بارے میں بتایا تھا ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ اردو زبان سے نابلد تھا،، تبھی ڈاکٹر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے یوسف کو اپنے ساتھ ایک طرف لے گئی تھی،،

"دیکھیں مسٹر یوسف،، ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کے بچے کو ہم بچا نہیں سکے،، شروعاتی ہفتوں کا حمل تھا جو اب ضائع ہو چکا ہے،، آپ کی وائف کی شاید یہ پہلی پریگننسی تھی تبھی انھوں نے اپنی ہیلتھ پر زیادہ دھیان نہیں دیا مگر کوئی بات نہیں اللہ بہتر کرے گا،، آگے کے لئے دھیان رکھیں،، ان کا خاص خیال رکھیں اور یہ بھی کہ وہ اس بار جیسی لاپرواہی دوبارہ نا برتیں شروع کے مہینے سے ہی ڈاکٹر کو دکھائیں،،" ڈاکٹر بڑے رواں اور پروفیشنل لہجے میں یوسف کو بتا رہی تھی جبکہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا یوسف بے یقینی سے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا،، "زارا پریگنٹ تھی،،" وہ پھٹی سماعتوں کے ساتھ خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے جو سنا تھا وہ سچ تھا یا وہ جاگتی آنکھوں سے کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا تھا،،

\*\*\*\*\*

ڈاکٹر کے جانے کے بعد بھی یوسف کتنی ہی دیر ساکت سا اپنی جگہ پر کھڑا رہا تھا پھر اسے اپنے کندھے پر کسی مہربان ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا اور اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا،، مولانا صاحب اس کے بالکل پیچھے کھڑے اسے نرم پر شفقت نگاہوں سے دیکھ رہے تھے،،



"مجھے معاف کر دینا یوسف،،، نا چاہتے ہوئے بھی میں نے ڈاکٹر سے پوچھ لیا زارا کے بارے میں مگر میرے بچے یہی اصل آزمائش کا وقت ہے،،، ہمت مت ہارنا یاد رکھو وہ رب اپنے بندوں کو ان کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا،،، تمہیں زارا سے محبت ہے تو محبت کی صداقت کو ثابت کرنے کا اصل وقت یہی ہے،،، دل چھوٹا مت کرنا یوسف،،، اللہ تمہیں مزید اولاد سے نوازے گا،،، یہ اس کی آزمائش کا وقت ہے اور آزمائش ان ہی بندوں کی لی جاتی ہے جو میرے رب کے پسندیدہ ہوتے ہیں،،، تمہاری بیوی اللہ کے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے اور ایسے لوگوں سے عام بندوں سے زیادہ محبت کرنی چاہیے کہ ان منتخب لوگوں سے جب وہ رب کائنات اتنی محبت کرتا ہے تو اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہمیں بھی اس کے بندوں سے محبت کرنی چاہیے،،،" مولانا صاحب نے نظریں جھکائے کھڑے یوسف کو دھیمی آواز میں سمجھایا تھا،،،

"پچھا جان،،، مجھے زارا سے محبت ہی نہیں والہانہ عشق ہے اور بے شک مجھ گناہگار کو رائن اینڈرسن سے یوسف بنانے والا بھی وہی رب ہے اور اسی رب نے میرے دل میں موجود زارا کی محبت کو بھی عشق میں تبدیل کیا ہے،،، میں اپنے اسی رب کو حاضر و ناظر جان کر میں کہتا ہوں کہ زارا کے ساتھ ہونے والے اس حادثے کے بعد میرے دل میں موجود زارا کا عشق کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا ہے مجھے اس حادثے کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی ان سے بے زاری یا کراہیت محسوس نہیں ہوئی،،، وہ میرے لئے جتنی مقدم پہلے تھیں اب اس سے زیادہ ہو چکی ہیں،،، مگر پچھا جان اب میں انہیں مزید تکلیف میں دیکھنے کا حوصلہ اپنے اندر مفقود پاتا ہوں،،، ان کے ساتھ جو کچھ ہوا میں نے برداشت کر لیا،،، میں نے اپنی زندگی میں اتنے گناہ کئے ہیں مگر میں پھر بھی تمام فکروں سے آزاد گھوم رہا ہوں مگر میری زارا تو اتنی معصوم ہیں پھر بھی ان کو اتنے دکھ کیوں مل رہے ہیں،،،؟؟ کب

تک وہ یہ سب جھیلیں گی پھپھا جان،؟؟؟؟ آج ان کے اوپر مزید ایک اور قیامت ٹوٹ پڑی ہے،،، میں اب ان کو کیا جواب دوں گا،؟؟ اب میں انھیں کیسے سمجھاؤں گا،؟؟؟؟ کاش ایسا نہیں ہوتا،،، بے شک یہ بچہ میرا نہیں تھا مگر میں اسے اپنی اولاد سمجھ کر پالتا،،، لیکن وہ سلامت تو رہتا،،، مجھے زارا کی پرگنسی کے بارے میں پتہ ہی نہیں تھا ورنہ میں ان کا اپنے آپ سے بڑھ کر خیال رکھتا،،، آپ پلیزز،،، دعا کریں پھپھا جان کہ میری زارا کی یہ مسلسل آزمائش اب ختم ہو جائے،،، آپ اللہ کے اتنے نیک بندے ہیں آپ اس رب سے دعا کریں کہ میری زارا کی آزمائش اب ختم کر دے،،، " یوسف کی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں اور آواز میں چھپا کرب سامنے موجود سہیل فاروقی کو ششدر کر گیا تھا، اس نے جو بات انھیں بتائی تھی وہ انھیں گنگ کر گئی تھی،،، وہ بچہ یوسف کا نہیں تھا اس کا مطلب زارا کے ساتھ امریکہ میں جو ہوا تھا یہ اس گناہ کا ثمر تھا،،،؟؟؟؟ انھوں نے شدید کرب سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں،،، ان کا دل بے ساختہ زارا کے دکھ پر تڑپا تھا تو سامنے کھڑے اس شخص کی عظمت کا بھی قائل ہو گیا تھا،،، وہ جانتے کہ رائن کے اندر اچھائی کی کوئی نا کوئی رمق ضرور چھپی ہے تبھی اللہ نے اسے اندھیروں سے ہٹا کر روشن راہوں کا مسافر بنا دیا تھا،،، وہ "چن" لیا گیا تھا،،، تبھی اس نے "رائن" سے "یوسف" تک کا سفر اتنی آسانی سے طے کر لیا تھا مگر انھوں نے کب سوچا تھا کہ یوسف کے اس دل کو بھی اللہ نے "چن" رکھا تھا،،، یوسف کے سینے میں موجود انسانی دل کو اللہ نے فرشتوں سا اجلا، حساس، شفاف اور بے ریا بنا دیا تھا،،، آج وہ اتنی سفاک حقیقت سن کر بھی زارا سے بے زار نہیں ہوا تھا،،، اس نے اپنی بیوی سے نفرت نہیں کی تھی الٹا وہ اس کے لئے پریشان ہو رہا تھا،،، جبکہ اس کی جگہ کوئی اور شخص ہوتا تو نا صرف اب تک اپنی بیوی کو ایک گناہ کی پوٹ کو اپنی کوکھ میں چھپائے رکھنے کے جرم کے پاداش نا صرف چھوڑ چکا ہوتا بلکہ

اسے دنیا کے سامنے ذلیل و رسوا بھی کر دیتا لیکن ان کے سامنے کوئی عام شخص نہیں بلکہ یوسف کھڑا تھا،، فرشتوں سی صفات والا یوسف،، جسے اپنی زارا سے والہانہ عشق تھا،، وہ اپنی بیوی اور اس کے مرنے والے اس بچے کے لئے رو رہا تھا جس کا وجود سرتاپا کسی کے گناہ کا ثمر تھا،، وہ بچہ اگر پیدا بھی ہو جاتا تو ماں ہونے کے باوجود زارا کے لئے بھی قابل نفرت ہوتا مگر وہ یوسف تھاناں،، اسے واقعی اللہ نے "خاص" کر کے زارا کو عطا کیا تھا،، تبھی تو وہ اپنی زارا کے عشق میں اس کے ناجائز بچے کو بھی اپنانے کے لئے بھی تیار تھا،، وہ واقعی فرشتہ تھا،، تبھی تو اب مولانا صاحب کے پاس وہ الفاظ بھی نہیں بچے تھے جن کا سہارا لے کر وہ اسے سراہ سکتے اسی لئے انھوں نے اسے بنا کچھ کہے اپنے گلے سے لگا لیا تھا،،

"اللہ تمہیں ان نیکیوں کا ثمر اسی دنیا میں عطا کرے یوسف،، تمہیں نیک و صالحہ اولاد سے نوازے میرے بچے،، تم واقعی نایاب ہو اور زارا اس دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی ہے جسے تم جیسا شخص عطا کیا گیا ہے،، میں تمہارے لئے دعا ضرور کرونگا مگر اس وقت تم خود بھی اپنے لئے دعا کرو یوسف کیونکہ جس تڑپ اور کرب سے تم خود گزر رہے ہو نا اس تڑپ اور کرب کو اپنے لفظوں میں سمیٹ کر خود اپنی تڑپ کو عرض کی صورت اپنے رب کے سامنے رکھو،، یقین کرو اپنے لئے جتنی شدت کے ساتھ دعا تم خود کر سکتے ہو اتنی شدت کے ساتھ کوئی اور تمہارے لئے کبھی نہیں مانگ سکتا،، تم تہجد کو اپنا معمول بنا لو یوسف،، تہجد کی نماز میرے رب کی "لاڈلی" نماز ہے،، رات کے تیسرے پہر جب سارا عالم سویا ہوا ہوتا ہے اس وقت میرا رب چین و سکون سے سوئے اپنے بندوں کو ندا دیتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے رات کے اس پہر کچھ مانگے اور میں اسے عطا کروں،، اس وقت اپنے نرم گرم بستروں کو چھوڑ کر اپنے آرام کو ایک طرف رکھ کر جب کوئی بندہ اپنے رب کے



آگے سر جھکا کر اس سے اپنے لئے "معجزے" بھی طلب کرتا ہے کہ اپنے سامنے پھیلے ہاتھوں کو مایوس نہیں لوٹاتا، اس وقت طلب کرنے والوں سے وہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اپنے بندوں کی مانگے جانے والی دعاؤں پر "کن" فرما دیتا ہے،،، یہ نماز صرف اللہ کے منتخب بندوں کو ہی نصیب ہوتی ہے،،، اس نماز میں تم جو کچھ بھی مانگو گے وہ تمہیں عطا کیا جائے گا،،، رات کے تیسرے پہر پڑھی جانے والی یہ نماز اس رب کی پسندیدہ نماز ہے،،، جو اپنے اندر اتنی طاقت رکھتی ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کے لئے میں نے "ناممکنات" کو بھی "ممکن" ہوتے بھی دیکھا ہے،،، "مولانا صاحب نے یوسف کو سمجھایا تھا اور اس نے ان کی اس نصیحت کو جیسے گانٹھ باندھ لیا تھا،،،

"ٹھیک ہے پچھپھا جان میں آج سے ہی یہ نماز شروع کر دوں گا اور پھر اسے فرض نماز کی طرح ہی روز پڑھنے کی عادت ڈالوں گا،،،" یوسف کو مولانا صاحب کے لفظوں سے جیسے نیا حوصلہ ملا تھا،،،

"پھر چلو میرے ساتھ مسجد،،، زارا ابھی بے ہوش ہے،،، میں نے آمنہ کو کال کر دیا ہے،،، وہ کلثوم اور زارا کی اماں کے ساتھ یہاں آ رہی ہیں،،، تب تک تم اور میں عشاء پڑھ کر آتے ہیں،،، وہیں میں تمہیں تہجد کا طریقہ بھی سمجھاؤں گا،،،" مولانا صاحب کی بات پر یوسف اثبات میں سر ہلاتا ان کے ساتھ ہولیا تھا،،، مگر جاتے جاتے ایک نظر اس نے زارا کے روم کی طرف ضرور ڈالی تھی،،، جو مولانا صاحب سے چھپی نہیں رہی تھی،،، تبھی وہ مسکراتے ہوئے وہ زارا کے دیوانے کو اپنے ساتھ لئے باہر کی طرف بڑھ گئے تھے،،،

حسب عادت اس کی آنکھ تہجد کے وقت کھل گئی تھی اس نے ایک نظر اپنے خالی پہلو کی طرف ڈالی تھی،،، جزا آج بھی اس سے پہلے اٹھ چکی تھی اور باتھ سے آتی پانی گرنے کی آواز یہ بتانے کو کافی

تھی کہ وہ اندر موجود تھی،، تبھی محشم تیکے پر پڑا اس کی نائٹی کا گاؤن اٹھا کر اپنے منہ پر ڈالتے ہوئے اس کا انتظار کرنے لگا تھا،، گاؤن میں موجود جزا کی خوشبو اس کے دل و دماغ پر چھا رہی تھی،، تبھی وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور وارڈروب کی طرف بڑھ گیا تھا پھر جزا کی سائیڈ والے پٹ کو کھول کر وہ جزا کے خانے میں کچھ تلاش کرنے لگا تھا اور اندر موجود اس کے پیکٹ پر فیومز کے ڈبے اٹھا کر کھولنے لگا تھا،، ایک کے بعد ایک خوشبو کو چیک کرتے ہوئے اس نے جزا کے ٹیسٹ کی داد دی تھی ساری خوشبوئیں بہت ہی دلفریب اور مسحور کن تھیں،، مگر محشم کو سب سے زیادہ جو خوشبو پسند آئی تھی وہ نکال کر اس نے بوتل اپنے پاس رکھ لی تھی،، وہ کسی لڑکی کی باڈی کے شیپ والی چھوٹی سی بوتل تھی جس کے ڈھکن کے اوپری سرے پر ایک لیڈی ہیٹ اور نچلے سرے پر گولڈن بڑی سی لٹکتی ہوئی بو بنی ہوئی تھی،، یہ پر فیوم دوبئی کا تھا کیونکہ اس پر دبئی کا ٹیگ لگا تھا،، الکو حل فری اس پر فیوم کی میٹھی میٹھی خوشبو بالکل کسی میٹھے رسیلے "پیچ" کے جیسی تھی،، جو محشم کو بہت پسند آئی تھی،، اب اسے جزا کے باہر آنے کا انتظار تھا،، پھر اسے زیادہ دیر انتظار کی زحمت نہیں اٹھانی پڑی تھی،، وہ کچھ ہی دیر میں باہر نکل آئی تھی اور نیم اندھیرے میں ایک طرف کھڑے محشم کو نہیں دیکھ پائی تھی،، جس نے جزا کے باہر آتے ہی اسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے گھیرے میں بھر لیا تھا اور وہ بری طرح ڈر کر چیخ پڑی تھی،،

"اففففف،،، چپ ہو جائیں،،، کیا پورے گھر کو اٹھانے کا ارادہ ہے،،،" محشم نے تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ساتھ ہی سخت جھنجھلاتے ہوئے بول اٹھا تھا،، جبکہ جزا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس کی بانہوں کا گھیرا توڑ کر فوراً پلٹی تھی،،

"تو اچانک کوئی ایسے حملہ کرتا ہے کیا؟؟؟ میں آپ کو ایکسیکٹ نہیں کر رہی تھی مجھے لگا آپ اب تک سو رہے ہیں،،، " وہ منہ بنا کر بولتی ہوئی جلدی سے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی تھی اور فوراً لائٹ جلائی تھی،،،

"میرے سواریات کے اس پہر یہاں کوئی پرندہ بھی پر مارنے کی ہمت نہیں کر سکتا مسز جزا محشم ابراہیم،، اس لئے آپ مجھے ہی یہاں ایکسیکٹ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا اور جہاں تک سوال ہے میرے سونے کا تو آپ کو پتہ ہے کہ یہ وقت میرے جاگنے کا ہوتا ہے سونے کا نہیں،،، " محشم بولتا ہوا اس کے بالکل پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا اور ایک ہاتھ جزا کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ دوسرے ہاتھ میں موجود پرفیوم سے اس پر خوشبوؤں کی بو چھاڑ کرنے لگا تھا،،،

"محشم،،، یہ کیا کر رہے ہیں،،، چھوڑیں مجھے،،، یہ پرفیوم بہت تیز ہے میں اسی لئے یوز نہیں کرتی،،،

ہٹائے اسے،،، " جزا نے محشم کا ہاتھ پیچھے کیا تھا مگر وہ ماننے کے بجائے لگاتار اس پر پرفیوم ڈالتا رہا تھا،،،

"محشم م م م م،،، " وہ ایک بار پھر چیخ اٹھی تھی تبھی محشم نے پرفیوم کا ڈھکن بند کر کے اسے پاس پڑی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا تھا،،،

"مجھے یہ خوشبو بہت پسند آئی ہے،،، آپ یہ استعمال کیوں نہیں کرتیں،،،؟؟ دیکھیں کتنی پیاری بھینی بھینی سی مہک ہے جو میرے حواسوں پر چھا رہی ہے،،، " محشم بے خودی سے بولتا ہوا اس کی گردن پر جھکا تھا تبھی جزا نے اسے پیچھے دھکیلا تھا،،،

"میں دیکھ رہی ہوں محشم،،، دو تین دن سے آپ کچھ زیادہ ہی بے شرم ہوتے جا رہے ہیں،،، جب سے شادی ہوئی ہے "رومینٹک رومیو" بنتے جا رہے ہیں،،، یہ خوشبو کی برسات کس خوشی میں کی ہے



آپ نے مجھ پر ،،،؟؟؟ میں سب کی وجہ سے خود جان بوجھ کر پرفیوم نہیں لگاتی کہ گھر میں سب لڑکے موجود ہیں مگر آپ ،،،؟؟؟ لگتا ہے کہ شرم و حیا کے ساتھ آپ کی عقل بھی رخصت ہو چکی ہے ،،، آپ کو خود خیال ہونا چاہیے ،،، پہلے میرے کپڑوں پر بھی اعتراض ہوا کرتا تھا اور اب خود ہی کسی چیز کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں ،،، " وہ محشم کو ڈپٹے ہوئے اپنے گیلے بال سلجھانے لگی تھی تبھی محشم نے اس کے ہاتھ سے برش چھین کر اس کے بال خود سنوارنے شروع کر دیئے تھے ،،، ساتھ ہی ڈرائیئر نکال کر اس کے بالوں کو ڈرائے بھی کرنے لگا تھا ،

"کیا کروں جب سے آپ کی "قربت" کا نشہ ہوا ہے ساری شرم و حیا دم دبا کر بھاگ گئی ہے ،،، اب میں "بے شرم" ہو گیا ہوں اور آپ سے کس نے کہا کہ یہ خوشبو لگا کر بچوں کے سامنے جائیں ،،،؟؟؟ بس میرے سامنے رات کو استعمال کیا کریں ،،، پتہ ہے ناشوہر کے لئے بننے سنورنے والی عورت سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے ،،، " محشم نے جزا کے بال سکھا کر ایک سائیڈ کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیئے تھے ،،،

"اپنے مطلب کی سب باتیں پتہ ہیں ،،، اب زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے ہٹیں پیچھے ،،، مجھے نماز پڑھنی ہے اور پھر مجھے سپارہ بھی آج آپ نے پڑھانا ہے ،،، کتنے دن سے ایک ہی سورۃ پر اٹکی ہوئی ہوں ،،، " جزا اسے پٹری سے اترتے دیکھ کر تیزی سے بدک کر دور ہوئی تھی اور وارڈروب سے اپنا دوپٹہ نکالنے لگی تھی ،،،

"ظالم لڑکی ،،،، اپنے مطلب کی سب باتیں آپ کو بھی پتہ ہیں ،،، کس طرح میرے ارمانوں کا خون کر کے مجھے بے بس کرنا ہے اور خود سے دور رکھنا ہے یہ اچھی طرح جانتی ہیں آپ ،،، مگر میرا نام بھی محشم ہے ،،، نیپٹ لوں گا آپ سے اچھی طرح یاد رکھیے گا ،،، بدلہ ادھار ہے ،،، " وہ مسکراہٹ

چھپاتی جزا کو وارنگ دیتا ہوا بولا،، جو دوپٹہ اوڑھنے کے بعد اب جائے نماز بچھا کر نماز کے لئے کھڑی ہو رہی تھی،،

"محشم اس وقت یوں بھڑکتے،، جلتے،، کلتے ہوئے آپ محرم کا بڑا ورژن لگ رہے ہیں،،" وہ شرارت سے مسکرا کر بولتی ہوئی فوراً نیت باندھ کر کھڑی ہو گئی اور محشم بے بسی سے ہاتھ ملتا ہوا اس کی پشت کو گھورتے ہوئے وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا،،

پھر وہ جب ہاتھ روم سے باہر آیا تو خود بھی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تھا،،

"نماز مکمل کر کے اس نے جزا کو سنجیدگی سے سپارہ پڑھایا تھا،، وہ بہت ذہین تھی تبھی جلدی جلدی پڑھ رہی تھی،، ساتھ ہی محشم نے بھی قرآن پڑھا تھا جسے جزا نے خوب دھیان سے سنا تھا،، وہ سورۃ یسین کے ساتھ اب سورۃ رحمان پڑھ رہا تھا ایک تو وہ حافظ تھا دوسرے اس کا خوبصورت لہجہ قرآن پڑھتے ہوئے اتنا پیارا لگتا تھا کہ جزا کا دل چاہتا تھا کہ وہ آنکھیں بند کر کے بس اسے سنتی رہے،، پھر فجر کا وقت ہوتے ہی وہ محشم محشف اور تینوں خرگوشوں کو نماز کے لئے جگانے چلا گیا تھا،، جبکہ جزا اذان ہوتے ہی فجر کی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی تھی،، تب تک وہ سب بھی وضو کر کے نماز کے لئے نکلنے لگے تھے،،

"جزا آکر دروازہ لاک کر لیں،،" محشم نے روم میں جھانک کر دعا مانگتی جزا سے کہا تھا،، وہ دعا مکمل کر کے اس کے پیچھے ہی باہر ہال تک آئی تھی،،

"کیا بات ہے آج تو لوگ صبح ہی صبح مہکے مہکے سے گھوم رہے ہیں،، سب خیریت تو ہے نا،،؟؟؟" محرم اپنے پیچھے آتی جزا کے پاس رک کر شرارت سے دھیمی آواز میں بولا تھا محشم محود اور محشم باہر نکل گئے تھے محشف اور مہران بھی باہر نکل چکے تھے،، تبھی اس کی زبان کھل چکی تھی،،

"تم واقعی میری سوکن ہو،،، ہر بات پر نظر رکھا کرو،،، اب بھی کسی اور نے نوٹ کیا ہونا کیا ہو تم نے فوراً ٹوک دیا،،، " جزا نے بگڑے تیوروں سے اسے گھور کر دیکھا تھا،

"کیا کروں میں صاف گو انسان جو ٹھہرا،،، باقیوں نے نوٹ بھی کیا ہو گا تو کونسا آپ کو ٹوکنا ہے انھوں نے،،،؟؟ اصل میں یہاں کوئی بھی میرے جیسا دلیر نہیں ہے،،، ویسے بھابھی جان میں نے کونسا آپ کو ہر بات پر ٹوکا ہے،،،؟؟ ابھی آپ کچھ دیر پہلے اپنے روم میں چینخ چینخ کر میرے بھائی کو ڈرا رہی تھیں تب میں نے کچھ کہا،،،؟؟؟" محمر نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا جبکہ جزا اس کی بات سن کر بری طرح تلملاتے ہوئے دانت پیس کر اس کے پیچھے لپکی تھی،،،

"رکو ذرا،،، بتاتی ہوں تمہیں،،، لمبے کانوں والے خرگوش،،، " جزا لان میں آگے آگے بھاگتے محمر کے پیچھے خود بھی بھاگی تھی جبکہ وہ سب بھائی حیرت سے پلٹ کر ان دونوں کو دیکھنے لگے تھے،،، "کیا ہوا جزا،،،؟؟؟ محمر کیا کہا تم نے جزا سے،،،؟؟؟" باہری گیٹ پر جاتے محشم پلٹ کر ان دونوں کے پاس آیا تھا اور بھاگتے ہوئے محمر کو اس نے فوراً پکڑا تھا،،، جبکہ روز پنک کلر کے اوئی سوٹ میں روز پنک کلر کا نرم و ملائم سا دوپٹہ نماز کے اسٹائل میں باندھے جزا کا چہرہ بھی سوٹ کے ہم رنگ لگ رہا تھا، محشم نے دل ہی دل میں "ماشاء اللہ" کہتے ہوئے فوراً اس کے چہرے سے نظریں ہٹائی تھیں،،، "محشم سمجھا لیں اسے،،، پھاپھا کٹنا کہیں کا ہر وقت میری ہر بات پر نظر رکھتا ہے،،،" وہ محشم کے پہلو میں کھڑے محمر کی طرف دوبارہ جھپٹی تھی مگر وہ پھر محشم کے پیچھے ہو گیا تھا،،،

"بتا دوں،،،؟؟؟" محمر نے محشم کے کندھے کے پیچھے سے ذرا سی گردن نکال کر شرارت سے آئی برو اچکاتے ہوئے سامنے کھڑی جزا سے پوچھا تھا،،، جس نے سب کی نظریں اپنے اوپر ٹکی دیکھ کر سٹپٹاتے ہوئے زور شور سے نفی میں سر ہلایا تھا،،،



"تم سے تو بعد میں نپٹوں گی،،، خبردار جو کچھ الٹا سیدھا کہا تو یاد رکھنا تمہارے فون اور کالج دونوں تک پہنچ ہے میری،،، " جزا نے غصے سے محمر کو دیکھتے ہوئے اسے دھمکایا تھا،،، اور اس دھمکی پر محمر فوراً شرافت کے جامے میں واپس آیا تھا،، اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فوراً جزا کے آگے جوڑے تھے،،،

"بھابھی ماں،، یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لیں پلیز زز،،، میری پشتوں کی توبہ جو اب آپ سے "پنگا" لوں تو،،، " محمر کی صورت پر لکھی عاجزی اور جڑے ہاتھوں کو دیکھ کر جزا اسے تنبیہی نظروں سے گھورتی ہوئی پلٹ گئی تھی اور محمر بے ساختہ خوش ہو کر محشم کو اپنے ساتھ گھسیٹا ہوا گیٹ تک چلا گیا تھا،،،

"کیا کہا تھا تم نے بھابھی سے،،،؟؟؟" محشم ساتھ آگے بھاگتے ہوئے محمر کو پیچھے چلتے محشم نے کالر پکڑ کر دبوج لیا تھا،،،

"میں نے کچھ خاص نہیں کہا بس محشم بھائی کی بیوی کو "ذرا" سا چھیڑا تھا تبھی مجھ غریب پر بھڑک گئیں،، " محمر شرارت سے کہتے کے ساتھ ہی دور بھاگا تھا،،، محشم،،، محشم غصے سے فوراً آستینیں چڑھاتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے تھے جبکہ محمر کو بھاگتے دیکھ کر حق دق سامنہ کھولے کھڑا محشم جب تک اس کی بات سمجھتا تب تک محشم اور محشم بھی اس منچلے خرگوش کے پیچھے بھاگتے ہوئے اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے،،،

"محشم،،، محشم،،، پکڑوووو،، اس نالائق خرگوش کو،،، آسانی سے چھوڑنا مت،،، میری بیوی کو چھیڑتا ہے،،،؟؟؟" محشم نے بھڑکتے ہوئے پیچھے سے ہی زور سے ہانک لگائی تھی،،، تبھی اس کے

ساتھ چلتے محود اور مہران ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے خود بھی محمر کے پیچھے تیزی سے بھاگے تھے،،

وہ نماز پڑھ کر سیدھا زارا کے پاس آیا تھا،، تب تک گھر سے عورتیں بھی اس کے پاس چلی آئی تھیں،، آمنہ بیگم نے زارا کی اماں اور کلثوم کو زارا کے مس کیرتج کے بارے میں بتا دیا تھا،، اصلیت سوائے یوسف اور مولانا صاحب کے کسی کو بھی نہیں پتہ تھی،، تبھی کلثوم اور زارا کی اماں یوسف کو تسلیاں دے رہی تھیں حوصلہ رکھنے کے لئے کہہ رہی تھیں،، مگر اسے سوائے بیڈ پر بے سدھ پڑی زارا کے ناکچھ دکھائی دے رہا تھا ناسنائی دے رہا تھا،، نا وہ کسی کو سچ بتانے میں انٹریسٹیڈ تھا کیونکہ وہ اپنی زارا کی رسوائی ہرگز برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا،، اسی لئے وہ سامنے پڑے صوفے پر اپنی ماں یا ساس کو ایک لفظ بھی کہے بنا خاموشی سے زارا پر نظریں ٹکائے ان کے بیچ ہوا بیٹھا تھا،، اس کی ساس کی باتیں آمنہ بیگم اسے ٹرانسلیٹ کر کے سمجھا رہی تھیں مگر وہ خاموشی سے بنا جواب دیئے سب سن رہا تھا،، پھر وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا زارا کے بیڈ کے پاس پڑے اسٹول پر بیٹھ گیا تھا،،

اس نے تہجد کا پورا طریقہ مولانا صاحب سے پوچھ لیا تھا آج سے اسے تہجد اپنا معمول بنانا تھا،، کیا پتہ اسی کی دعاؤں سے ہی اس کی زارا کی آزمائش میں کمی آ جاتی،،؟؟ اس نے اتنے دن میں دیگر سورتوں کے ساتھ آیت الکرسی بھی یاد کر لی تھی،، مولانا صاحب نے اسے آیت الکرسی کے خواص بھی بتائے تھے تبھی وہ بیڈ پر بے ہوش پڑی زارا کا کملا یا چہرہ تکتے ہوئے زیر لب آیت الکرسی پڑھنے لگا تھا اور اس نے جھک کر زارا پر دم کیا تھا ساتھ ہی وہ بے ہوش پڑی زارا کا ہاتھ تھام کر اپنے گال

سے لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ابھی عشاء کی نماز کے بعد بھی زارا کے لئے وہ رو کر خوب ساری دعائیں کر کے آیا تھا اور اب ایک بار پھر زارا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے،،

تینوں عورتوں نے بے ساختہ یوسف کی اس دیوانگی کو دیکھا تھا،، آمنہ بیگم اور کلثوم تو پہلے سے یوسف کی اس محبت سے واقف تھیں مگر زارا کی اماں حیرت سے اس شہزادوں جیسی آن بان والے لڑکے کو اپنی بیٹی کے لئے یوں سب کے سامنے روتا ہوا دیکھ کر ششدر کھڑی رہ گئی تھیں،، یہ ان کی زندگی کا عجیب ترین جوڑا تھا،،

ایک نیم پاگل لڑکی کے عشق میں ایک یونانی دیوتاؤں جیسی خوبصورتی کا حامل شخص پور پور ڈوبا ہوا تھا،،

زارا کی اماں افشاں بیگم کے سامنے بیٹھا یہ حسین لڑکا جو ان کا داماد تھا آج دو مہینے سے ان کی "نیم پاگل" اور "داغدار" بیٹی کو بناماتھے پر شکن لائے بچوں کی طرح سنبھال رہا تھا،، اس کے لاڈ اٹھا رہا تھا،، اس کی دیوانگی کو ہنستے ہنستے برداشت کر رہا تھا،، اور اب تو ہال یہ تھا کہ خود ماں ہو کر وہ بھی اپنی بیٹی کی شکل اور حرکتوں سے بے زار رہنے لگی تھیں مگر یوسف زارا کے پاگل پن کو خندہ پیشانی سے نا صرف برداشت کرتا تھا،، بلکہ روز روز کے زارا کے لگائے تماشوں کو بھی وہ ہی ہینڈل کرتا تھا،،

ان دو مہینوں کے دوران جہاں ان کے لئے زارا کی حرکتیں برداشت سے باہر تھیں وہیں اس لڑکے کی برداشت بھی سمجھ سے پرے کی چیز تھی،، روز روز ان کے گھر میں جو تماشے زارا لگا رہی تھی وہ کچھ اس طرح کے تھے،،



اکثر کبھی کھانے سے پہلے زارا کا کسی بات پر دماغ خراب ہوتا یا اس پر دیوانگی کا دورہ پڑتا اور یوسف اسی دوران اسے زبردستی کھانے کے لئے فورس کرتا تو زارا غصے میں جان بوجھ کر ٹیبل پر رکھا گرم کھانا یوسف پر پھینک دیتی،،، ایسے میں افشاں بیگم اس پر جتنا برہم ہوتیں یوسف اتنا ہی تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتا تھا،،، وہ نا صرف اماں کو ملتی انداز میں چپ رہنے کے اشارے کرتا بلکہ اپنی حالت کی پرواہ کئے بنا زارا کو منا کر پچکار کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگتا تھا،،، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے کمرے میں موجود زارا خاموش بیٹھی خلاؤں میں گھورتی رہتی ایسے میں اگر اس سے بات کرنے کی غرض سے اسے کے پاس پہنچی سارہ بھی جا کر اس کو چھیڑ دیتی تو وہ عجیب دیوانی سی ہو جاتی تھی اس وقت وہ زور زور سے چینختے ہوئے اتنی زیادہ وائلڈ ہو جاتی تھی کہ سارہ سمیت افشاں بیگم،، ملازموں یا اپنے سامنے آنے والے ہر شخص کو مرنے مارنے پر اتر آتی تھی تب اس کے آس پاس سائے کی طرح موجود یوسف ہی بہت پیار سے اس ضدی بچی کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے بہلا کر کنٹرول کیا کرتا تھا،،، وہ سوائے سرفراز صاحب اور یوسف کے کسی سے قابو میں نہیں آتی تھی،،، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ صبح اپنے روم سے نارمل سی باہر آتی،، نارمل تو بی ہیو کرنے لگتی تھی مگر اس وقت وہ اپنے محافظ یعنی یوسف کو بھی مسلسل اپنے ساتھ ہی جکڑے رہتی،،، اس وقت نا اسے ماں کا لحاظ ہوتا نا باپ کی شرم نا چھوٹی بہن کا خیال،،، وہ گھنٹوں یوسف کو اپنے ساتھ جوڑ کر رکھتی تھی کبھی اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی رہتی،،، کبھی سختی سے اس کا ہاتھ دبوچے ہر جگہ اس کے ساتھ ساتھ گھومتی،،، اور اگر ایسے میں افشاں بیگم اسے ٹوک دیتی تو وہ سب کے سامنے ہی یوسف کے سینے میں منہ چھپائے زور زور سے رونے لگتی تھی،،، ایسے میں اماں سخت غصے میں سارہ کو اپنے

ساتھ لے کر کمرے میں بند ہو جاتیں اور سرفراز صاحب بھی سر جھکا کر آفس کو روانہ ہو جاتے تھے،،

اکثر کبھی رات کو وہ خواب میں اپنے اوپر بیٹے اس ظلم کو دیکھتی تو چیخیں مارتی ہوئی اٹھ جاتی تھی،، اس کی چیخیں اتنی بلند و بالا اور درد بھری ہوتی تھیں کہ سرفراز صاحب سارہ اور افشاں بیگم دہل کر اس کے کمرے میں بھاگتے مگر آگے سے وہ یوسف کے سینے سے لگی زور زور سے روتی ملتی اور یوسف سب کو صفائی ہی دیتا رہ جاتا تھا کہ وہ نیند میں ڈر کر اٹھی ہے،، پھر پوری رات نا وہ خود سوتی تھی نا یوسف کو سونے دیتی تھی بس روتے روتے رات تمام کر دیتی تھی،، اور کبھی اسے ایسے بھی دورے پڑتے تھے کہ وہ خود سے انتہائی بے زار ہو کر خود کو جان سے مارنے کے درپے ہو جاتی تھی یا کبھی گھر سے نکل بھاگنے کی کوشش کرتی تھی اسی لئے یوسف سائے کی طرح اس کے ساتھ لگا رہتا تھا کہ زارا کے مزاج کے موسم پل پل بدلتے رہتے تھے،، پہ در پہ ملنے والے صدمات نے اسے ذہنی طور پر بالکل پاگل کر دیا تھا،، ایسے میں اگر یوسف اس کے پاس نا ہوتا تو شاید اب تک وہ پاگل خانے پہنچ چکی ہوتی،، سرفراز صاحب اسے ایک بار ماہر نفسیات کو بھی دکھانے لے گئے تھے،، مگر کلینک میں موجود ایک شخص کے خود کو گھورنے پر وہ اتنا ڈر گئی تھی کہ اس نے وہیں چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا تھا اور یوسف کو اپنے ساتھ گھسیٹی ہوئی گھر جانے کو مچل اٹھی تھی تبھی یوسف اور سرفراز صاحب اسے بنا ڈاکٹر کو دکھائے واپس لے آئے تھے،،

ایسی پاگل بیوی سے چھٹکارہ پانے کی بجائے آج وہ دیوانہ شخص اس کی تکلیف پر سب کے سامنے بیٹھا رو رہا تھا،،

"افشاں بیگم کیا بات ہے آپ ایسے کھڑی کیوں ہیں وہاں بیٹھ جائیں،،، " سرفراز صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا،،، وہ کتنی ہی دیر سے اب تک ساکت سی کھڑی یوسف کو دیکھ رہی تھیں جو زارا کو دیوانہ وار تکتے ہوئے اپنے آپ پاس کو بھی بھولا ہوا تھا، اس نے کب سے خود کو تکتی ساس کا بھی نوٹس نہیں لیا تھا جو اب اچانک شوہر کی آواز پر چونک کر پیچھے مڑی تھیں،،، کلثوم اور آمنہ بیگم نجانے کب انھیں وہیں چھوڑ کر باہر نکل گئی تھیں،،،

"ابراہیم صاحب،،، یہ،،، یہ شخص کہاں سے دریافت کر کے لائے ہیں آپ ہماری زارا کے لئے،،،؟؟؟  
یہ اس دنیا کا تو نہیں ہے،،، یہ تو دور کہیں آسمانوں سے آیا ہے،،، خاص صرف میری بیٹی کے لئے،،،  
کیا آپ نے اللہ کے آگے خصوصی عرضی لگائی تھی کہ زارا کو یوسف جیسے شخص کا ساتھ ملے،،،؟؟؟  
یہ لڑکا انسان کے روپ میں فرشتوں جیسی صفات کا حامل ہے،،، آپ نے دیکھا یہ،،، یہ زارا کا کیسا عاشق ہے کہ میں ماں ہو کر اپنی ہی بیٹی سے عاجز آچکی ہوں مگر یہ زارا کے درد پر اس سے زیادہ تڑپ رہا ہے،،، ہماری زارا کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے بعد تو کوئی اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا،،، اور یہ لڑکا،،،؟؟؟ یہ زارا کا دیوانہ ہے،،، کیا زارا کو کوئی یوسف سے زیادہ چاہنے والا شخص مل سکتا تھا،،،؟؟؟ یقیناً نہیں،،، میں،،، میں کیسی ماں ہوں ابراہیم صاحب میں اپنی بچی سے عاجز ہو چکی تھی،،، مگر اس لڑکے نے ایک بار بھی زارا سے بے زاری کا اظہار نہیں کیا،،، اس کی محبت دیکھ کر آج میں اس کے آگے شرمندہ ہو چکی ہوں،،، " افشاں بیگم نے بے آواز روتے ہوئے پلٹ کر پھر سے یوسف کو دیکھا تھا جو اب نجانے کیا پڑھ کر زارا کے اوپر پھونک رہا تھا،،،

"یہ میری بچی کی آزمائش کا انعام ہے افشاں بیگم میرے رب نے زارا سے جو کچھ چھینا ہے اس سے بڑھ کر اسے عطا کیا ہے،،، یوسف جیسا شخص انمول ہے،،، جسے خاص اور خاص میری زارا کے لئے



اللہ نے بھیجا ہے،،، "سرفراز صاحب بولتے ہوئے بیوی کو لے کر باہر چلے گئے تھے،،، وہ دونوں اب تک حقیقت نہیں جانتے تھے،،، وہ نہیں جانتے تھے کہ زارا کے جس بچے کے لئے یوسف افسردہ تھا وہ اس کی اولاد نہیں تھا،،، بلکہ وہ ایک ناجائز بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مرنے کے غم پر رو رہا تھا،،، اگر وہ دونوں میاں بیوی یہ جان لیتے تو یقیناً یوسف کی عظمت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے،،، مگر وہ یہ بات جان ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ یوسف نے سوچ لیا تھا کہ مرتے دم تک یہ راز کسی کے اوپر آشکار نہیں کرے گا،،، اب یہ راز اس کے سینے میں ہی قید رہ کر قبر میں اس کے ساتھ دفن ہونا تھا،،، وہ زارا کو کسی کے سامنے رسوا ہونے نہیں دینا چاہتا تھا،،، اب بھی اپنی دیوانگی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ زارا کی پٹیوں میں جکڑی پیشانی کو چومتے ہوئے دوبارہ پاس پڑے اسٹول پر بیٹھ گیا تھا اور اس نے اپنا سر زارا کے پاس بیڈ پر رکھ کر آنکھیں موند لی تھیں،،،

وہ سب بھائی نماز کے بعد واک سے واپس آگئے تھے،،، نماز سے پہلے اس پر چینختا چلاتا اور اسے نا چھوڑنے کی دھمکیاں دیتا محشم اب اسی شرارتی خرگوش کے گلے میں ہاتھ ڈالے واپس لوٹا تھا،،، آج سے محشم کو بھی اپنی ڈیوٹی جوائن کرنا تھی،،، حالانکہ اس کی مزید چھٹیاں ابھی باقی تھیں مگر اب وہ زیادہ وقت گھر پر بیٹھنا نہیں چاہتا تھا،،، تبھی اس نے اپنی باقی کی چھٹیاں منسوخ کروا دی تھیں،،، رات کی بہ نسبت محشم کی طبیعت اب خاصی بہتر تھی مگر ساتھ ہی وہ جزا سے بھی بہت شرمندہ تھا اسی لئے انسٹیٹوٹ جانے سے پہلے وہ جزا سے ایکسیوز کرنا چاہتا تھا،،، تبھی تیار ہونے کے بعد وہ کچن میں جزا کے پاس چلا آیا تھا جو تینوں خرگوشوں کو اپنے ساتھ لگائے جلدی جلدی سب کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی،،،



جزا کو دیکھ کر محمش ایک بار پھر شرمندہ ہو گیا تھا، اسے شام کا منظر پھر سے یاد آیا تھا،، اور ساتھ ہی پری کی وہ آنسوؤں بھری نگاہیں بھی،،

"بھابھی،،، "مشمش کی آواز سن کر جزا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا،،

"بھابھی وہ،، آپ مجھے معاف کر دیں پلیزز،، میں نے آپ کا بہت دل دکھایا ہے،، آپ کے سامنے ہی آپ کی دوست کو گھر سے نکل جانے کے لئے کہا،، نجانے کیسے میں پری سے بدتمیزی کر گیا،، مجھے پتہ ہے آپ بھی میری وجہ سے دوپہر سے بہت اپ سیٹ رہی تھیں،، بعد میں بھائی نے بھی میری وجہ سے آپ کو بلا وجہ ڈانٹ دیا،، مجھے معاف کر دیں بھابھی اور پلیزز،، پری سے بھی میری طرف سے ایکسیوز کر لیں بلکہ ایسا کریں انھیں گھر بلائیں اپنی فیملی کے ساتھ ڈنر کے لئے میں خود ان سے معافی مانگ لوں گا تاکہ میرا یہ گلٹ ختم ہو جائے،، "مشمش کچن کے دروازے پر کھڑا بول رہا تھا،، جبکہ بھائی کی بات سن کر تینوں خرگوشوں کے بھی کان کھڑے ہوئے تھے،،

"اٹس اوکے،،، محمش بھائی کوئی بات نہیں،، مجھے افسوس ضرور ہوا تھا مگر وہ کل کی بات تھی،، میں نے بعد میں ٹھنڈے دماغ سے سوچا تو آپ بھی اپنی جگہ صحیح لگے،، آپ ٹھیک کہہ رہے تھے،، میری دوست کو یہاں آکر بے تکلفی سے یوں دندناتے ہوئے نہیں پھرنا چاہیئے تھا،، اپنی من مانیاں نہیں کرنی چاہیئے تھیں،،، آپ کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو ایسے ہی ری ایکٹ کرتا،، بہر حال آپ چھوڑیں اس بات کو یہ بتائیں کہ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی،،؟؟ "جزا نے سادگی سے کہا تھا،، اسے واقعی محمش سے شکایت نہیں تھی کیونکہ پری اور اس کی حرکت غلط تھی،، تبھی وہ اب نارمل تھی،، محمش کو بھی اس کے لہجے میں کہیں سے بھی طنز کی آمیزش محسوس نہیں ہوئی تھی،، لیکن وہ دوبارہ سے پھر سے صفائی دینے والے لہجے میں بولا تھا،،

"بھابھی پلیرزز،،، مجھے واقعی کل کے لئے افسوس ہے،، بس مجھے ان کے یوں گیٹ کھلا چھوڑ کر ڈانس کرنے پر غصہ آیا تھا،، میری طبیعت بھی خراب تھی سر میں بہت درد تھا اسی لئے میں ناچاہتے ہوئے بھی روڈ ہو گیا،،، نجانے کیا کیا کہہ ڈالا انھیں،،،؟؟؟ میں اپنے رویئے پر سخت پشیمان ہوں،،، پری ہماری مہمان تھیں اور میں نے انھیں گھر سے بے عزت کرنے نکال دیا،،، آپ پلیرزز ان کی فیملی کو رات کو بلائیں ڈنر پر میں ان سے معافی مانگ لوں گا،،، "محشم نے دوبارہ سے کہا تھا،،، تبھی جزا گہری سانس لیتے ہوئے واپس پلٹ گئی تھی،،

"کس کو بلاؤں محشم بھائی،،،؟؟؟ اب میرا منہ اس قابل بھی نہیں رہا،،، اسے آپ نے میرے سامنے ہی گھر سے نکالا تھا،،، سبھی کچھ تو کہہ دیا آپ نے اس سے کہ وہ ہر وقت یہاں ہی رہتی ہے اپنے ماموں کے یہاں نہیں رکتی،،، یہاں جب دل چاہتا ہے منہ اٹھا کر آ جاتی ہے،،، بے لگام ہے،، بدتمیز ہے اور بھی نجانے کیا کیا،،،؟؟؟ میں نے کل ہی اسے ایکسیوز کرنے کے لئے کال کیا تھا،،، نارملی وہ ہر بات کو سر پر سوار نہیں کرتی ہنس کر ٹال جاتی ہے،،، مگر کل اس کی سیلف ریسپیکٹ کافی سے زیادہ ہرٹ ہو گئی اسی لئے اس نے یہاں آنے سے منع کر دیا ہے،،، اسے مزید مہینہ بھر یہاں رکنا تھا مگر اس نے کل کے واقعے کے بعد اپنا پروگرام کینسل کر دیا،،، وہ پنڈی واپس اپنے گھر چلی گئی ہے اور اس نے منع کر دیا ہے کہ اب وہ کبھی میرے گھر تو کیا مری ہی نہیں آئے گی،،، مجھ سے کہہ دیا ہے اس نے کہ مجھے جب بھی اس سے ملنا ہو میں خود پنڈی چلی آؤں،،، ابھی آپ لوگوں کے آنے سے پہلے فون آیا اس کا کہ پنڈی پہنچنے والے ہیں وہ لوگ صبح جلدی نکل گئے تھے،،، "جزا نے دکھی لہجے میں محشم کو سب تفصیل سے بتایا تھا اور اس کے پیچھے کھڑا محشم حیرت سے ششدر رہ گیا تھا جبکہ تینوں خرگوش بھی جزا کی بات سن کر زور سے اچھل پڑے تھے،،

"پری واپس چلی گئیں میری وجہ سے،؟؟ میں نے انھیں اتنا ہرٹ کیا کہ انھوں نے دلبرداشتہ ہو کر مری واپس نا آنے کا فیصلہ کیا ہے،، " دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ وہ کھڑا سوچ رہا تھا تبھی اپنے پیچھے اسے کھٹکا سا محسوس ہوا تھا اور اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا،، دروازے کے باہر ہی محشم اور اس کے پیچھے کھڑا محشم آنکھوں میں بے یقینی لئے اسے دیکھ رہے تھے،، شاید نہیں بلکہ یقیناً وہ جزا کی پوری بات سن چکے تھے،،

"یہ کیا کیا تم نے محشم،؟؟؟ تم نے پری کو گھر سے نکال دیا،؟؟؟" محشم کی آواز میں حیرت و بے یقینی کا ملا جلا تاثر تھا جسے سن کر جزا بھی فوراً پلٹی تھی،،

"بھائی ی ی ی،،، وہ،،،" محشم نے وضاحت دینی چاہی تھی،، مگر محشم نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات بچ میں ہی کاٹ دی تھی،،

"مجھے حیرت ہو رہی ہے محشم،،، وہ تم ہی تھے نا جو کچھ دن پہلے اس بات پر جزا سے سخت خفا ہو گئے تھے کہ انھوں نے زین کو بے عزت کر کے گھر سے کیوں نکال دیا تھا،؟؟؟ گھر آئے مہمان کی بے عزتی کی تھی،؟؟؟ اور آج تم نے خود ہی وہی حرکت کی ہے،،، وہ بھی اس بے ذر سی لڑکی کے ساتھ،،، افسوس ہوا مجھے سن کر بہت افسوس،،، میں نے کیا کچھ نا سوچ کر رکھا تھا مگر تم نے سب مٹی میں ملا دیا،،، شرمندہ کر دیا مجھے پری اور باقی سب کے سامنے،،، تم محشم تم،،،؟؟؟ کب سے اتنے غصے کے تیز ہو گئے،؟؟؟ ایک کے بعد ایک ہر دو دن بعد تمہادی طرف سے شکایتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مجھے،،، بہت برا کیا تم نے،،، بہت زیادہ برا کیا،،، جزا آپ ایک کام کریں میری بات کروائیں پری سے میں خود ان سے اس کی طرف سے معافی مانگ لوں گا،،، میرا بھائی واقعی بہت "بڑا" ہو گیا



ہے،،، مجھے اب اچھی طرح اس بات کا احساس ہو رہا ہے،،، "محشم ایک کٹیلی نظر سر جھکائے کھڑے محشم پر ڈال کر پلٹ گیا تھا،،،

"محشم م م م م،،، "جزا بوکھلاتے ہوئے محشم کو آواز دیتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی تھی،،،  
"بھائی یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا،،، پری شرارتی ضرور ہیں مگر بد تمیز،،، بولڈ یا بے شرم بلکل نہیں،،،  
آپ کو تو شاید پتہ بھی نہیں ہوگا کہ پری آپ کو بہت پسند کرتی تھیں،،، ان کے پاس آپ کا نمبر بھی موجود تھا مگر انھوں نے ایک بار بھی آپ سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ یہ سب انھیں پسند نہیں تھا،،، اپنے اچھا بھلے رشتے سے انھوں نے آپ کی خاطر انکار کر دیا تھا،،، ہمیں وہ پسند تھیں آپ کے لئے مگر آپ نے ان کے ساتھ اچھا نہیں کیا،،، انھیں گھر سے بے عزت کر کے نکال دیا،،، "محمر بولتا ہوا باقی دونوں خرگوشوں کے ساتھ ہی باہر نکل گیا تھا اور محشم محمر کی باتیں سن کر جیسے شرمندگی سے زمین میں دھنستا جا رہا تھا،،، پری اس سے محبت کرتی تھی،،، اس انکشاف نے اسے گنگ کر ڈالا تھا اور تو اور پری کے پاس اس کا نمبر بھی تھا مگر اس نے کبھی کوئی اوچھی یا چھپوری حرکت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی یہ سب ثابت کرنے کو کافی تھا کہ وہ واقعی دوسری لڑکیوں سے بہت ڈفرنٹ تھی،،،

"اب یہاں کھڑے ہو کر سوگ منانے کا کیا فائدہ،،،؟؟؟ اندر جا کر ریٹ کرو کیونکہ تمہارے انسٹیٹیوٹ جانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے اب،،، ٹینشن سے دوبارہ طبیعت خراب کر لو گے،،، تب واپس چھوڑنے بھی مجھے ہی آنا پڑے گا،،، اسی لئے اندر جاؤ چیخ کر کے ریٹ کرو،،، اور جو کیا ہے اسے بھرو،،، پتہ نہیں کہاں کا انسٹیٹیوٹ ہے جو ختم ہی نہیں ہوتا،،،؟؟؟ سب محمر کی سنگت کا اثر ہے،،، جناب کو اپنی خوبصورتی کا زعم ہی ختم نہیں ہوتا،،، مگر میرا کیا ہے،،،؟؟ میں کیوں دل جلا رہا



ہوں،،، کونسا میری پسند ہے وہ پرستان کی پری،،، خود نے ہی سب گڑبڑ کیا ہے،،، اب خود ہی بھگتو،،، "محشف بھی دل کے پھپھو لے پھوڑتا ہوا اسے سنا کر ہال میں چلا گیا تھا،،، جبکہ وہ ہارے ہوئے انداز میں گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتا چلا گیا تھا،،، اور کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں،،، بند آنکھوں کے پیچھے اس "شرارتی پری" کا ہنستا مسکراتا چہرہ چلا آیا تھا،،،

"پری،،، آئی لو یو،،،" اس کے لبوں نے بے آواز سرگوشی کی تھی مگر اب اس اظہار محبت کی ضرورت نہیں رہی تھی کیونکہ اسے سن کر خوش ہونے والی اب اسے اور اس کے "خواب نگر" کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ یہ شہر بھی چھوڑ کر جا چکی تھی،،،

\*\*\*\*\*

وہ نجانے کتنی ہی دیر گھٹنوں کے بل بیٹھا بے آواز پری سے باتیں کرتا رہا تھا تبھی محشف دوبارہ سے کچن میں آیا تھا اس نے سر جھکائے بیٹھے محمش کو دیکھ کر گہرا سانس لیا تھا اور اسے خاموشی سے اٹھا کر اپنے ساتھ باہر ناشتے کی ٹیبل تک لے گیا تھا،،، تینوں خرگوش بھی وہیں منہ لٹکائے بیٹھے تھے جزا اور محشم اپنے روم میں تھے،،،

"محمر جاؤ ناشتہ لے کر آؤ اور اب کوئی بھی کچھ نہیں بولے گا،،، جو ہونا تھا ہو گیا،،، بھائی بھابھی سب دیکھ لیں گے اس لئے اپنی اس بے قابو زبان کو کنٹرول کر کے رکھنا اسپیشلی محمر تم،،، محود مہران جاؤ تم بھی اندر اس کی ہیلپ کرواؤ،،،" محشف نے سنجیدگی سے انگلی اٹھا کر محمر کو وارن کیا تھا اور تینوں کو فوراً وہاں سے روانہ کیا تھا،،، تبھی باقی دو خاموشی سے جبکہ محمر منہ بناتا ہوا کچن میں چلا گیا تھا،،، محمش اب بھی خاموش بیٹھا فرش کو گھور رہا تھا اور محشف پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا،،، پھر کچھ ہی دیر میں وہ تینوں ناشتہ لے آئے تھے اور محشف نے زور و زبرستی سے محمش کو اپنے ساتھ

ناشتہ کروایا تھا،، تینوں خرگوشوں بھی خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے،، بھائی کو شاید لیٹ جانا تھا تبھی وہ اب تک اندر تھے،، جزا بھی باہر نہیں آئی تھی،، ساڑھے سات بج رہے تھے ان کے پاس ابھی کافی وقت تھا خرگوشوں کو بھی ان کے ساتھ ہی گھر سے نکلنا تھا،،

"لگتا ہے کہ بھائی بھابھی کا باہر آنے کا ارادہ نہیں،، چلیں آپ سب کے نکلنے کے بعد میں اندر سے دروازہ لاک کر کے کچن کی کھڑکی سے باہر نکل جاؤں گا،، بے چارے "لو برڈز" کو کیا ڈسٹرب کرنا،، "محمر نے سلاٹس پر جیم لگاتے ہوئے کہا تھا،،

"محمر رررر،، تم جتنے ہو اتنی ہی باتیں کیا کرو ورنہ کسی دن منہ توڑ دوں گا تمہارا،، یہ بھی نہیں سوچتے کس کے سامنے کیا بول رہے ہو،،؟؟؟" محنف نے بھڑک کر برہم لہجے میں کہا تھا تبھی محمر "سوری بھائی" بول کر خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا تھا اور اسی وقت خوشبوؤں میں بسا محشم اپنی فل یونیفارم میں نک سک سے تیار باہر آیا تھا،، جزا بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی تھی،،

سرخ و سفید رنگت،، تیکھے کھڑے نقوش اور کالی گہری لمبی لمبی جھیل سی گہری آنکھیں جن سے اس کے شوہر کو عشق تھا،، کالے لمبے جوڑے میں لپٹے بالوں کے ساتھ کندھوں پر روز پنک دوپٹہ ڈالے لمبے چوڑے محشم کے ساتھ چلتی جزا بالکل نازک چھوٹی سی گڑیا ہی لگتی تھی،، ان دونوں کی جوڑی واقعی بہت خوبصورت تھی،، وہ سارے بھائی ستائشی انداز میں ایک ساتھ باہر آتے جزا اور محشم کو دیکھنے لگے تھے،، ناشتہ کی ٹیبل کے پاس آتے ہی جزا نے ایک نظر ایک نظر ناشتہ کو دیکھا تھا چائے اور سٹکے ہوئے بریڈ غائب دیکھ کر وہ بیٹھنے کی بجائے کچن کی طرف چلی گئی تھی کیونکہ محشم کو ناشتہ میں چائے کے ساتھ بریڈ چاہیے ہی ہوتے تھے،،

محشم کو یوں تیار ہوئے بیٹھتے دیکھ محشف نے جتنی نظروں سے محمر کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر نجل سے انداز میں سر کھجانے لگا تھا،

"اسی لئے کہتے ہیں کہ زبان سوچ سمجھ کر ہلانی چاہیے،، مشہور کہاوت ہے کہ پہلے تولو پھر بولو اور ایک اور بھی کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات،، تو آگے سے زبان سوچ سمجھ کر ہلانا،،، "محشف نے محمر کو گھورتے ہوئے بلا ذریعہ جھاڑ کر رکھ دیا تھا،

"اب کیا ہوا،،؟؟؟ کیا کیا محمر نے،،؟؟؟" محشم نے ناسمجھی سے محشف اور محمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا،،

"کچھ نہیں بھائی،، اس کے کارنامے تو چلتے رہتے ہیں،، آپ جلدی جارہے ہیں آج،،؟؟؟" محشف نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا تھا،

"ہاں مجھے ذرا ایک جگہ کام سے جانا ہے،، بچوں کو بھی میں ہی چھوڑ دوں گا،، "محشم نے ایک نظر خاموش بیٹھے محشم پر ڈالی تھی مگر اس کا جھکا سر اور شرمندہ سا انداز دیکھ کر محشم زیادہ دیر اس سے بے نیازی نہیں برت سکا تھا،،

"محشم ادھر آؤ میرے پاس،، " اس نے نرمی سے بھائی کو مخاطب کیا تھا،، محشم نے چونک کر سر اٹھاتے ہوئے بھائی کو دیکھا تھا مگر محشم کے چہرے پر چھائی نرمی دیکھ کر وہ خاموشی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا،،

"ہم میں بہترین انسان وہی ہے جو اپنی زبان کو اور غصے کو کنٹرول کر کے رکھے،، ایسا ڈیڈ کہتے تھے،، مگر میں بھی اب تک یہ چیز سیکھ نہیں سکا،،، مجھے بھی نا اپنی زبان پر کنٹرول ہے نا غصے پر مگر تم تو میرے سب سے سمجھدار بچے ہو،،، خاصے سیلف کنٹرول ہو میری جان،،،، پھر کیسے تم نے یہ حرکت



کی،،،؟؟؟ مہمان اپنے ساتھ اللہ کی رحمتیں برکتیں لاتے ہیں یہ تو ہمارا دین بھی کہتا ہے،،، تم بھی یہ جانتے ہو،،، اسی لئے تمہیں اس دن جزا کی حرکت بری لگی تھی نا،،،؟؟؟ کل پری جو بھی کر رہی تھیں مگر تمہیں ان سے گھر سے نکلنے کی نہیں کہنا چاہیے تھا،،، وہ جزا کی دوست ہیں،،، ہماری مہمان تھیں،،، یہ گھر جتنا ہمارا ہے اتنا جزا کا بھی ہے،،، ان سے ملنے کبھی بھی کسی بھی وقت ان کا کوئی بھی اپنا یہاں آ سکتا ہے،،، کل تم نے انہی کے سامنے پری کے ساتھ ایسے بی ہیو کیا،،، تبھی وہ بھی بہت دکھی تھیں،،، "محشم نے تخیل سے محشم کو سمجھایا تھا،،،

"مجھے احساس ہے بھائی،،، میں جانتا ہوں میں نے غصے میں پری کے ساتھ ساتھ بھابھی کو بھی ہرٹ کیا ہے،،، میں ان سے دوبارہ معافی مانگ لوں گا،،، "محشم شرمندگی سے بولا تھا،،،

"نہیں،،، اس کی ضرورت نہیں،،، انھیں تم سے کوئی شکایت نہیں ہے،،، بس وہ پری کی وجہ سے دکھی ہیں،،، بہر حال اب تم اپ سیٹ مت ہو،،، میں خود پری کو کال کر کے ان سے معذرت کر لوں گا،،، "محشم نے محشم کی پیشانی چومتے ہوئے آخر میں اسے اپنے گلے لگا لیا تھا،،،

"آئم سوری بھائی،،، "محشم نے محشم سے پھر سے معذرت کی تھی،،،

"اچھا بس،،، مت معافیاں مانگو بار بار،،، ختم کرو یہ بات اور تم ریسٹ کرو کوئی ضرورت نہیں ہے انسٹیٹیوٹ جانے کی،،، طبیعت صحیح نہیں ہے تمہاری،،، "محشم نے کہنے کے ساتھ ہی چائے لاتی جزا کو دیکھا،،،

"بھائی آج مجھے ضروری جانا ہے آج میری کلاس ہے کل بھی مس ہو گئی تھی اسٹوڈنٹس کو پریشانی ہوگی،،، "محشم نے اپنی جگہ پر واپس بیٹھ کر محشم سے کہا تھا تبھی جزا محشم کے پاس آ بیٹھتی تھی ساتھ ہی اس نے بھی محشم کو ٹوک دیا تھا،،،

"ہونے دیں پریشانی محمش بھائی، صحت سے زیادہ کچھ امپورٹنٹ نہیں ہے،، کوئی ضرورت نہیں کہیں جانے کی،،" جزا نے صاف منع کر دیا تھا،،

"بھابی، میں رک جاتا مگر ضروری ہے جانا محشف اکیلے ہینڈل نہیں کر پاتا سب کچھ،،،" محمش نے جزا کو سمجھانا چاہا تھا،،

"تو آپ نے غالباً کچھ ٹیچرز بھی رکھیں ہیں ناں وہاں وہ کیا منہ دیکھنے کے لئے ہیں،،؟؟؟" جزا نے اپنی ننھی سی ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا،،، محشم اس کا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ محفوظ سا ہو کر مسکرا دیا تھا،،

"نا کریں مجھے ہنسی آرہی ہے،،،" محشم نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تھا اور جزا نے بے اختیار اسے گھور کر دیکھا تھا مگر وہ محمش کی طرف متوجہ ہو گیا تھا،،

اچھا،،، چلو ٹھیک ہے،،، تم جاؤ مگر تھوڑی بھی طبیعت گڑبڑ لگے تو فوراً واپس چلے آنا،،" محشم نے بھائی کی مشکل آسان کر دی تھی،،

"اوکے بھائی،،،" محشم جلدی ہی ناشتہ کر کے اٹھ گیا تھا اور محشف کے ساتھ انسٹیٹیوٹ کے لئے نکل گیا تھا،،

وہ انسٹیٹیوٹ آ تو گیا تھا مگر یہاں پہنچ کر بھی عجیب اداس اور خاموش خاموش سا گھوم رہا تھا،،، صبح سے دوپہر ہو گئی تھی،،،

جس کلاس کی وجہ سے وہ آج یہاں آیا تھا وہ بھی اس نے اپنے ایک ٹیچر کو لینے کی کہہ دیا تھا اور خود لُنج ٹائم میں آفس چلا آیا تھا،،، مگر محشف یہاں موجود نہیں تھا تبھی وہ اسے کال کرنے باہر چلا آیا تھا

اور اپنی پاکٹ سے سیل نکال کر محشف کا نمبر ملایا تھا،،

"ہیلو،، کہاں ہو تم محشف،،؟؟؟" اس نے کال ملتے ہی پوچھا تھا،،

"موسم اچھا تھا اور کچھ اچھا سا کھانے کا بھی دل ہو رہا تھا تو میں نے سوچا ذرا ڈرائیو پر نکل جاؤں اور ساتھ ہی پزا لینے پزا ہٹ آیا تھا،، تم بتاؤ،، مس تالیہ آگئیں،،؟؟" وہ انسٹیٹیوٹ کی ہی ایک فی میل ٹیچر کے متعلق پوچھنے لگا تھا،،

"ہاں آگئیں،، مگر تم بھی جلدی آؤ لنچ ٹائم ہو گیا ہے میں اوپر والے لیب میں ہوں آتے ہی مجھے کال کر دینا،،" محمش کہتے ہوئے اوپر سیکنڈ فلور پر چلا گیا تھا،، پھر کچھ ہی دیر میں محشف کال کرنے کی بجائے

خود ہی اوپر چلا آیا تھا اور پھر اسے نیچے آفس میں لے گیا تھا مگر اندر جانے سے پہلے آفس کے دروازے کے ساتھ لٹکتی "لنچ ٹائم" کی تحریر شدہ پلیٹ کا رخ سامنے کی طرف کرنا نہیں بھولا تھا تاکہ کوئی انھیں ڈسٹرب نہ کرے،، پھر اندر آتے ہی اس نے دروازہ لاک کرتے ہوئے محمش کو اپنے سامنے لا بیٹھایا تھا،،

"اب بتاؤ،، کب تک یونہی افسوس کرتے رہو گے،،؟؟؟" اس طرح اداس رہنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا کیا،،؟؟؟ مجھے شروع دن سے پتہ ہے کہ پری تمھیں پسند ہے مگر مجھے ایک بات اب تک سمجھ میں نہیں آئی کہ ہمیں جو شخص پسند ہوتا ہے،، جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے اس سے ہم پیار سے نرمی سے پیش آتے ہیں،، لیکن تم نے ڈے ون سے پری کے ساتھ شریکا لگایا ہوا ہے،، ایسا کیوں،،؟؟؟ اب یہ مت کہنا کہ تم اد معاملے میں بھی بھائی کو آئیڈیلائز کرتے ہو اور پری کے ساتھ وہی رویہ روا رکھنا چاہتے ہو جیسا بھائی نے بھابھی کے ساتھ رکھا ہوا تھا،، اگر یہ بات ہے تو آئم



سوری مائی ایلڈر برادر کہ تم نے بس تصویر کا ایک ہی رخ دیکھا ہے،،، بھائی کی بھابھی کے ساتھ روڈ ہونے کی وجہ تم اچھی طرح جانتے تھے مگر ساتھ ہی تمہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ بھائی نے بھابھی سے کتنی ٹوٹ کر محبت کی ہے،،، ان کا سخت رویہ دیکھ چکے ہو تو ان کی محبت کو بھی تو دیکھو،،، اتنے سال بھائی نے بھابھی کی شکل نہیں دیکھی تھی،،، چودہ سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے میرے بھائی اور جتنے حسین و خوبصورت وہ ہیں اور جس فیلڈ میں ہیں،،، ہزاروں حسین سے حسین تر چہرے ان کی راہوں میں پڑے رہتے ہوں گے،،، مگر ہم نے انہیں کبھی کسی بھی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا،،، ان فیکٹ بھائی تو شروع سے ہی ہر لڑکی کے منظور نظر رہے ہیں،،، تمہیں یاد ہے میرے کالج کی وہ اصفیاء حشام،،، کس بری طرح بھائی پر فریفتہ تھی جب بھی بھائی میری رپورٹ لینے کالج آتے تھے وہ کیسے تنلی کی طرح بھائی کے ارد گرد منڈلاتی تھی،،، پھر کتنی ہی بار مجھ سے اس نے بھائی کے بارے میں کھوج لگانے کی کوشش کی اور کس مشکل سے میں نے اس لڑکی سے جان چھڑائی ہے یہ میں ہی جانتا ہوں،،، پھر وہ بھائی کے آئی جی کی بہن وانیہ،،، اور ڈیڈ کے وہ جو ترکی والے فرینڈ تھے سرد توران،،، وہ جب اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان آئے تھے تو ان کی بیٹی شائہ پہلی بار بھائی سے ملی تھی،،، کہا تمہیں یاد نہیں کیسے وہ بھائی کے لئے پاگل ہو گئی تھی جب ڈیڈ سے پتہ چلا تھا کہ بھائی کا نکاح ہو چکا ہے اس نے رو رو کر اپنا حشر کر لیا تھا،،، کتنی مشکل سے اس کے ماں باپ اس کو یہاں سے لے کر گئے تھے،،، پھر وہ سائیکو رمشا ملک،،، یہ سب تو وہ ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں مگر حقیقتاً کتنی ہیں یہ بھائی بہتر جانتے ہونگے،،، ان لڑکیوں کو گنوانے کا میرا مقصد یہ ہے کہ بھائی کے کالج دور سے اب تک کتنی ہی لڑکیوں نے ان کی طرف پیش رفت کرنے کی کوشش کی مگر بھائی نے کبھی کسی کی پذیرائی نہیں کی،،، وہ بس خود کو بھابھی کی امانت سمجھ کر جیتے رہے،،،

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پھر بھابی چودہ سال بعد واپس چلی آئیں،،، بھائی نے ان کے ساتھ جو رویہ رکھا وہ ہم جانتے ہیں مگر تم نے دیکھا ناں کہ جب بھی وہ بھابی سے سختی سے پیش آئے بھابی سے زیادہ خود تڑپے ہیں،، سب تمہارے سامنے تھا،، تو میرے بھائی محبت چیز ہی ایسی ہوتی ہے،،، محبت کی راہ پر چلتے ہوئے ہر قدم سنبھل کر پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے،،، تمہیں پری پسند ہے تو پھر تم ان سے کیوں اتنا روڈ بی ہیو کرتے تھے،،،؟؟ " محشف نے سامنے بیٹھے خود سے ایک سال بڑے اپنے وجیہہ و خو برو سے بھائی کو دیکھا جو سر جھکائے خاموشی سے بیٹھا تھا،،، بالکل محشم کے جیسی شکل و صورت رکھنے والا محمش کسی طور بڑے بھائی سے کم نہیں تھا،،، بلکہ یہاں انسٹیٹیوٹ میں ہی آدھی سے زیادہ گرلز اسٹوڈنٹس ہالی ووڈ ہیروز جیسے دکھنے والے اپنے محمش سر کی کلاس میں بھیڑ کی صورت جب جمع ہوتی تھیں تو اس کی شکل،،، پرسنالیٹی،، اس کا ہیئر اسٹائل اس کی آنکھوں کا کلر،، اس کے نقوش،، اس کی رنگت،، اس کی ڈریسنگ،، اس کے چلنے کے اسٹائل،، بات کرنے کے اسٹائل اور آواز تک کو ڈسکس کیا جاتا تھا،، خود محشف نے کئی بار ان لڑکیوں کو محمش پر تبصرے کرتے سنا اور دیکھا تھا مگر محمش کو بھی محشم کی طرح اپنی طرف اٹھنے والی ان ستائشی نظروں کی اب عادت سی ہو گئی تھی تبھی اسے اس سب سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا،،،

"میں سوچتا تھا کہ اگر میں پری کے ساتھ فری ہو کر بات کروں گا تو وہ مجھے بھی آج کل کے چھپچھورے لڑکوں جیسا سمجھیں گی،،،" کافی دیر فرش کو گھورنے کے بعد وہ خود پر جمی محشف کی نظریں محسوس کرتا ہوا بلا آخر بولا بھی تو کیا،،،؟؟؟؟ اس کی بات سن کر کب سے اس کے جواب کا منتظر محشف حیرت سے منہ کھولے بیٹھا رہ گیا تھا،،، تبھی کوئی جواب نا پا کر محمش نے سر اٹھا کر



محشف کو دیکھا تھا جو ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہا تھا،، محمش نے اس کے تاثرات دیکھ کر جیسے دوبارہ مایوس ہوتے ہوئے سر جھکا لیا،،

"تم پاگل ہو،،؟؟؟؟" محشف نے شدید شک سے باہر آتے ہوئے حیرت سے پوچھا تھا،،  
 "نہیں،، میں محشم بھائی کا چھوٹا بھائی ہوں،، مجھے کبھی اجازت نہیں دی گئی کہ میں کسی لڑکی کو پسند کر کے اس کے ساتھ بے تکلفی سے میل جول بڑھاؤں،، اس لئے میں نے کبھی اپنے دل و نظر کو بھی بے لگام ہونے کی اجازت نہیں دی،، پری میری زندگی کی پہلی لڑکی ہیں جن کے لئے میرے دل نے میری ایک نہیں سنی اور بات صرف پسند تک محدود نہیں رہی بلکہ پسند سے بھی اوپر کوئی اور جذبہ تھا مگر شروع سے نا تو حوصلہ تھا نا ہی تجربہ سمجھ ہی نہیں آیا کہ ان کے سامنے اپنے جذبات کو کیسے رکھوں،،؟؟؟ کچھ کہنے نا کہنے کے اسی کشمکش میں اتنا الجھ گیا کہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ میں پری سے لاپرواہی و بے نیازی برتتے ہوئے کب اتنا روڈ ہو گیا کہ انھیں کچھ کہنے سے پہلے ہی خود سے بدگمان کر بیٹھا،، اتنا بدگمان کہ وہ ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر چلی گئیں،، آج جب خود ان حالات سے گزر رہا ہوں تو مجھے بھائی کا درد سمجھ میں آ رہا ہے،، انھوں نے کس طرح چودہ سال اپنی محبت سے دوری کا عذاب سہا ہے اور پھر بھی ہماری خاطر وہ مسکراتے رہتے تھے مگر میں ایک ہی دن میں ہی ٹوٹ چکا ہوں،،" محمش نے ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہا تھا،،

"مسٹر تیسرے انگریز،، مجھے ایلفی لا کر دو گے،،؟؟ میں تمہارے ٹوٹے ہوئے بھائی کو جوڑ دیتی ہوں،،" اچانک اپنے پیچھے سے آتی پری کی آواز سن کر محمش ایک جھٹکے سے کرسی سمیت پیچھے گھوما تھا اور پھر ساکت سا بیٹھا رہ گیا تھا،، اس کے بالکل پیچھے ونڈو کے پاس رکھی بڑی سی بک ریک کی آڑ



سے باہر آتی وہ "پرستان کی پری" ہی تھی جو خواب نگر کے شرمیلے شہزادے کا دل چرا کر لے گئی تھی،،

"پ، پ، پری، آ، آ، آ، پ، پ، آپ،، تو پنڈی،،؟؟؟" محمش حیرت کی زیادتی سے اپنی بات بھی پوری نہیں کر پایا تھا،، اور اپنی حیرت سے ساکت کھلی آنکھوں سے سامنے کھڑی پری کو دیکھنے لگا تھا،، وائیٹ جینز پر ہلکے آسمانی وولین کے لانگ کارڈیگن اور اس پر وائیٹ فر والا وولین کا اسکارف لئے ہمیشہ کی طرح اپنے لمبے سلکی بالوں کو کھولے پری بے حد حسین لگ رہی تھی،، گرے نم آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں تو سفید جگمگاتی رنگت پر گہرے پنک گلوں لگے ہونٹ محمش کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گئے تھے،، اس کے پرفیوم کی وہ مخصوص دلفریب مہک جو اس کی موجودگی کا خود پتہ دے دیتی تھی آج شاید اس نے یوز نہیں کی تھی،، ورنہ محمش اسے اس کی خوشبو سے فوراً پہچان جاتا،،

"ہاں جانا تو تھا مگر ماموں اور ذی العید بھائی نے قسمیں دے کر روک لیا،، ورنہ میں تو جزا کو بتا چکی تھی کہ میں پنڈی پہنچنے والی ہوں سوچا تھا بعد میں ماموں کے ذریعے اسے اور محشم بھائی کو دعوت پر بلاؤں گی اور اسے سرپرائز دوں گی مگر اس سے پہلے صبح ہی مجھے سرپرائز مل گیا،، صبح مہراں bunny نے مجھے میسج کر کے بتایا کہ "جزا کے انگریز" نے آپ کو مجھے گھر سے نکالنے پر خوب ڈانٹا ہے اسی لئے آپ اکیلے بیٹھے رو رہے ہیں،، اس کے بعد "تیسرے انگریز" (محشف) نے محمر bunny سے میرا نمبر لے کر کچھ دیر پہلے مجھے کال کیا اور "اٹھا" کر یہاں لے آئے،، "پری مزے سے وضاحت دیتی سامنے محشف کی چھوڑی ہوئی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی تھی جو پری کی باتیں سنتا ہوا محمش کے چہرے

پر سبے تاثرات دیکھ کر مسکرا رہا تھا،،، محمش نے پری کی بات سنتے ہی حیرت سے پلٹ کر محشف کو دیکھا تھا،،،

"اتنے حیران ہو کر مجھے مت دیکھو،،، بس تمھاری روتی شکل مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی،،، ویسے تو تم ایک نمبر کے جلاو صفت انسان ہو،،، آج تمھاری وجہ سے ہی میں سنگل گھوم رہا ہوں،،، تم نے کبھی میری کوئی لو اسٹوری بننے ہی نہیں دی،،، جب جب میں نے سیدھی راہ چلنا چھوڑ کر ادھر ادھر "جھانکیاں" مارنے کی کوشش کی تم نے فوراً آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں،،، میرے کسی نازنین کی طرف متوجہ ہوتے ہی تم لمحے کے ہزارویں حصے میں دوستی چھوڑ کر بڑے بھائی کا روپ دھار لیتے تھے مگر میں نے آج تم پر "وقت" پڑتے ہی تمھاری لو اسٹوری کو ٹریجیڈی بننے سے پہلے ہی اپنی دوستی نبھا دی،،، "محشف بولتا ہوا محمش کا کندھا تھپتھپاتا باہر کی طرف بڑھا تھا مگر تبھی محمش نے اپنی جگہ سے تیزی اٹھ کر باہر بڑھتے محشف کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا اور اسے کھینچ کر اپنے گلے لگا لیا تھا،،،

"تھینک یو سو مچ،،، میری جان،،، تھینک یو،،،" محمش چھوٹے بھائی کو اپنے گلے لگاتے ہوئے خاصا جذباتی ہو گیا تھا،،،

"بس،،، بس،،، اب رونا دھونا چھوڑو اور فوراً سے پیشتر اس "پرستان کی پری" کو قید کر لو مطلب پریوز کر دو اور اب کوئی گڑبڑ مت کرنا سمجھے،،،" محشف مسکرا کر بولتا ہوا اس سے الگ ہوا تبھی محمش نے بالکل محشم کے سے انداز میں جھک کر محشف کی پیشانی چوم لی تھی،،،

"آئی لو یو،،، سیفی،،،" محمش نے چھوٹے بھائی پلس دوست کو محبت پاس نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا،،،

"یہ جملہ مجھ سے نہیں ان محترمہ سے بولو،،،" محنت نے جھک کر محمش کے کان میں سرگوشی کی تھی اور مسکراتا ہوا باہر نکل گیا تھا،،، محمش کو آج سچ مچ اپنے بھائی پلس دوست پر ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا جس نے واقعی آج اس کے ساتھ حق دوستی نبھایا تھا،،، تبھی اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا،،، پری اب کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھی ادھر ادھر جھول رہی تھی لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے،،،

"میرے پاس آنے سے پہلے مجھے اس بد تمیزی کا حساب چاہیے مسٹر انگریز جو آپ نے میرے ساتھ اپنے گھر پر کی تھی،،، میری غلطی تھی میں مانتی ہوں مگر اس کے لئے اتنا کچھ سنا کر آپ نے میری انسٹ کی اور ساتھ ساتھ مجھے طعنے دیئے کہ میں ہر وقت آپ کے گھر پائی جاتی ہوں اس لئے میں نے ڈیپانڈ کیا ہے کہ میں اب "خواب نگر" نہیں جاؤنگی،،،" پری کی تیز و ترش آواز پر محمش اپنی جگہ تھم کر رہ گیا تھا جو ہنوز آنکھیں بند کئے بول رہی تھی،،،

"پری آئم سوری وہ میں،،،" محمش نے کرسی پر بیٹھی پری کی طرف بڑھتے ہوئے کہنا چاہا تھا مگر تبھی پری نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور اس جل تھل ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر محمش کا دل جیسے پہلو میں زور سے پھڑپھڑایا تھا،،، وہ بے اختیار اس کے پاس آیا تھا،،،

"مجھے تکلیف ہوئی تھی محمش،،،، کبھی میرے ساتھ کسی نے ایسے بیہوش نہیں کیا،،، آپ جانتے ہیں میں آج یہاں کیوں آئی ہوں،،،؟؟؟ کیونکہ مجھے پتہ چل گیا کہ آپ نے گھر سے تو مجھے نکال دیا تھا مگر دل سے نکالنا بھول گئے،،،" پری کی گہری گرے آنکھیں اس وقت گہرے پانیوں سے بھری مزید قاتل لگ رہی تھیں تبھی محمش اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا تھا،،،

"دل سے نکالتا تو جینا بھول جاتا،،،" محمش نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تھا،،،



"مجھے اس پولیس آفیسر کے لئے آپ کی پسندیدگی رقابت کی آگ میں جھلسا رہی تھی پری،، میں نے کبھی کسی کے ساتھ ایسے بی ہو کیا بھی نہیں جیسے آپ کے ساتھ کر گیا،، مگر اس کے پیچھے وجہ آپ کا وہ رشتہ تھا،، میرے مقابلے وہ لڑکا آپ کو پسند تھا،، مجھے یہ احساس چین نہیں لینے دے رہا تھا کہ آپ میری نہیں کسی اور کی ہونے جا رہی ہیں،، بس اسی ٹینشن سے دماغی توڑ پھوڑ کا شکار ہو کر میں اپنی ساری فرسٹریشن آپ پر نکال گیا،، آپ کو گھر سے نکال دیا مگر تب سے اپنے دل کی اور گھر والوں کی ملامت فیس کر رہا ہوں،، مجھے معاف کر دیں پری،، "محشم نظریں فرش پر ٹکائے ہوئے بول رہا تھا مگر پری نے جواب دینے کی بجائے زور و شور سے رونا شروع کر دیا تھا،، اس کے آنسوؤں محشم کے گود میں رکھے ہاتھوں پر گرنے لگے تھے،، وہ چاہتے ہوئے بھی اس دلربا سے شخص سے منہ نہیں موڑ سکتی تھی،، نا اس کے بنا جینے کا سوچ سکتی تھی،، تبھی نا وہ اس ساحر شخص کو بھول پائی،، نا "خواب نگر" کو اور نا ہی اس شہر سے جا پائی،، ذی العید اور ماموں تو اس کی انا کا بھرم رکھنے کے لئے بس بہانہ بنے تھے،،

پری کو مسلسل آنسوؤں بہاتے دیکھ کر محشم نے اسے خاموش نہیں کروایا تھا بلکہ اپنے ہاتھوں کو کھول کر پری کے چہرے کے نیچے کرتے ہوئے اس کے آنسوؤں اپنی ہتھیلیوں پر جمع کرنے شروع کر دیئے تھے،، پری نے حیرت سے اس کا یہ عمل دیکھا تھا،،

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں،،؟؟؟" پری نے بارش کے پانی کی طرح محشم کے ہاتھوں میں جمع اپنے آنسوؤں کو دیکھ کر محشم سے پوچھا تھا،، جس نے اپنے دونوں ہاتھ باری باری دل پر لگاتے ہوئے پری کے آنسوؤں اپنی شرٹ میں جذب کر لئے تھے،،

"آپ کے آنسوؤں کو دل میں جمع کر لیا ہے،، یہاں ان کا اصل مقام ہے،، آپ جب چاہیں ان آنسوؤں کا حساب مجھ سے وصول کر سکتی ہیں،، جو چاہے مانگ لیں،، جو دل چاہے سزا دیں لیں،، یہ دل ہر ستم سہنے کو تیار ہے،، ہاں بس کبھی مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا،، مجھے خود سے جدا ہونے کی سزا مت دیجیے گا،، "محشمش نے نظر اٹھا کر پری کی گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا جو حیران سی اس شرمیلے شہزادے کی شکل دیکھ رہی تھی،، اسے اب رونا بھی بھول گیا تھا،، وہ گنگ سی ہو کر بس محشمش کو دیکھتی جا رہی تھی،، تبھی محشمش نے انگلیوں کی پوروں پر اس کے باقی ماندہ آنسوؤں چن کر دوبارہ اپنے دل میں جذب کر لئے تھے،، اس کے اس خوبصورت و منفرد انداز نے پری کو جیسے سرشار کر دیا تھا تبھی وہ روتے روتے دھیرے سے مسکرا دی تھی،،

"آپ بہت برے ہیں مسٹر انگریز،،" اب وہ آسودگی سے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی،،  
 "آپ بہت اچھی ہیں "پرستان کی پری" محشمش نے اسے مسکراتے دیکھ کر دوبارہ سے نیچے دیکھنا شروع کر دیا تھا،،

"مجھے اب گھر سے تو نہیں نکالیں گے،،؟؟؟" پری نے شہادت کی انگلی سے محشمش کا چہرہ اونچے کرتے ہوئے پوچھا تھا،، وہ اب بھی کرسی پر بیٹھی تھی اور محشمش اس کے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا،،

"اب اگر نکالوں تو آپ مجھے نکال دیجیے گا،،" محشمش نے ایک بار پھر نگاہیں اٹھا کر پری کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں سے بہتا ایک ننھا سا آنسو محشمش نے پھر سے اپنے ہاتھ کی پور پر سمیٹا تھا،،  
 "آپ نے تیسرے انگریز کو اپنی ساری فیلینگز بتائیں مگر جس سے کہنا چاہیے تھا اس سے ہی کچھ نہیں کہا،، اسے تو ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے فرصت نہیں ملتی تھی،، اظہار محبت کیا خاک کرتے،،؟؟؟

میری اس پولیس آفیسر کے لئے پسندیدگی کا سن کر جلتے کڑھتے رہے،، لیکن ایک بار میری آنکھوں میں جھانک کر اپنی محبت کو تو دیکھا ہوتا،، تب شاید آپ کو مجھ سے کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی مگر اب،، مسٹر انگریز آپ مجھ سے اظہار محبت کریں گے،، وہ بھی میرے سامنے،، میں بھی تو آپ سے نفرت کا اظہار کر کے گئی تھی،، اب محبت کے اظہار میں پہل آپ کریں گے،، "پری نے منہ بناتے ہوئے اس شرمیلے شہزادے سے فرمائش کی تھی،،

"میں نے آج صبح ہی اپنے گھر کے کچن میں بیٹھ کر آپ سے اظہار محبت کیا تھا پری،،،" محمش نے بے بسی سے اسے دیکھ کر کہا تھا کہ یہ لڑکی واقعی اس کی رگ جاں بن چکی تھی مگر محمش اب بھی اس سے عجیب جھجک محسوس کرتا تھا تبھی اس وقت بھی وہ ہچکچا رہا تھا،، جبکہ پری نے حیرت سے منہ کھول کر اس عجیب و غریب شخص کو دیکھا تھا،،

"میرے سامنے بھی کہیں،، آپ کے گھر کے کچن میں پری آپ کے سامنے موجود نہیں تھی اظہار محبت سننے کے لئے،،" پری نے غصے سے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا،، تبھی محمش نے سر کھجاتے ہوئے خجالت بھرے انداز میں پری کو دیکھا تھا،،

"پریشہ ابرار شاہ،، میں آپ کو دل کی تمام تر گہرائیوں سے چاہتا ہوں،، سیدھے لفظوں میں کہوں تو میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں،،،" محمش نے صاف اور سیدھے لفظوں میں جھجھکتے،، اٹکتے،، جھینپتے ہوئے کہا تھا وہ پری سے اس کے سامنے ہی سیدھا سا "آئی لو یو" نہیں کہہ سکتا تھا،، مگر پری کو اس کا یہ سیدھا سادھا روکھا پھیکا سا اظہار کوئی خاص پسند نہیں آیا تھا اسی لئے وہ برے برے منہ بناتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی،، تبھی وہ لب بھینچ کر مسکراتے روکتے ہوئے اپنی ساری شرم و جھجک کو ایک طرف رکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ایک جھٹکے سے پری کو اپنے مقابل کھڑا کیا تھا،،



"خواب نگر کے اس شرمیلے شہزادے کو پرستان کی ایک شرارتی پری سے عشق ہو گیا ہے،، کیا وہ اپنے سپنوں کے سوداگر کی ہمراہی کو قبول کر کے اس کے ساتھ خوابوں کے نگر چلے گی،،؟؟؟" محمش نے ایک جذب سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا اور پری نے خوشی سے مسکراتے ہوئے جھٹ سے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا،، پھر دونوں زور سے کھکھلا کر ہنس دیئے تھے،،،

زارا کو ہاسپٹل سے دوسرے ہی دن ڈسچارج کر دیا گیا تھا،، اس کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی مگر اس کے سوا اور کوئی بڑی انجری نہیں ہوئی تھی،، ہوش میں آتے ہی اس کی بے قرار نگاہوں نے سب سے پہلے اپنے یوسف کو ہی ڈھونڈا تھا جو اس کا ہاتھ تھام کر اس کے پاس ہی بیڈ پر سر ٹکائے ہوئے شاید نیند میں تھا،،

"یوسف،،،" زارا نے یوسف کو ہلکا سا ہلاتے ہوئے آواز دی تھی،، جو اس کے ہلانے سے فوراً ہوش میں آ گیا تھا،،،

"زارا،، آپ کو ہوش آ گیا،، اب کیسی ہیں میری جان آپ،،؟؟؟" یوسف نے زارا کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے پوچھا تھا،،

"مجھے،، مجھے،، یہ کیا ہوا یوسف مجھے اتنا درد کیوں ہو رہا ہے،، مجھے لے چلو پلیزززز،، مجھے گھر جانا ہے،، یہاں نہیں رہنا یوسف،، بس تم گھر لے کر چلو مجھے،،" زارا نے کراہتے ہوئے روم میں چاروں طرف دیکھ کر کہا تھا،،

"ہاں ہم چلیں گے زارا،،، بس آپ ٹھیک ہو جائیں،، یہ درد بھی ٹھیک ہو جائے گا میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں،،،" یوسف نے زارا کو تسلی دینے کے ساتھ ہی زارا کے بیڈ کے سائیڈ پر لگے سوئچ کو دبا کر بیل بجائی تھی،،، کچھ ہی دیر میں ایک نرس اندر چلی آئی تھی،،،

"سسر ڈاکٹر کو بلائیں،،، میری وائف سخت تکلیف میں ہیں،،، انھیں لے کر آئیں میں پوچھوں ان سے یہ تکلیف کب ختم ہوگی ان کی؟؟؟" یوسف نے نرس سے انگلش میں کہا تھا جسے وہ سمجھی تھی یا نہیں مگر سر ہلاتے ہوئے وہ باہر ضرور چلی گئی تھی پھر کچھ ہی دیر میں نرس ڈاکٹر کے ساتھ اندر آئی تھی جس سے یوسف نے پھر سے وہی بات کہی تھی،،، تبھی ڈاکٹر نے زارا کو چیک کرتے ہوئے یوسف کو باہر جانے کے لئے کہا تھا،،، پھر کچھ ہی دیر بعد زارا کی "یوسف،،، یوسففف،،،" کرتے ہوئے چیخیں سن کر یوسف اندر بھاگا تھا جو بیڈ پر اٹھی بیٹھی تھی اور ڈاکٹر کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس کا نام لے کر چیخ رہی تھی ساتھ ہی خوف سے ڈاکٹر کو دیکھتی پیچھے کھسک رہی تھی،،،

"زارا یہ،،، کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہیں آپ،،،؟؟؟" یوسف نے زارا سے پوچھا تھا،،،

"یوسففففف،،، یہ ڈاکٹر،،، یہ مجھے چھونے کی کوشش کر رہی ہے،، تم اسے دور کرو مجھ سے،،، میں اسے خود کو چھونے نہیں دوں گی اسے بھگاؤ یہاں سے،،،" زارا خوفزدہ نظروں سے یوسف کو دیکھتے ہوئے بولی تھی،، اسے اپنے مس کیرج کا ابھی نا تو پتہ تھا اور نا ہی اس کی ذہنی حالت اس قابل تھی کہ اسے یہ سب بتایا جاتا،،، تبھی یوسف ڈاکٹر کے حیران چہرے کو دیکھ کر زارا کے پاس گیا تھا،

"زارا،،، یہ ڈاکٹر ہیں،،، یہ جو کر رہی ہیں انھیں کرنے دیں،،، یہ آپ کا علاج کر رہی ہیں،،، آپ کو شدید تکلیف ہے نا،؟؟؟ یہ علاج کر کے آپ کی تکلیف دور کر دیں گی،،، آپ انھیں ایسے چیخ چیخ کر

پریشان مت کریں،، ورنہ یہ آپ کو یہاں سے جانے نہیں دیں گی،،، "یوسف نے اپنے تئیں زارا کو سمجھانے کے لئے اسے پچکارتے ہوئے کہا تھا،،

"م،، مگر،، مگر یہ مجھے چھو رہی تھی یوسف،،، "زارا نے پھر سے وہی کہا تھا،،

"ہاں یہ آپ کو ٹھیک کرنے کے لئے چھو رہی ہیں،، آپ ان سے ڈریں مت،،، "یوسف نے پھر سے اسے سمجھایا تھا

"اچھا،،، م،، مگر،، مگر تم یہیں میرے پاس رہو،،، یہ جب مجھے چھوئیں گی تم دیکھتے رہنا کہ کہیں یہ مجھے نوچنے کاٹنے نا لگیں،،، "زارا کی اس نئی ڈیمانڈ نے یوسف کو اپنی جگہ سے اچھلنے پر مجبور کر دیا تھا مگر ڈاکٹر جو کچھ زارا کی دماغی کنڈیشن کو سمجھ رہی تھی اس نے بھی یوسف کو وہیں رکنے کے لئے کہہ دیا تھا،، مگر یوسف زارا کی ضد پر وہاں رک تو گیا تھا مگر منہ پھیر کر بیڈ پر سرہانے کی سائیڈ پر بیٹھا رہا تھا،، اس نے اپنا چہرہ زارا کی بجائے دیوار کی سائیڈ موڑے رکھا تھا،، دس سے پندرہ منٹ با مشکل تمام ڈاکٹر اور نرس نے زارا کو ایڈ دیا تھا،، جس کے دوران وہ مسلسل چیختی چلاتی اور یوسف کو اپنی طرف متوجہ کرتی رہی تھی مگر یوسف نے جیسے اس وقت اپنی آنکھیں اور کان بند کر لئے تھے،، اس دوران نا تو وہ اردو میں بولے گئے زارا کے جملے سمجھ پا رہا تھا،، اور نا ہی پلٹ کر روتی ہوئی زارا کے آنسو صاف کرنے کی سکت رکھتا تھا،،

اپنے کام سے فارغ ہو کر ڈاکٹر نے زارا پر چادر برابر کی تھی اور پھر انھوں نے زارا کو ایک پین کلر کا انجیکشن دیتے ہوئے یوسف کو صبح اسے لے جانے کی اجازت دے دی تھی،،، یعنی زارا کو آج رات یہیں رہنا تھا،، سب گھر والوں کو یوسف نے پہلے ہی گھر بھیج دیا تھا اسی لئے اس وقت وہ اکیلا زارا کے پاس موجود تھا،، پھر روتی ہوئی زارا کو اس نے با مشکل تمام بہلایا تھا،،، انجکشن لگنے سے زارا کے



درد کو بھی کافی افاقہ ہوا تھا تبھی وہ بھی تھوڑا نارمل ہوئی تھی اور یوسف نے سکون کی سانس لی تھی،،

"زارا ہم صبح یہاں سے اپنے گھر چلیں گے،، تب تک میں ہوں آپ کے پاس،، آپ بالکل ڈریں مت،، ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے کافی ہیں،، چلیں آج ایک کام کرتے ہیں آپ اور میں رات بھر ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں،، کیسا ہے آئیڈیا،،؟؟؟" یوسف نے زارا کے پاس بیڈ پر ٹک کر بیٹھتے ہوئے کہا تھا،،

"تم گندے ہو یوسف،، تم نے میرے رونے کے باوجود اس ڈاکٹر سے مجھے نہیں بچایا،" زارا نے پھر سے شکوہ کیا تھا اور یوسف بے بسی سے گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا،، اب وہ اس پگلی لڑکی کو کیا سمجھاتا،،؟؟؟ تبھی اس کا دھیان بٹانے کے لئے اس نے فوراً موضوع بدل دیا تھا،،

"اچھا ٹھیک ہے میں گندا ہی سہی آپ اچھی ہیں نا،،؟؟؟ چلیں پھر شروع ہو جائیں،، اپنے بچپن سے شروع کریں،، آج مجھے اپنے بارے میں سب کچھ شروع سے بتائیں،، آج میں بھی تو جانوں ذرا کہ زارا ابراہیم میں کیا کیا خوبیاں اور خامیاں ہیں،،؟؟؟" یوسف شرارت سے بولا تھا اور اس وقت زارا بھی خلاف توقع ضد کرنے،، روٹھنے یا چیخنے چلانے کی بجائے مسکراتے ہوئے یوسف کو اپنے بچپن کے قصے سنانے لگی تھی،، وہ اس وقت خاصی ریلیکس تھی کیونکہ ایک تو اس کے جسم میں ہو رہی تکلیف کی شدت اب ختم ہو چکی تھی دوسرے ہوش میں آنے کے بعد آنکھ کھلتے ہی اس نے یوسف کو بھی اپنے پاس ہی پایا تھا،، یوسف کی اسے اس طرح سے عادت پڑ گئی تھی کہ کوئی اور ہوتا نا ہوتا مگر اس کا یوسف اس کے ساتھ ہوتا تھا تو زارا کو کوئی ڈر یا خوف نہیں رہتا تھا،، اس وقت بھی وہ چپکتے ہوئے جو بولنا شروع ہوئی تو نجانے کب تک بولتی رہی تھی،، اپنے بچپن سے اب تک کے

اسکول اور گھر کے قصے اس نے یوسف کو سنا ڈالے تھے،، یوسف نے ایک بار بھی اسے نہیں ٹوکا تھا،، کچھ ہی دیر میں نرس اس کے لئے ایک ٹرے میں کھانا بھی لے کر چلی آئی تھی جسے یوسف نے ہی اسے اپنے ہاتھ سے کھلایا تھا،، کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ مسلسل بول رہی تھی اور یوسف اسے کھلاتے ہوئے مسکرا کر اس کی باتیں بھی سن رہا تھا،، پھر وہ یوسف سے بھی بصد اصرار اس کے بچپن کے قصے سننے لگی تھی،، یوں پوری رات ان دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں کٹ گئی تھی اور صبح کاذب کے وقت جب ان دونوں کی آنکھ لگی تھی تو یوسف بیڈ کے سرہانے ذرا سا ٹکا بیڈ کی پشت سے پیٹھ لگائے سو رہا تھا اور اس کے سینے پر سر رکھے زارا بے سدھ پڑی تھی جسے یوسف نے اپنے دونوں بازوؤں کے حلقے میں لیا ہوا تھا،،

پری سے ملاقات کے بعد وہ سرشار سا محنت کے ساتھ شام کو گھر لوٹ آیا تھا،، ہاں پری کے ساتھ باتوں میں وقت کیسے بیت گیا تھا پتہ ہی نہیں چلا تھا،، بہت کہنے کے باوجود بھی پری گھر نہیں آئی تھی،، ایک تو اس نے جزا کو سر پرانز دینا تھا،، اس کے سوا اس نے محمش سے صاف کہہ دیا تھا کہ جب تک وہ اسے بارات لے کر بیاہنے نہیں آئے گا تب تک "خواب نگر" کی دہلیز پار نہیں کرے گی اسی لئے محمش نے مسکراتے ہوئے اس کے اس حکم پر بھی سر جھکا دیا تھا اور اسے ضیاء صاحب کے گھر پر ڈراپ کر دیا تھا،، پھر وہ دونوں بھائی گھر چلے آئے تھے اور فریش ہو کر جب باہر آئے تو جزا نے فوراً کھانا لگنے کا اعلان کر دیا تھا،،

محشم بھی ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا تھا،، آج اسے بھی آنے میں خاصی تاخیر ہو گئی تھی تبھی وہ چہنچ کر کے فوراً ڈنر ٹیبل پر چلا آیا تھا،،





"ہاں نہیں پوچھا کیونکہ مجھے یقین ہے میرے بھائی میری پسند کو ناں کر ہی نہیں سکتے،،، اور رہی بات لڑکیوں کی تو میں اور آپ بلکہ ہم سب ان میں سے ایک لڑکی کو جانتے ہیں باقی دوسری لڑکی کی فوٹو میرے پاس ہے،،، "محشم مزے سے دوبارہ بولا تھا،،،

"ہم کس لڑکی کو جانتے ہیں ذرا بتائیں گے آپ،،،؟؟؟" جزا نے محشم کو گھورتے ہوئے پوچھا،،،  
 "پری جزا،،،،، پری کو،،،،، بہت سوچنے سمجھنے کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا ہے،،، میں نے پری کے پاپا سے ان کا ہاتھ محشف کے لئے مانگ لیا ہے اور محشم کا رشتہ میں نے ڈاکٹر ضرار کی بیٹی انشراح سے طے کر دیا ہے،،، "محشم کی بات نہیں ایک زوردار دھماکہ تھی،،، جس نے محشم سمیت محشف کو بھی اپنی جگہ سے اچھلنے پر مجبور کر دیا تھا،،،

"میں اور پری،،،؟؟؟ مائی گڈنیس،،، یہ بھائی نے کیا کر دیا،،،؟؟؟ میں اس لڑکی سے شادی کروں گا جو اس کی محبت اس کی پسند ہے،،،؟؟؟ امپا سیبل،،،،، مر جاؤں گا مگر یہ شادی نہیں کرونگا،،،،، "محشف کے دل نے شدت سے نفی کرتے ہوئے سامنے بیٹھے محشم کو دیکھا جس کی حیرت سے کھلی آنکھیں محشم پر ٹکی تھیں،،،

"یہ لیں جزا،،،،، یہ انشراح کی پک ہے،،، محشم کو دکھا دیں،،، اگر یہ اس سے ملنا چاہے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں،،، بس کچھ ہی دنوں میں گھر کے کنٹرکشن کا کام شروع کروا دوں گا تاکہ ان دونوں کے لئے اوپر کا پورشن تیار ہو جائے،،،،، آپ کل سے پیکنگ شروع کر دیں ہم کچھ ہی دن میں دوسرے گھر میں شفٹ ہو رہے ہیں،،،،، یہ لیں فوٹو،،، چلیں آپ کو کیا دوں محشم کا دیکھنا زیادہ ضروری ہے،،،،، لو محشم،،، "محشم نے حیرت سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ کھڑی جزا کو ایک نظر دیکھا پھر اپنے برابر میں بیٹھے محشم کے ہاتھ میں لڑکی کا فوٹو تھمایا تھا،،، مگر تبھی بت بنا محشم اچانک ہوش میں آیا تھا اور اس

نے اپنے ہاتھ میں موجود لفافے کو شعلہ بار نظروں سے گھورتے ہوئے اس لفافے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے، پھر ان ٹکڑوں کو ٹیبل پر پھینکتے ہوئے وہ خود اپنی جگہ سے اٹھ کر ہال کے بیرونی گیٹ طرف بڑھا تھا اور آندھی طوفان کی طرح باہر نکلتا چلا گیا تھا،،

\*\*\*\*\*

(جاری ہے)

